Vol. I
No. 10.



Thursday
12th March, 1953

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

Price: Eight Annas.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN.
1953

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Thursday, 12th March, 1953.

The House met at Half past Eight of the Clock.

[Mr. Speaker in the Chair]

Starred Questions and Answers

Mr. Speaker : We shall take up questions. Shri G. Hanumanth Rao.

ENHANCEMENT OF DEARNESS ALLOWANCE

*67 (119) *Shri G. Hanumanth Rao* (Mulug): Will the hon. Minister for Finance be pleased to state :

Whether the Government are aware of the fact that the Singareni Collieries Company has turned down the representation of the Collieries 'Workers' Union for enhanced dearness allowance?

Dr. G. S. Melkote (Minister for Finance and Statistics) : I am not in a position to answer this question for two reasons :

(1) It relates to a Joint Stock Company and does not relate to Government.

(2) The affairs of Coal Mine Labour are administered by the Central Government.

DEMONETISATION OF O.S. CURRENCY

*68 (183) *Shri K. V. Rama Rao* (Chinna Kondur): Will the hon. Minister for Finance be pleased to state :

(*a*) Whether the demonetisation of O.S. Currency will result in loss to the Government ?

(*b*) If so, what measures Government intend taking in the matter ?

Dr. G. S. Melkote : (*a*) No.

(*b*) The question does not arise.

FIVE YEAR PLAN

*69 (204) *Shri L. K. Shroff* (Raichur): Will the hon. Minister for Finance be pleased to state:

(*a*) The estimated expenditure on the capital account for the first Five-year Plan of the State?

(*b*) What part of it is expected to be met from (*i*) General Revenue and (*ii*) borrowings respectively?

(*c*) Whether Government intend to raise local capital to help in the execution of the Plan?

(*d*) If so, what steps are being taken in that direction?

Dr. G. S. Melkote: (*a*) Out of the total estimated expenditure of I.G. Rs. 40.53 crores on Five Year Plan for Hyderabad, I.G. Rs. 29.92 crores relate to expenditure on Capital account.

(*b*) Out of the total estimated capital outlay of I.G. Rs. 29.92 crores, the expenditure of I.G. Rs. 16 crores was expected to be met from borrowings and I.G. Rs. 13.92 was proposed to be met from General Revenues, etc.

(*c*) Yes.

(*d*) Government will announce the necessary steps at the appropriate time.

OUTSIDE CAPITAL

*70 (205) *Shri L. K. Shroff*: Will the hon. Minister for Finance be pleased to state:

(*a*) The amount of capital from outside the State invested in different undertakings of the State?

(*b*) Whether local capital was not available for the purpose?

Dr. G. S. Melkote: (*a*) There is no outside capital invested in any undertaking of the Government.

(*b*) The question does not arise.

SERVICES OF P.W.D. GANG WORKERS

†*71 (76) *Shri V. D. Deshpande* (Ippaguda): Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state:

(*a*) Whether it is a fact that the services of the P.W.D. Gang Workers are not permanent and that they are not entitle to pension?

---

†This question was originally tabled by Shri Ch. Venkataram Rao but the same was put by V. D. Deshpande on authorisation.

(b) Whether any representation was made in the matter?

(c) If so, what action has been taken thereon?

منسٹر فار پبلک ورکس اینڈمڈیکل(شری مہدی نو از جنگ) - یہ صحیح ہے کہ پی - ڈبلیو - ڈی گیانگ ورکرس برمیننٹ (Permanent) نہیں ہیں اور پنشن کے مستحق بھی نہیں ہیں - ان کی جانب سے کئی مرتبہ درخواستیں وصول ہوئی ہیں - اس کے متعلق ہمدردی کے ساتھ غورکیا جارہا ہے -

شری گنپت راؤ واگھمارے (دیگلور- محفوظ) - ہمدردی کےساتھ کب تک غور کیا جائیگا ؟

شری مہدی نواز جنگ - مالی مشکلات ایسی ہیں جنکی بناء پر فوری وظیفہ جاری کرنا مشکل نظر آتا ہے - یہ واقعہ ہے کہ انکے ساتھ پوری ہمدردی ہے - میں سمجھتا ہوں یہ لوگ اتنے عرصہ تک کام کرتے ہیں اور وظیفہ نہونے کا خیال انہیں ملازمت کے زمانہ میں بھی تہلکہ میں رکھتا ہے - چنانچہ اس سلسلے میں فینانس پر تحریک کیگئی ہے اور اس مسئلہ پر کافی توجہ دیجارہی ہے -

شری گنپت راؤ واگھمارے - میں تعین کےساتھ یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کب تک ہمدردانہ غورکیا جاتا رہیگا ؟

Mr. Speaker : How can the time be determined now?

شری گنپت راؤ واگھمارے - گورنمنٹ کے سامنے آخر کوئی منشاء ہوگا ؟

مسٹر اسپیکر - ہے جو منشاء ہے اسکے متعلق انہوں نے جواب دیدیا ہے -

شری وی- ڈی-دیشپانڈے - جب ان لوگوں سے اتنے عرصہ تک کام لیا جاتا ہے تو انہیں ٹمپریری (Temporary) کیوں رکھا جاتا ہے - کیا انہیں پرمیننٹ کرنے کیلئے کوئی پراویژن (Provision) نہیں ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ - طریقہ یہ ہے کہ گیانگ میں کام کرنے کیلئے ان ہی لوگوں کو منتخب کیا جاتا ہے جو اطراف و اکناف کے دیہاتوں کے ہوتے ہیں انہیں ہنگامی طور پر رکھ لیا جاتا ہے - لیکن ان سے برسوں تک کام لیا جاتا ہے - اسلئے وظیفہ کا سوال پیدا ہوتا ہے - میری یہ کوشش ہے کہ انکے لئے پراویڈنٹ فنڈ کا انتظام کیا جائے -

شری گنپت راؤ واگھمارے - کیا کسی ایک گیانگ کے آدمی کو دوسرے گیانگ میں لیا جاتا ہے ؟

شری مہدی نو از جنگ - ایسا ہوسکتا ہے -

شری کے۔ایل۔ نرسمھا راؤ (یلندو۔عام)۔کیا یہ صحیح ہے کہ گیانگ ورکرس کو بھی تخفیف کیا جارہا ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ۔گیانگ ورکرس کی تخفیف کا کوئی سوال نہیں۔ کام کے لحاظ سے لوگ لئے جاتے ہیں اور انکی سروسیس (Services) ہنگامی ہوتی ہیں ۔

شری وی۔ڈی۔دیشپانڈے۔۔ پراویڈنٹ فنڈ کا جو انتظام کیا جارہا ہے وہ کس بیسس (Basis) پر ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ۔ پراویڈنٹ فنڈ کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ ملازم کی تنخواہ سے کچھ رقم جمع کیجاتی ہے اور اسی قدر رقم گورنمنٹ مزید ادا کرتی ہے ۔ اسطرح ملازم کی ملازمت ختم ہونے پر یا اسکے علحدہ ہونے پر تحت قواعد پراویڈنٹ فنڈ کی یہ مجموعی رقم ملازم کو واپس کیجاتی ہے ۔

شری وی۔ڈی۔دیشپانڈے۔کیا فی الحال انکے لئے گرائیچویٹی دینے کا سوال گورنمنٹ کے پیش نظر ہے جیسے انڈسٹریز کی حد تک ہوا کرتا ہے ۔

شری مہدی نواز جنگ ۔ نہیں ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔ البتہ انہیں رخصت وغیرہ دیجاتی ہے ۔

KARIMNAGAR P.W.D., C. & B. BRANCH

†*72 (77) *Shri V. D. Deshpande*: Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state:

(*a*) Whether it is a fact that Karimnagar P.W.D., C. & B. branch lorry is out of order and not working since last two years?

(*b*) Whether it is also a fact that the above lorry Driver's services are being utilised by the C & B. Engineer for his private purposes, although he is being paid from the Government Treasury?

(*c*) Whether the said Engineer is extracting work from more than half a dozen Government servants for his household purposes?

شری مہدی نواز جنگ۔اے۔ یہ واقعہ ہے کہ دیڑھ برس سے یہ لاری ناکارہ ہوگئی ہے۔

بی ۔ ایسا نہیں ہے ۔

سی۔ یہ بھی صحیح نہیں ہے ۔ یہ شکایتیں پہلے بھی ہوچکی ہیں اور دو مرتبہ تحقیقات کروائی گئیں جن میں یہ معلوم ہوا کہ اس میں کوئی اصلیت نہیں ہے ۔

†This question was originally tabled by Shri Ch. Venkataram Rao, but the same was put by V. D. Deshpande on authorisation.

شری وی ۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ اگر لاری دیڑھ سال سے ناکارہ ہے تو اسکا ڈرائیور آخر کیا کام کرتا ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ - صرف ایک لاری نہیں ہوتی دوسری موٹریں اور جیپس بھی ہوتی ہیں جن کے لئے یہ ڈرائیور کام کرسکتا ہے ۔ اگر لاری خراب ہوجائے تو اسکے یہ معنی نہیں کہ اس پر کام کرنے والے ڈرائیور کو علحدہ کردیا جائے ۔

CONTRACTS OF KARIMNAGAR, C. & B.

†*73 (78) *Shri V. D. Deshpande*: Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state:

(*a*) Whether it is a fact that a contractor from Hyderabad is given all the major contracts of Karimnagar, C. & B.?

(*b*) If so, why?

شری مہدی نواز جنگ - چونکہ سوال میں کنٹراکٹر کا نام نہیں بتلایا گیا ہے اس لئے جواب دینے میں تامل ہے اور نہ اس کی نسبت تحقیقات ہوسکتی ہیں ۔

شری وی۔ڈی۔دیشپانڈے۔ کریمنگر کے میجر کنٹراکٹس (Major Contracts) کس کو دئے گئے ہیں ؟

شری مہدی نواز جنگ - اسکی نسبت دریافت کرنا پڑیگا ۔

Mr. Speaker: Let us proceed to the next question. Shri G. Sreeramulu.

IRRIGATION ADVISING COMMITTEE

*74(138). *Shri G. Sreeramulu* (Manthani): Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state:

(*a*) Whether it is a fact that the Irrigation Advisory Committee formed by Mr. Sreenivas Rao, Executive Engineer, Karimnagar has not been approved by Government?

(*b*) If so, for what reasons?

شری مہدی نواز جنگ۔ پہلے جزو کا جواب " ہاں " بھی ہے اور " نہیں " بھی - وہ اسطرح کہ گورنمنٹ نے یہ طے کیا تھا کہ مقامی ایم - ایل - ایز اور انجینیرس کی ایک ایسی کمیٹی بنائی جائے ۔ تجویز یہ تھی کہ مقامی لیڈرس اپنی ضروریات سے وقتاً فوقتاً اس کمیٹی کو مطلع کرتے رہیں ۔ لیکن چیف منسٹر نے یہ تصفیہ کیا کہ مقامی ایم - ایل - ایز

†This question was originally tabled by Shri Ch. Venkataram Rao, but the same was put by V. D. Deshpande on authorisation.

کو بحیثیت رکن اسمبلی ڈیولپمنٹ کمیٹی (Development Committee) میں لے لیا جائے - تاکہ یہ مقصد پورا ہو - چنانچہ حسبہ عمل ہورہا ہے - ایم - ایل - ایز ڈیولپمنٹ کمیٹی کے ممبر خود بخود ہوجاتے ہیں -

شری جی - سری راملو - کیا اضلاع کی حد تک ایم - ایل - ایز کی اڈوائزری کمیٹی بنانے کی تجویز بہتر نہ ہوگی ؟

شری مہدی نواز جنگ - میں سمجھتا ہوں موجودہ صورت جس کا میں نے ذکر کیا بہتر ہے - ڈیولپمنٹ کمیٹیز میں ایم - ایل - ایز کو لیا گیا ہے -

شری جی - سری راملو - یہ اسلئے تو نہیں کیا جارہا ہے کہ وہاں کانگریسی ممبرس زیادہ ہیں -

شری مہدی نواز جنگ - کانگریسی غیر کانگریسی کا سوال نہیں جو بھی ایم - ایل - ایز ہوں وہ ڈیولپمنٹ کمیٹی میں لئے جائینگے -

Construction of Road

*75 (163) *Shri Shrihari Gundawar* (Kinwat): Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state:

(*a*) How many taluq headquarters in Adilabad district are connected with roads?

(*b*) Whether there is any proposal before the Government to have road connection to Rajura taluq headquarters? (Five Year Plan)

شری مہدی نواز جنگ - (اے) عادل آباد ضلع کے ۱۱ تعلقوں کے منجملہ ۹ بذریعہ سڑک ہیڈ کوارٹر سے ملے ہوے ہیں -

(بی) حیدر آباد - چاندہ روڈ کے سلسلے میں راجورہ تعلقہ پہلے ہی سے ہیڈ کوارٹر سے ملحق کردیا گیا ہے -

شری گنپت راؤ واگھمارے - راجورہ کو عادل آباد سے ملانے پر (۴۳) میل کا فاصلہ ہوتا ہے - لیکن اب ضلع کے عہدہ دار دورہ وغیرہ کے سلسلہ میں اس کا فاصلہ (۲۶۴) میل بتلا کر سفر خرچ وغیرہ لیتے ہیں - اگر اس کی جلد تکمیل ہوجائے تو پبلک کو سہولت ہوگی -

شری مہدی نواز جنگ - جو سوال پوچھا گیا تھا اوس کا جواب میں نے عرض کیا ہے - یہ ایک الگ سوال ہے گورنمنٹ کو اس پر غور کرنا پڑیگا -

شری گنپت راؤ واگھمارے - کیا یہ صحیح ہے کہ فائیو ایر پلان (FiveYear Plan) کے تحت پچھلے سال عادل آباد راجورہ روڈ کے لئے (۳) لاکھ (۲۷) ہزار روپیہ منظور کئے گئے تھے ؟

شری مہدی نواز جنگ - اس کے متعلق مجھے نوٹس دیجائے ۔

شری گنپت راؤ واگھمارے - فائیو ایر پلان کی جو کاپیاں ہمیں سپلائی کیگئی ہیں اوس میں اس کا ذکر ہے کیا آنریبل منسٹر کو اس کا علم نہیں ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ - سڑکوں کے پانچ سالہ منصوبہ کے متعلق اتنی تبدیلیاں ہوئی ہیں کہ تعین کے ساتھ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کس پانچ سالہ منصوبہ میں اس کا ذکر ہے - پہلے (۱۲) کروڑ کا منصوبہ بنا - پھر (۶) کروڑ کا - پھر (۴) کروڑ کا بنا اور بعد میں سوا کروڑ کا - اس کا ذکر کسی خاص منصوبہ میں ہوگا جو بعد میں نظر انداز کردیا گیا ہوگا ۔

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - کیا سرپور تعلقہ ہیڈ کوارٹر کو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر سے ملانے کی تجویز حکومت کے سامنے ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ - گورنمنٹ کی عام پالیسی یہ ہے کہ ہر تعلقہ ہیڈ کوارٹر کو ضلع ہیڈ کوارٹر سے ملایا جائے ۔

شری کے - ایل - نرسمہا راؤ - کیا یہ صحیح ہے کہ سر پور تعلقہ ہیڈ کوارٹر کا سروے پلان گورنمنٹ کے سامنے ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ - جی ہاں ۔

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - کب تک وہ کام ہاتھ میں لیا جائیگا ؟

شری مہدی نواز جنگ - جیسے ہی فنڈس فراہم ہوں ۔

Repairs and Construction of Tanks

*76 (184) *Shri K. V. Rama Rao*: Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state:

(*a*) Whether it is a fact that the repairs and construction of tanks in Ghattupal, Parepalli, Voilpalli and Velmakanne villages of Nalgonda taluqa have been included under the minor irrigation scheme planned to be finished by June, 1953, and that estimates for the same have been sanctioned by the Government?

(*b*) If so, what is the estimated amount for each of the above works?

(*c*) The reasons for delay in sanctioning the estimates?

شری مہدی نواز جنگ - اس کا جواب ہے ہاں - تالابوں کا کام جون سنہ ۵۳ ع تک ختم ہونے کی توقع کی جاتی ہے - ان کاموں کی اسٹیٹ رقم کی صراحت حسب ذیل ہے ۔

بدا چرو کے لئے (۳۹,۶۰۰) روپیہ -

ایدلاؤنی چرو کے لئے (۲۵,۳۵۰) روپیہ -

صولت ساگر کے لئے (۲۱,۵۵۰) روپیہ -

بدا چرو موقوعہ موضع وبدا کنٹے کے لئے (۱۱,۶۴۰) روپیہ -

تیسرے جزو کا جواب یہ ہے کہ چار اسٹیمیٹس کے منجملہ دو منظور ہوچکے ہیں باقی اس لئے ملتوی ہیں کہ تعلقدار کی رائے وصول نہیں ہوئی -

RETRENCHMENT IN TUNGABHADRA PROJECT.

*77 (207) *Shri L. K. Shroff* (Raichur): Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state:

(*a*) Whether it is a fact that the work-charged hands of the Tungabhadra Project have been retrenched?

(*b*) Is it a fact that the Chief Engineer passed orders not to effect any retrenchment?

(*c*) Whether fresh persons are being appointed in the Canal Construction Division of the Project?

(*d*) Is it a fact that raw non-mulki candidates are being appointed directly on the Second Grade instead of promoting the 3rd grade incumbents of merit who are on the other hand being retrenched?

(*e*) Whether it is a fact that the Government agreed to consider favourably the demands of the Tungabhadra Project Workers' Union for granting project allowance to the retrenched staff?

(*f*) Is it a fact that the President, Tungabhadra Project Workers' Union was assured that there would be no retrench ment?

شری مہدی نواز جنگ - (اے) کا جواب ہے جیسے جیسے کام ختم ہوتا ہے تخفیف کا عمل کیا جاتا ہے -

(بی) کا جواب یہ ہے کہ پہلے ایسا حکم دیا گیا تھا لیکن بعد میں اوس کو ملتوی کیا گیا اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں کام کرنے والوں نے پراجکٹ الونس اور گراچیوٹی (Gratuity) کا مطالبہ کیا تھا - یہ مسئلہ قواعد سے علحدہ ہے اور فینانس اور پی - ڈبلیو - ڈی کے درمیان زیر غور تھا یہ تصفیہ ہوا کہ اس بات کی کوشش کی جائے کہ ان لوگوں کو کینال (Canal) کے کاموں پر لگایا جائے اسی لئے وہ حکم واپس لے لیا گیا اور انہیں کینال کے کام پر لگایا گیا - لیکن اس میں بھی کامیابی

نہیں ہوئی - اس کے بعد یہ تصفیہ ہوا کہ بجائے ایک مہینے کی نوٹس دینے کے ایک مہینہ کی تنخواہ دیکر ان کو رخصت کیا جائے - یہ بھی تصفیہ ہوا کہ کیانل کے کام پر بھی آدمیوں کی ضرورت ہو تو انہیں ہی ترجیح دیجائے -

(سی) جزو کا جواب یہ ہے کہ یہ صحیح نہیں ہے کہ پرانے لوگوں کو نکال کر نئے لوگوں کو رکھا جا رہا ہے -

جزو (ڈی) کا جواب یہ ہے کہ ایسا نہیں ہے اور نہ ہوسکتا ہے - اگر ایسا کیا جائیگا تو احکام کے خلاف عمل ہوگا -

جزو (ای) کا جواب یہ ہے کہ ان کا کیس حکومت کے زیر غور ہے - اون کے ساتھ حکومت کو ہمدردی ضرور ہے -

جزو (ایف) کا جواب یہ ہے کہ ایسا نہیں ہوا تھا - بلکہ اون سے یہ کہا گیا تھا کہ جب کام ختم ہوگا تو تخفیف ناگزیر ہوگی - اون سے اتنا ہی کہا گیا تھا کہ نکالے جانے والے آدمیوں کے متعلق حکومت ہمدردانہ غور کر رہی ہے -

Shri Shroff: Will the Government give an assurance that those 3rd grade clerks who are fit for promotion to 2nd grade posts will be given a chance whenever work is available on the Canal Section ?

شری مہدی نواز جنگ - اس کے متعلق گورنمنٹ کے یہ احکام ہیں کہ ترقی کے مواقع پر اون لوگوں کو جو قابل ہیں اور مقررہ کوالفیکیشن (Qualifications) پر پورے اترتے ہیں ترقی دیجائے اور باقی (۲۵) فیصد جائدادوں پر جونیر لوگوں کو ترقی دیجائے -

*78 (228) *Shri Rang Rao R. P. Deshmukh* (Gangakhed): Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state:

(*a*) The distance by road from Parbhani to Dharmanjargaon ?

(*b*) The total land acquired from the cultivators for the above road ?

(*c*) The amount of compensation paid to the cultivators ?

(*e*) If not, the reasons for delay ?

شری مہدی نواز جنگ - اس کا جواب یہ ہے کہ دھارمنجر گاؤں کہاں واقع ہے اس کا کہیں نقشہ سے پتہ نہیں چلا - میں نے بھی اس کو ڈھونڈا لیکن کہیں نظر نہیں آیا اس لئے میں استفسار کرنے والے صاحب سے مدد لونگا کہ وہ بتائیں کہ یہ گاؤں کہاں واقع ہے -

شری آر - پی - دیشمکھ - میں نے سوال میں مانگن گاؤں لکھا تھا نہ کہ منجر ، گاؤں۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ صحیح نام معلوم ہوجانے کے بعد جواب دیا جائے۔

مسٹر اسپیکر - اگر وہ گاؤں معلوم ہوجائے تو معلومات آنریبل ممبر کو بہم پہنچائے جائینگے -

MEDICINE CHESTS

*79 (229) *Shri Bhagwan Rao Boralkar* (Basmath-General): Will the hon. Minister for public Health, Medical and Education be pleased to state:

(*a*) The number of medicine chests supplied to Basmat taluq?

(*b*) Whether any of such chests are kept in charge of private medical practitioners?

شری مہدی نواز جنگ - پہلے جزو کا جواب ہے کہ (۱۱) صندوق تعلقہ بسمت میں تقسیم کئے گئے - دوسرے جزو کا جواب ہے کہ ایسا عمل نہیں ہورہا ہے -

AYURVEDIC AND UNANI DISPENSARIES

‡*80 (229-A) *Shri Vishwas Rao Patil*: Will the hon. Minister for Public Health, Medical and Education be pleased to state:

(*a*) Whether there is any proposal to open new Ayurvedic and Unani dispensaries in Basmath taluqa in 1953?

(*b*) If so, when?

شری مہدی نواز جنگ - ایسی کوئی تحریک نہیں ہے کہ سنہ ۱۹۵۳ع میں وہاں کوئی دواخانہ قائم کیا جائیگا - دوسرے جزو کا جواب یہ ہے کہ رقمی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے کوئی دواخانہ قائم نہیں کیا جاسکتا -

REPORT BY THE DISTRICT HEALTH OFFICER

*81 (1) *Shri M. Buchiah* (Sirpur): Will the hon. Minister for Public Health, Medical and Education be pleased to state:

(*a*) The contents of the report by the District Health Officer on Peddavagu stream of Sirpur taluq, the water of which is spreading diseases in the area?

‡This question was originally tabled by Shri Bhagwan Rao Boralker but the same was put by Shri Vishwas Rao Patil on authorisation.

(*b*) The steps, Government propose to take in this regard ?

شری مہدی نواز جنگ - ڈسٹرکٹ ہیلتھ افیسرکی رپورٹ کی بناء پر اس کے متعلق فیکٹری کو متوجہ کیا گیا - فیکٹری نے (۱۵,۴۰۰) روپیہ محکمہ مال کو مہیا کئے کہ اس اسٹریم واٹر کے لئے باولیاں کھودی جائیں - اس کام پر گورنمنٹ کی نگرانی رھیگی اور بدررو کے پانی کا مناسب انتظام کیا جائیگا -

شری ایم - بچیا - (۱۵) هزار روپیه ڈپازٹ رکھوا کر کتنا عرصه هوا -

شری مہدی نواز جنگ - دس برس کا عرصه هوا -

Shri M. Buchiah : May I know whether the sum of Rs. 15,000 will be sufficient for digging wells on the Peddavagu river side ?

Shri Mehdi Nawaz Jung : I am very sorry, Sir, that this question was left over without being looked into. This amount is lying aside and I am very sorry that this was not looked into earlier.

MEDICINE CHESTS

*82 (160) *Shri Shrihari Gundawar* : Will the hon. Minister for Public Health, Medical and Education be pleased to state :

(*a*) The number of medicine chests allotted for Adilabad district ?

(*b*) The names of the villages to which such chests have been supplied and the names of persons in-charge of them ?

شری مہدی نواز جنگ - ضلع عادل آباد میں ادویه کے (۹۰) صندوق تقسیم کئے گئے - کہاں کہاں تقسیم کئے گئے اس کی فہرست لمبی ھے - اگر پڑھ کر سناؤں تو کافی وقت ایوان کا لینا پڑیگا اور غالباً ایوان اس طویل فہرست کو سننا بھی پسند نہ کریگا -

مسٹر اسپیکر - ٹیبل پر رکھدیجئے -

شری سری هری گنڈا وار - ادویه کے صندوق کیا هر مہینه دئے جاتے هیں - اسکے متعلق کیا اصول هیں ؟

شری مہدی نواز جنگ - صرف ایک مرتبه دئے جاتے هیں -

شری سری هری گنڈاوار - میڈیسنس (Medicines) کے صندوق مہینے میں ایک مرتبه دئے جاتے هیں یا ایک هی مرتبه ؟

شری مہدی نواز جنگ - ایک مرتبہ دئے جاتے ہیں -

شری سری ہری کنڈاوار - اگر وہ ختم ہوجائیں تو کیا پھر نہیں دئے جاتے ؟

شری مہدی نواز جنگ - اس سال پہلی مرتبہ تقسیم کئے گئے ہیں - ایسی صورت پیش نہیں آئی کہ کہیں ختم ہوگئے ہوں -

شری ایم - بچیا - کہیں بیمار زیادہ ہوں اور مڈیسنس ختم ہوجائیں تو کیا کیا جائیگا ؟

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - بانی دیا جائیگا ؟

شری سری ہری گنڈاوار - عادل آباد کے سیول سرجن صاحب کی جانب سے دوبارہ مطالبہ ہوا تھا لیکن اب تک تکمیل نہیں کیگئی -

مسٹر اسپیکر - پہلے یہ دریافت کیا جائے کہ دئے گئے ہیں یا نہیں -

شری مہدی نواز جنگ - میں نے ابھی عرض کیا کہ (۹۰) صندوق دئے گئے تھے اسکے بعد مطالبہ کیا گیا ہے اور اسکی تکمیل نہیں ہوئی تو میں دریافت کرونگا -

شری داجی شنکر راؤ (عادل آباد) - کیا آپ کے علم میں ہے کہ سیول سرجن کی جانب سے زیادہ مطالبہ کیا گیا ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ - میرے علم میں نہیں ہے - میں دریافت کرونگا -

APPLICATION FOR REGISTRATION

*83 (253) *Shri Vishwasrao Patil*: Will the hon. Minister for Rural Reconstruction be pleased to state :

(*a*) Whether any application has been received from Osmanabad Consumer's Co-operative Society for registration ?

(*b*) If so, what steps have been taken by the Government in the matter ?

श्री. देविसिंग चव्हाण :—अुस्मानाबाद कंझ्युमर्स सोसायटी (Osmanabad Consumer's Society) की तरफ से दरख्वास्त वसूल हुअी है। अुसके बारे मे मजीद मालूमात हासिल करने के लिये फिर से लिखा गया है, और अुसके रजिस्ट्रेशन के लिये जरूरी स्टेप्स (Steps) लिये जायेंगे।

شری ادھو راؤ پٹیل (عثمان آباد - عام) - کیا ٹاکا (Taca) کی جانب سے ریپریزنٹیشن ((Representation)) ہوا تھا ؟

श्री. देविसिंग चव्हाण :—जिसके बारे मे यह प्रोसीजर (Procedure) है कि दरख्वास्त आनेके बाद अुसकी हालत ठीक है या नहीं यह मालूम करने के लिये डिपार्टमेंटल अिनक्वायरी (Enquiry) की जाती है।

شری ادھو راؤ پٹیل - فوڈ گرین کے ڈسٹریبیوشن (Distribution) کے کیسس کیا تعلقہ اسسٹنٹ آفیسر ڈیل (Deal) کرتے ہیں ؟

श्री. देविसिंग चव्हाण :– हां वेही डील करते हैं। ११ डिसेंबर १९५२ को दरख्वास्त वसूल हुअी है दि. ३-४ जनवरी को मालुमांत हासिल करने के लिये लिखा गया है।.

Unstarred Questions and Answers

ACQUISITION OF LAND

28. (33) *Shri Ch. Venkataram Rao* (Karimnagar): Will the hon. Minister for Rural Reconstruction be pleased to state :

(*a*) the extent of land acquired in connection with the Cattle Breeding Farm in Karimnagar ?

(*b*) the amount of compensation paid for the aforesaid land ?

Shri Devi Singh Chauhan (*Minister for Rural Reconstruction and Education*) : (*a*) A sum of Rs. 1,27,991-14-6 was paid to the land owners as compensation for the land acquired for Cattle Breeding Farm, Karimnagar.

(*b*) 514 acres of land was acquired after payment of compensation and 81 acres and 30 guntas from the Revenue Department without compensation. Thus the total acreage of land acquired is 595 acres and 30 guntas.

LAND MORTGAGE BANKS

29 (34) *Shri Ch. Venkataram Rao* : Will the hon. Minister for Rural Reconstruction be pleased to state :

(*a*) the benefits secured to the people of the State by the establishment of the Land Mortgage Banks ?

(*b*) the business done so far by the Land Mortgage Bank in Karimnagar ?

Shri Devi Singh Chauhan : (*a*) The question is vague. However, it may be mentioned that the Land Mortgage Scheme is a new one in the State of Hyderabad. Eight Primary Land Mortgage Societies have been started with a membership of 4,100 and the paid up share capital is Rs. 71,800. The number of loan applications received is 250 for a loan

consideration of nearly Rs. 2,80,000. Applications are pending transmission to the Central Land Mortgage Bank in various stages.

(b) The Karimnagar Society, has a total membership of 1066 and the share capital is Rs. 16,820. Number of loan applications received is 56 for a total loan value of Rs. 59,500. No loan cases have yet been sent to the Central Land Mortgage Bank.

GRAIN BANKS

30 (58) *Shri Baswan Gowda* (Lingsugur): Will the hon. Minister for Rural Reconstruction be pleased to state:

(a) the total number of Grain Banks in Raichur district?

(b) the number of grain banks which are functioning in Lingsugur taluq ?

Shri Devi Singh Chauhan: (a) There are 704 Grain Banks in the Raichur district.

(b) 26 Grain Banks are actually working in the Lingsugur taluq.

VACCINATION OF BULLOCKS

31 (60) *Shri Baswan Gowda*: Will the hon. Minister for Rural Reconstruction be pleased to state:

The total number of bullocks which were vaccinated by veterinary authorities in Lingsugur taluq in 1952 ?

Shri Devi Singh Chauhan: 3550 bullocks.

SUPERVISION OF VETERINARY DOCTOR

32 (61) *Shri Baswan Gowda*: Will the hon. Minister for Rural Reconstruction be pleased to state:

The maximum number of villages coming under the supervision of a Veterinary Doctor ?

Shri Devi Singh Chauhan: Generally, jurisdiction of 1 Tahsil is placed under one Veterinary Officer.

VETERINARY HOSPITALS

33 (62) *Shri Baswan Gowda*: Will the hon. Minister for Rural Reconstruction be pleased to state:

The value of medicines kept in veterinary hospitals of each taluq ?

Shri Devi Singh Chauhan : There is no Veterinary Hospital in every taluqa. Medicine worth about Rs. 600 is kept in the Hospital in the places where it exists.

CONSTRUCTION OF A TANK

34 (52) *Shri R. P. Deshmukh* : Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state :

(*a*) Whether there is any scheme to construct a tank for irrigation in Gangakhed taluq ? , and

(*b*) If so, when is the work expected to start and what is its estimated expenditure ?

Shri Mehdi Nawaz Jung : (*a*) No.

(*b*) In view of answer to (*a*), this question does not arise.

Mr. Speaker : Question-Hour is over. Today, it is only half an hour.

Shri Uddhav Rao Patil : Is it not one hour, Sir ?

Mr. Speaker : It is half an hour under the Rules when Demands are taken up.

Papers laid on the Table of the House

The Chief Minister (*Shri B. Rama Krishna Rao*) *:* Sir, I beg to lay before the House, in pursuance of Art. 323 (2) of the Constitution, the report of the Public Service Commission presented to the Rajpramukh along with a memorandum explaining where the advice of the Commission was not accepted.

Mr. Speaker : Report of the State Public Service Commission is placed on the table of the House.

Shri V. D. Deshpande : Speaker, Sir, I want to know whether, after going through the memorandum submitted by the Government explaining the cases where they have differed from the recommendations of the Public Service Commission, the Members of the House, if they so desire, can discuss on the report in the House.

Mr. Speaker : We shall see at that time. But it is not the practice to discuss. If the Minister concerned makes any statement, then, of course, it can be discussed. The better method I think would be to put certain questions regarding it in the first place and get the matters clarified.

General Budget--Demands for Grants

شری ادھو راؤ پٹیل - ایک چیز آنربل فینانس منسٹر سے معلوم کرنا چاھتا ھوں کہ ڈیمانڈ نمبر (۵۸) جسکے چارجڈ آئٹمس (Charged Items) بنائے گئے ھیں وہ کس اصول کے تحت ھیں -

مسٹر اسپیکر - جب وہ ڈیمانڈ آئیگا اوسوقت سوال کیا جاسکتا ھے-آج جو ڈیمانڈس ھیں ھم انہیں پہلے ختم کرینگے -

شری ادھو راؤ پٹیل - چارجڈ آیٹمس ڈیمانڈ میں آئیں گے یا نہیں -

مسٹر اسپیکر - پہلے میں دیکھ تو لوں کہ وہ کونسے آئٹمس ھیں

Shri B. Ramakrishna Rao : Sir, I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 1, 35, 14,000 under Demand No. 2 (Land Revenue) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That a sum not exceeding Rs. 1,35,14,000 under Demand No. 2 (Land Revenue) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

شری وی۔ ڈی دیشپانڈے میرا خیال ھے کہ جب کسی ڈپارٹمنٹ میں خرچ کے نئے مدات رکھے جاتے ھیں تو اونکی تفصیلات ھاؤز کو بتائی جاتی ھیں . لیکن لینڈ کمیشن (Land Commission) کے تعلق سے جو نیا مد قائم کیا گیا ھے اسکی تفصیلات نہیں بتائی گئی ھیں ۔ اور بعد میں جو ڈیمانڈس آرھے ھیں اونکا بھی یہی حال ھے - ھمیں پورے معلومات ملنے چاھئیں

شری بی - رام کشن راؤ - نئے مدات کے بارےمیں ھاؤز جو معلومات چاھتا ھے وہ ضرور بہم پہنچائے جائینگے ۔ جہاں تک میں سمجھتا ھوں لینڈ کمیشن کے بارےمیں ایک

ھی مد ھے جو نیا رووائیڈ (Provide) کیا گیا ھے جسکے بارے میں اکسپلینیشن (Explanation) کی ضرورت ھوگی - اسکے بارے میں کٹ موشن بھی آیا ھے کٹ موشن کے ضمن میں بھی تفصیلات معلوم ھو سکتی ھیں یا اگر ارشاد ھو تو پہلے ھی تفصیل عرض کردیجاسکتی ھے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - سہولت ھوگی اگر پہلے ھی تفصیلات بتائی جائیں - اور ری ھیبلیٹیشن سرویسس (Rehabilitation Services) کے بارے میں میں بھی تفصیلات بتادی جائیں -

شری بی - رام کشن راؤ - ڈیمانڈس ختم کرنے کے بعد میں اسکی تفصیلات عرض کرونگا -

Shri B. Ramakrishna Rao : Sir, I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 60,86,900 under Demand No. 12 (Heads of States, Ministers, Secretariat and Head Quarters Establishments and Miscellaneous) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Mr. Speaker : Motion moved :

"That a sum not exceeding Rs. 60,86,900 under Demand No. 12 (Heads of States, Ministers, Secretariat and Head Quarters Establishments and Miscellaneous) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri B. Ramakrishna Rao : Sir, I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 5,63,400 under Demand No. 14 (Information and Public Relations Department) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That a sum not exceeding Rs. 5,63,400 under Demand No. 14 (Information and Public Relations Department) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges

that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri B. Ramakrishna Rao: Sir, I beg to move:

"That a sum not exceeding Rs. 39,690 under Demand No. 48 (District Gardens) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That a sum not exceeding Rs. 39,690 under Demand No. 48 (District Gardens) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri B. Ramakrishna Rao: Sir, I beg to move:

"That a sum not exceeding Rs. 10,29,000 under Demand No. 50 (Territorial and Political Pensions) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That a sum not exceeding Rs. 10,29,000 under Demand No. 50 (Territorial and Political Pensions) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri B. Ramakrishna Rao: Sir, I beg to move:

"That a sum not exceeding Rs. 61,000 under Demand No. 55 (State Owned Landing Grounds) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved :

" That a sum not exceeding Rs. 61,000 under Demand No. 55 (State Owned Landing Grounds) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri B. Ramakrishna Rao : Sir, I beg to move :

" That a sum not exceeding Rs. 1,000 under Demand No. 60 (Rewards) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved :

" That a sum not exceeding Rs. 1,000 under Demand No. 60 (Rewards) be granted to the Rajpramukh to defray the serveral charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri B. Ramakrishna Rao : Sir, I beg to move :

" That a sum not exceeding Rs. 28,000 under Demand No. 61 (Non. I.S.F.) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved :

" That a sum not exceeding Rs. 28,000 under Demand No. 61 (Non. I.S.F.) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.

Shri B. Ramakrishna Rao : Sir, I beg to move :

" That a sum not exceeding Rs. 3,23,000 under Demand No. 63 (Jagir Administration) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That a sum not exceeding Rs. 3,23,000 under Demand No. 63 (Jagir Administration) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri B. Ramakrishna Rao : Sir, I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 9,20,000 under Demand No. 66 (Rehabilitation of Ex-servicemen) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That a sum not exceeding Rs. 9,20,000 under Demand No. 66 (Reha bilitation of Ex-Servicemen) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri B. Ramakrishna Rao : Sir, I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 3,99,08,000 under Demand No. 70 (Capital Outlay on Irrigation) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That a sum not exceeding Rs. 3,99,08,000 under Demand No. 70 (Capital Outlay on Irrigation) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

شری بی-رام کشن راؤ - میں اون دونوں ایٹمس کے بارےمیں جن سے متعلق آنریبل لیڈر آف دی ابوزیشن (hon. Leader of the Opposition) نےسوال کیاتھا تفصیلی عرض کرونگا - دس لاکھ سکہ عثمانیہ معادل آٹھ لاکھ کچھ ہزار کلدار کا جو تیا

مطالبہ کیا گیا ہے اوسکی صراحت یہ ہے کہ لینڈ ریفارمس کا جو نیا بل پیش ہو رہا ہے اس کے لئے یہ پراویژن ہے۔ مقصود یہ ہے کہ ایک لینڈ کمیشن بنایا جائے ۔ اس هاؤز کو معلوم ہے کہ لینڈ ریفارمس کے اسٹڈنگ بل پر آٹھ دس مہینے سے غور هورها ہے ۔ جو ابتدائی مسودہ تیار ہوا تھا اسکو گورنمنٹ آف انڈیا کے پلاننگ کمیشن کے پاس روانہ کیا گیا تھا کہ وہ اس پر غور کرے ۔ انہوں نے کہا کہ اس میں عجلت نہ کی جائے کیونکہ وہ آل انڈیا بیسس پر ان چیزوں کو طے کرنے والے ہیں ۔ اس هدایت کی بناء پر انتظار کیا گیا تھا ۔ اب پلاننگ کمیشن نے ان امور پر غور کرکے اپنی رپورٹ شائع کی ہے ۔ اس میں ایک چیاپٹر (Chapter) لینڈ ریفارمس (Land Reforms) کے بارے میں ہے ۔ اس میں جنرل براڈ پالیسی (General Broad Policy) طے کی گئی ہے ۔ قبل اسکے کہ اس سلسلہ میں ایکٹ لایا جائے لینڈ سنسز (Land Census) لینا ضروری ہے کہ هولڈنگ کن کن رقبوں میں واقع ہے ۔ جبتک صحیح سنسز (Census) نہ لئے جائیں یہ نہیں معلوم هوسکتا کہ سیلنگ (Ceiling)مقرر کرنا ضروری ہے یا فیملی هولڈنگ (Family Holding) آنریبل ممبر کو معلوم هوگا کہ پچھلے زمانے میں جو تصور اکنامک هولڈنگ (Economic Holding) کا تھا وہ ترقی کرکے اب فیملی هولڈنگ (Family Holding) کا ذکر کیا گیا ہے ۔ بیسک هولڈنگ (Basic Holding) فیملی هولڈنگ (Family Holding) اور سیلنگ (Ceiling) یہ تین چیزیں ہیں۔ ۔ ۔ ۔ بیسک هولڈنگ اس غرض کے لئے مقرر کرنا ہے کہ اس سے کمتر رقبہ کا سب ڈیویژن (Sub-division) نہو ۔ فیملی هولڈنگ اس لئے مقرر کرنا ہے کہ وہ ایک منیمم (Minimum) چیز هو اور اکنامک هولڈنگ سے کم اور بیسک هولڈنگ سے زیادہ هو ۔ بیسک هولڈنگ سے تگنی هو ۔ اسکی نسبت عام طور پر هدایت دیگئی ہے اگر اسکے پروڈیوس (Produce) سے نٹ انکم (Net Income) (۸۰۰) روپیے ملسکتی ہے تو اسکو فیملی هولڈنگ سمجھکر یہ براڈ لائین انڈکٹ (Broad Line Induct)کیا گیا ہے ۔ لیکن هر ضلع اور ضلع کے مختلف حصوں میں فیملی هولڈنگ کے رقبہ کا تعین کرنے اور انکی انکم کا اسٹیمیٹ کرنے کے لئے لینڈ کمیشن کی ضرورت هوتی ہے ۔ لینڈ کمیشن کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ انوسٹیگیٹ (Investigate)کرکے انکو معین کرے ۔ اس کے لئے سنسس آف هولڈنگس (Census of Holdings) کی ضرورت ہے اسکا ابھی پریلیمنری ورک (Preliminary Work) هوا ہے ۔ پلاننگ کمیشن کو یہ هدایت دیگئی ہے کہ پہلے سال میں سب سے پہلے یہ لینڈس کا سنسس کیا جائے ۔ اس کے لئے کچھ عملہ کی ضرورت ہے ۔ لینڈ کمیشن اسکو سپروائیز کریگا ۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ کیا اسٹاٹیسٹکس ڈپارٹمنٹ سے یہ کام نہیں چل سکتا ۔ لیکن جو اگریکلچرل اسٹاٹیسٹکس اور ریوینیو اسٹاٹیسٹکس اس نے مہیا کئے ہیں وہ اس نقطہ نظر سے نہیں ہیں ۔ ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ کس ایریا (Area) سے گراس پروڈیوس (Gross Produce)

کیا ہوگا - اور اکسپنسس (Expenses) نکالنے کے بعد نٹ انکم (Net income) کیا ہوگی - اس درشٹی سے فیگرس (Figures) جمع نہیں کئے گئے ہیں جب تک یہ کام نہو فیملی ہولڈنگ فکس کرنا مشکل ہے - اور جب تک فیملی ہولڈنگ مقرر نہو سیلنگ مقرر نہیں کی جاسکتی - اس لئے لینڈ سنسس اور اسکے دیگر اجزاء کے لئے اس سال ۱۰ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے پارلیمنٹری اکسپنسس کے لئے ہے - اسلئے بجٹ میں ہمنے ۱۰ لاکھ روپیہ سکہ حالی معادل ۸ لاکھ کچھ ہزار روپیہ کلدار کا پراویژن رکھا ہے -

اکس سرویس مین (Ex-servicemen) کے بارے میں ایک ڈیمانڈ ہے - گذشتہ سال اسکی تفصیل نہیں بتلائی گئی تھی لیکن اس وقت اسکی الگ تفصیل بتلائی گئی ہے - اس بارے میں میں مختصراً کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں گذشتہ جنگ ۴۵ - ۱۹۴۲ع کے بعد ڈیما بلائیزیشن (Demobilisation) میں جو لوگ علحدہ ہوئے ان اکس سرویس مین کے ری ہیبیلیٹیشن (Rehabilitation) کے لئے سوچنا پڑا - حیدرآباد گورنمنٹ نے گورنمنٹ آف انڈیا کے مشورہ سے ایک فنڈ مقرر کیا - اس کے لئے کنٹربیوشن (Contribution) بھی کیا گیا - ہر کامبیٹینٹ (Combatant) سے دو روپیہ اور نان کامبیٹنٹ (Non-Combatant) سے ایک روپیہ کے حساب سے فنڈ جمع کیا گیا - حیدرآباد اسٹیٹ نے بھی اس میں کچھ شیر دیا جس سے جملہ آئی - جی (۱۲,۱۶,۵۲۵) روپیہ جمع ہوئے - اس فنڈ کا نام "پوسٹ وار ری کنسٹرکشن فنڈ" (Post War Reconstruction) ہے - اس فنڈ کے انتظام کے لئے ایک کمیٹی آف اڈمنسٹریشن (Committee of Adminis-tration) ہے جس کے چیرمن (Chairman) چیف منسٹر ہوتے ہیں - اسکی ایک مینیجمنٹ کمیٹی (Management Committee) بھی ہوتی ہے - اس فنڈ میں سے ۹ لاکھ ۲۰ ہزار روپئے سنہ ۵۳ - ۵۲ع کے بجٹ میں الاٹ کئے گئے ہیں جنکی تفصیل یہ ہے -

فتح نگر - نظام آباد میں اکس سرویس مین کی ایک ایگریکلچرل کالونی (Agricultural Colony) قائم کی گئی ہے - وہاں انہیں آباد کرنے اور زراعت کے کام پر لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے - اس کے لئے ۲ لاکھ ۲۸ ہزار کی رقم رکھی گئی ہے - امو گوڑہ میں ایک کوآپریٹیو فارمنگ ایسوسی ایشن (Co-operative Farming Association) بنائی گئی ہے - اس میں اکس سرویس مین رہینگے - اس کے لئے ۵ ہزار ایکر زمین حاصل کی گئی ہے - اس میں سے ایک ہزار ایکر سے کچھ زائد رقبہ ایسا ہے جس کو بہت جلد زیر کاشت لایا جاسکتا ہے - اسکو ری کلیم (Reclaim) کر کے اس پر کاشت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اس کے لئے (۳,۰۹) لاکھ روپیہ کی رقم رکھی گئی ہے - اکس سرویس مین کی ٹریننگ کے لئے (۱,۱۷,۰۰۰) روپیے کی گنجائش رکھی گئی ہے - اس پراویژن سے انہیں چھوٹے چھوٹے فنون کی تعلیم دی جائیگی جیسے ٹیلرنگ (Tailoring) کارپنٹری (Carpentry) وغیرہ ہیں

اسکے بعد فردر ایجوکیشن (Further Education) کی اسکم کے لئے (۱۰۷۹)
لاکھ روپیہ رکھے گئے ہیں ۔ تاکہ فردرایجوکیشن کے ذریعہ ان لوگوں کو کام کے
قابل بنایا جاسکے ۔ اسکے علاوہ اسٹون کوارئینگ (Stone Quarying) کی
اسکیمس کے لئے (۵۱۷,۳۴) روپئے کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ اسکے علاوہ جھوٹی جھوٹی
اسکیمس پر خرچ کے لئے (۸۵۷۲) روپئے کی گنجائش رکھی گئی ہے اس طرح جملہ
(۹,۲۰,۰۰۰) روپئے آئی ۔ جی کا پراویزن سنہ ۵۴ - ۱۹۵۳ع کے بجٹ میں رکھا گیا ہے۔

Mr. Speaker : A question has been raised regarding item No. 57, for Rs. 1,64,57,000 demands to H.E.H., and Jagirdars. This item has been shown as a charged item, and could this be so ? Can the hon. the Chief Minister clear this doubt ?

Shri B. Ramakrishna Rao : I shall look into this question, Sir. I think an objection was raised before, perhaps, last year. So far as I can remember, I thought, it was a charged item. This question has been again raised now, and I shall examine it in detail. The Government has been examining it and we have been trying to get legal advise. I shall look into this and answer the question later.

Mr. Speaker : Now, we shall take up cut Motions.

Demand No. 2—Land Revenue—Rs. 1,35,14,000.

FAMINE CONDITIONS IN TELENGANA

Shri K. Venkat Ram Rao : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100 ."

WORKING OF JAMABANDI

Shri K. Venkat Ram Rao : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

WORKING OF DISTRICT ADMINISTRATION

Shri K. Venkaiah (Madhira): I beg to move:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

Shri B. Ramakrishna Rao: I want to make one observation, Sir. Some of the cut Motions are worded in so vague a manner that it is not possible for me to know what exactly hon. Members are going to discuss. For example, this cut Motion, No. 3, just now moved by the hon. Member from Madhira, to reduce the allotment of Rs. 1,35,14,000 to discuss the working of District Administration. This is so vague a subject, that under the head 'District Administration' there are a variety of subjects, everything that comes in the course of the administration of the district. I do not know whether this is quite in order, Sir.

Mr. Speaker: The motion would relate to Revenue. Motion moved:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

FORCED LABOUR IN VILLAGES

Shri R. B. Gurumoorthy (Khammam-Reserved): I beg to move:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: What is exactly meant by 'forced labour' in villages?

Shri Gurumoorthy: Yetti and Begari.

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

IMPLEMENTATION OF LAONI RULES

Shri K. Ram Reddy: (Nalgonda-General): I beg to move

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

Shri B. Ramakrishna Rao : Mr. Speaker, Sir, I again want a clarification. The hon. Member wants to discuss the implementation of Laoni Rules. I want to know whether he means the Special Laoni Rules.

Shri K. Ram Reddy : Special as well as ordinary Laoni Rules.

Shri B. Ramakrishna Rao : Under the Special Laoni Rules, certain orders have been passed for issuing lands to Harijans etc. I thought the Member would like to discuss this aspect.

Shri K. Ram Reddy : I want to discuss Special as well as Ordinary Laoni Rules.

Mr. Speaker : Perhaps he means Special Laoni Rules.

Motion moved :

" That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

RE-ASSESSMENT OF EX-JAGIR VILLAGES

Shri Gopal Rao (Pakhal) : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 2 be reduced by Re. 1.

Mr. Speaker : Motion moved :

" That the grant under Demand No. 2 be reduced by Re. 1."

RENT-CONTROL POLICY OF GOVERNMENT

Shri A. Raj Reddy : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

" That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

FAMINE CONDITIONS IN HYDERABAD STATE

Smt. Arutla Kamaladevi (Aler) : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

4

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

LAND DISTRIBUTION POLICY

Shri Arutla Laxmi Narsimha Reddy (Wardhannapet) : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

Shri B. Ramakrishna Rao : Mr. Speaker, Sir, here again I would like to know from the hon. Member what he means by 'Land Distribution Policy'. There is no policy, so far as I know, of land distribution as such. I would like to know whether he means the same Special Laoni Rules, reference to which has already been made by another hon. Member, or has he under contemplation any other land distribution policy ?

شری آرٹلا لکشمی نرسمہا ریڈی - "ٹننسی وغیرہ کے سلسلہ میں ڈسکشن کرنے کا مطلب ہے -

Shri B. Ramakrishna Rao : I would like the hon. Member to be more specific. If he has in mind tenancy problems, let him say so, so that I can be prepared to answer ; otherwise I will be at sea.

Shri Arutla Laxmi Narsimha Reddy : I want to discuss the tenancy problems.

Mr. Speaker : Instead of land distribution plolicy, let us put it as 'tenancy policy'.

Motion moved :

"That the grant under demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

PAY OF OFFICERS

Shri Uddhava Rao Patil : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

Shri B. Ramakrishna Rao : Mr. Speaker, Sir, here also just a little clarification is needed so that we may be able to discuss the subject well. Perhaps the hon. Member has in view the pay of Revenue Officers right from down below to the highest cadre or is there any limitation.

Mr. Speaker : The Member probably wants to discuss the pay of village officers!

Shri Uddhava Rao Patil : I want to discuss the pay of all officers of the Revenue Department.

Shri B. Ramakrishna Rao : Does the hon. Member want to discuss the pay of all the Officers' right from Seth Sendhis to the Revenue Minister or Secretaries, or is there any limitation within the hon. Member wants to discuss this subject ?

Shri Uddhava Rao Patil : I can discuss even from the lowest officer to the highest.

Shri B. Ramakrishna Rao : I have no doubt about the hon. Member's capacity to discuss the question. I am asking for my information so that I may be ready.

Shri Uddhava Rao Patil : I would like to discuss the pay of those officers of the rank of Dy. Collector and above.

Shri G. Sriramulu : This can be known after the hon. Member speaks on his motion. It is not necessary for the Chief Minister to know about this just now.

Shri B. Ramakrishna Rao : Motions for reduction of grants must be specific ; they should not be vague. That is why I am asking for clarification.

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

CONTINUANCE OF EVICTIONS

Shri K. Ramachandra Reddy (Ramannapet) : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

WORKING OF VILLAGE ADMINISTRATION

Shri K. Ramchandra Reddy : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 2 be reduced by Re. 1."

Mr. Speaker : Motion moved :

" That the grant under Demand No. 2 be reduced by Re. 1."

FAMINE CONDITIONS IN NALGONDA DISTRICT

Shri K. Ramachandra Reddy : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved :

" That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

Shri V.D. Deshpande : Mr. Speaker, Sir, Can any member of Officers in the Official gallery who are here to assist the Ministers read newspapers in the House ?

Mr. Speaker : No.

RED-TAPISM IN REVENUE ADMINISTRATION PARTICULARLY PATEL PATWARI SYSTEM

Shri G. Sriramulu : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 35,14,000."

Mr. Speaker : Motion moved :

" That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 35,14,000 ."

CORRUPTION AND MALADMINISTRATION PREVALENT IN VILLAGE OFFICIALS AND REVENUE INSPECTORS

شری گو پی ڈی گنگا ریڈی (نرمل ۔ عام) ۔ میں ڈیمانڈ نمبر (۲) سے متعلق حسب ذیل کٹ موشن پیش کرتا ہوں ۔ (۱,۳۵,۱۴,۰۰۰) کی جو رقم لینڈ ریوینیو کے لئے مختص کی گئی اوس میں ایک سو روپیہ کی کمی کی جائے ۔ کیوں کہ میں عہدہ داران دیہی گرداوروں کی رشوت ستانی اور بد انتظامی کے متعلق بحث کرونگا ۔

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

ABOLITION OF HEREDITARY SYSTEM OF PATEL PATWARIS

Shri K. Ananth Reddy (Balkonda): I beg to move:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

"KAMDARS" AND "NIRADEES" AND THEIR REMUNERATION IN VILLAGES

Shri K. Ananth Reddy: I beg to move:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

MALADMINISTRATION OF THE GOVERNMENT DURING TALAFMAL

Shri K. Ananth Reddy: I beg to move:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

FAILURE FOR DISTRIBUTION OF LAND TO HARIJANS

Shri K. Rajamallu (Luxettipet-Reserved): I beg to move:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

POLICY OF LAND ACQUISITION AND ALLOCATION TO HARIJANS

Shri K. Rajmallu: I beg to move:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

POLICY RE: PAYMENT OF ALLOWANCES AND HONORARIA

Shri Ankush Rao Venkat Rao Ghare (Partur): I beg to move:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

MALPRACTICES AND CORRUPTION IN THE REVENUE DEPARTMENT

Shri Ankush Rao Venkat Rao Ghare: I beg to move:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

SUPERINTENDENCE OF LAND RECORDS

Shri Ankush Rao Venkat Rao Ghare: I beg to move:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

POLICY OF THE GOVERNMENT REGARDING REVENUE PATELS AND PATWARIS AND ABOLITION OF THIS SYSTEM

Shri Achut Rao Yogiraj Kavade (Kallam): I beg to move:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

FAMINE CONDITIONS IN AURANGABAD

Shri B.D. Deshmukh (Bhokardan-General): I beg to move:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100".

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

DISTRICT REVENUE ADMINISTRATION

Shri B.D. Deshmukh: I beg to move:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

COLLECTION OF REVENUE ARREARS

Shri B.D. Deshmukh: I beg to move:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

FAMINE CONDITIONS IN WARANGAL DISTRICT

Shri K. L. Narasimha Rao: I beg to move:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

FAMINE CONDITIONS IN BHIR DISTRICT

Shri Ram Rao Aurgaonkar (Georai): I beg to move:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

ECONOMY IN REVENUE ADMINISTRATION

Shri V. D. Deshpande: I beg to move:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 35,14,000."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 35,14,000."

RECONSTITUTION OF TALUQS ON REGIONAL BASIS

Shri Makhdoom Mohiuddin (Huzurnagar): I beg to move:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Re. 1."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Re. 1."

TOP HEAVY ADMINISTRATION

Shri G. Sreeramulu: Sir, I beg to move:

"That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 86,900."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 86,900."

REDUCTION IN THE ALLOWANCE TO THE CHIEF MINISTER

Shri Sham Rao Naik (Hingoli-General): Sir, I beg to move:

"That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 4,800."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 4,800."

WORKING OF SECRETARIAT

Shri V. D. Deshpande: Sir, I beg to move:

"That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 100."

POLICY OF THE GOVERNMENT FOR CHARGES IN ENGLAND

Shri Bhagwan Rao Boralker: Sir, I beg to move:

"That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 8,000."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 8,000."

POLICY OF THE GOVERNMENT REGARDING THE SALARIES OF THE GOVERNMENT SECRETARIES

Shri Sham Rao Naik: Sir, I beg to move:

"That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 100."

TOUR PROGRAMMES OF MINISTERS

شری گوپی ڈی گنگا ریڈی- میں ڈیمانڈ نمبر (۱۲) سے متعلق کٹ موشن پیش کرتا ہوں - اس ڈیمانڈ کے تحت جو (۶۰,۸۶,۹۱۱) روپیہ رکھے گئے ہیں اس میں (۱۰۰) روپیہ کی کمی کی جائے کیونکہ میں منسٹروں کے دورے کے پروگرام پر نکتہ چینی کرونگا -

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 100."

FUNCTIONING OF GOVERNMENT HOUSE AND GARAGE

Shri Daji Shanker Rao : Sir, I beg to move :

"That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 100."

WORKING OF ATIYAT DEPARTMENT

Shri K. Anant Ram Rao (Devarkonda): Sir, I beg to move:

"That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 100."

WORKING OF REVENUE BOARD

Shri Abdul Rahman (Malakpet) : Sir, I beg to move :

"That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 100."

STOPPING OF HOUSE RENT ALLOWANCE

Shri Makhdoom Mohiuddin : Sir, I beg to move :

"That the grant under Demand No. 12 be reduced by Re. 1."

Mr. Speaker : Motion moved :

" That the grant under Demand No. 12 be reduced by Re. 1."

TOP HEAVY ADMINISTRATION

Shri K. Ananth Reddy : Sir, I beg to move :

" That the grant under Demand No. 12 be reduced by Re. 1."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 12 be reduced by Re. 1."

ECONOMY IN THE WORKING OF THE INFORMATION DEPARTMENT.

Shri V. D. Deshpande : Sir I beg to move :

"That the grant under Demand No. 14 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 14 be reduced by Rs. 100. "

MANSABS AND MAHAWARS

Shri. K. Ananth Reddy : Sir, I beg to move :

"That the grant under demand No. 50 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 50 be reduced by Rs. 100."

POLICY OF TERRITORIAL AND POLITICAL PENSIONS

Shri. G. Sreeramulu : Sir, I beg to move :

"That the grant under Demand No. 50 be reduced by Rs. 29,000."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 50 be reduced by Rs. 29,000."

ENCONOMY IN CASH GRANTS

Shri. V. D. Deshpande : Sir I beg to move :

"That the grant under Demand No. 50 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 50 be reduced by Rs. 100."

ECONOMY IN EXPENSES ON LANDING GROUNDS

Shri V.D. Deshpande : Sir, I beg to move :

"That the grant under Demand No. 55 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : What does the Member mean by 'Landing Grounds' ?

Shri V.D. Deshpande : In the budget, it is said as 'landing grounds for aircraft'.

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 55 be reduced by Rs. 100."

POLICY REGARDING DESTRUCTION OF WILD ANIMALS

Shri K. Papi Reddy (Ibrahimpatnam-General) : Sir, I beg to move:

"That the grant under Demand No. 60 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 60 be reduced by [illegible]."

ABOLITION OF THE JAGIR ADMINISTRATOR'S OFFICE

Shri Vishwas Rao Patil (Parenda) : Sir, I beg to move :

"That the grant under Demand No. 63 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

" That the grant under Demand No. 63 be reduced by Rs. 100".

ECONOMY IN JAGIR ADMINISTRATION

Shri A. Raj Reddy (Sultanabad) : Sir, I beg to move :

" That the grant under Demand No. 63 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

" That the grant under Demand No. 63 be reduced by Rs 100."

POLICY OF REHABILITATION OF EX-SERVICEMEN

Shri Syed Hasan (Hyderabad-City) : Sir, I beg to move :

" That the grant under Demand No. 66 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion Moved :

" That the grant under Demand No. 66 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Let us now regulate the time. Today, instead of adjourning at 1-0 p.m., we shall adjourn at 1-30 p.m. after finishing the work.

Shri V. D. Deshpande : As I have already suggested, in view of the fact that the Chief Minister's demands are many and that they require much discussion we may meet again in the evening and work from 5 p.m. to 8 p.m.

Shri B. Ramakrishna Rao : My demands are not many ; but the motions for reduction of grants are many. I counted them. They are 75 in number. Out of them 2 or 3 were not moved by the courtesy of the hon. Members. There are,

therefore, 72 or 73 motions. I have absolutely no objection to the entire forenoon being given for the discussion on the motions and the afternoon sitting as the hon. Leader of the Opposition suggested may be given to me for reply.

Mr. Speaker : If we are to meet again in the afternoon, suggested from 5 to 8 p.m., better we close by 1 p.m., instead of at 1-30 p.m., and then again work from 5 to 8 p.m. We, shall take up all the motions together and there will be a general discussion on all. As on previous occasions there will be no separate discussion on motions for reduction of grants on each demand. Then regarding time for each individual, I think it must be curtailed as there are many motions and we cannot have the same latitude as before. We have already had discussion on the Budget in general. Probably, general policies of the Government will now be discussed, like General Administration etc. It is now nearly 10 O'clock and with half an hour recess, we have got only 2½ hours at our disposal before we rise at 1 O'clock. In order to give opportunity to as many members as possible, I like to fix the time, say 5 minutes or 10 minutes. I would request the hon. Members not to take more time than is absolutely necessary.

Shri V.D. Deshpande : I Suggest that the Chief Minister need not take 3 hours for reply. He may be given 1½ hours, say from 6-30 p.m. to 8 p.m. and the members be given time till 6-30 p.m. I am agreeable to 10 minutes being fixed as the time-limit. If any hon. Member has to speak on more than one motion, he may be given a few minutes more, if he needs. Then, instead of a general discussion in which very few members can take part, I suggest that opportunity be given to each mover of the motion so that he may speak on his own motion and also on other matters that he may like. But I insist that all members who have moved the motions should get a chance to speak. I suggest that the members may be called in the serial order in which the motions stand and they will have to speak keeping the time-limit in view.

Shri B. Ramakrishna Rao : I think it is rather impracticable. There are 72 motions and 10 minutes for each comes to 720 minutes and so much of time is not at our disposal. Necessarily some members will have to forego their chance. For example, there are 6 cut-motions on famine conditions and one member, I suggest, may take the responsibility of speaking on all the cut motions. Thus time could be saved.

Shri V. D. Deshpande : Sir, I have already expressed the view that the time-limit should be borne in mind and that each individual mover should be given a chance.

Mr. Speaker : I do not think it is possible that each one of the members should be given a chance. The Chief Minister wants 3 hours for reply. He may be given 2 hours only.

٦ بجے جنرل ڈسکشن کلوز (Close) هو جائیگا - البته مجھے یه دقت معلوم هوتی هے که جس آرڈر سے کٹ موشنس موو هوے هیں اسی آرڈر سے متعلقه ممبرس کو تقریر کا موقع دیا جائے .

Those who are able to catch the Speaker's eye will speak and there will be a general discussion in that way.

دوسری چیز یه که ۱۰ منٹ دئے جانے کے معنی یه نہیں هیں که ۱۰ منٹ تک ممبر لازماً تقریر کرتے رهیں -

Shri V.D. Deshpande : Again, I request you, Sir, that every Member be given a chance. Even if you reduce the time-limit to 5 minutes, I have no objection; but I am particular that every member should get a chance. What I suggest is that some members may be given 5 minutes, and some, 10 minutes, according to the number of motions they have moved.

Shri B. Ramakrishna Rao : It is not only the movers of motions that can speak. But members on this side also will like to speak on the motions. How many minutes or how many hours are at our disposal, is the factor that we have to take into consideration. In view of that, it is not possible that every member should have an opportunity *ville nili.*

Shri V. D. Deshpande: It is not a question of *ville nili.* When a member has tabled a motion, he must be given an opportunity. Time-limit should be there; if necessary, it can be reduced; but the member should be given a chance to speak on his motion.

Mr. Speaker : If the time is not sufficient they will not get any chance.

Shri Ankush Rao Venkat Rao Ghare : I plead that every member who has moved a motion must get a chance. That will give him an idea to speak precisely and the time-limit may even be reduced to 3 minutes.

Mr. Speaker: Time-limit is suggested to be from 10 minutes to 5 minutes and from 5 minutes to 3 minutes. We shall see. I shall try to give as much time to as many members as possible. Now let us have a general discussion. Now Shri V. D. Deshpande.

Shri V. D. Deshpande: I am suggesting that the members be called in the serial number of the cut-motions moved.

Mr. Speaker: I want to give more time to you. But that is all right. I cannot call the Members in order..Now, Shri K. Venkat Rama Rao, will speak on his motion.

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ (چنا کنڈور) - اسپیکرسر ۔ میں نے اپنا کٹ موشن جمعبندی کی پیچیدگیوں پر ڈسکشن کرنے کے لئے دیا ہے ۔ اس ڈسکشن سے قبل میں اسکے تاریخی پہلو پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں ۔ پر تختہ کے سسٹم کے بعد رعیت واری کا سسٹم نافذ ہوا جس سے حکومت کا ہر کسان اور رعایا سے بالراست تعلق ہوگیا ۔ دھارے لگائے گئے اور جیسا کہ میں نے جنرل ڈسکشن کے موقع پر بھی بتلایا ہے دھارے انتہائی سنگین ہیں ۔ میں اس جانب خاص طور پر آنریبل فینانس منسٹر کو توجہ دلانا چاہتا ہوں میں انہیں یاد دلاناچاہتا ہوں کہ خود آنریبل منسٹر اور ہم نے ملکر اس کے خلاف کوشش کی تھی ۔ ہمارا یہ مطالبہ تھا کہ ٹیکزیشن سسٹم اور خاص طور پر لینڈر یونیو اسسمنٹ سسٹم میں تبدیلیوں کی ضرورت ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ جمعبندی کی پیچدگیاں بھی ہیں جس سے کسانوں پر مزید بار پڑتا ہے ۔ میں یہ مانتا ہوں کہ پولیس ایکشن کے بعد پیچدگیوں کو کم کرنے کی کوشش کی گئی ۔ لیکن ابھی بعض چیزیں رکھی گئی ہیں ۔ کسانوں کو کوئی ریلیف (Relief) نہیں ملی ہے ۔ مثال کے طور پر میں ایوان کو بتلاؤں گا کہ حیدرآباد میں تری دھاروں کا ریٹ ۱۰ روپیہ سے ۲۴ روپئے تک ہے ۔ اس کے برخلاف ہماری سرحدوں پر آندھرا کے علاقہ میں جہاں کرشنا اورگوداوری کا ڈیلٹا (Delta) ہے جہاں کی زمین سونا اگاتی ہے اورکسی طرح ہمارے پاس کی زمین سے زرخیزی میں کم نہیں ہے بلکہ زیادہ ہی ہے وہاں کے دھارے ۶ روپئے سے ۱۰ روپئے فی ایکر ہیں ۔ اس طرح دونوں مقامات کے تری دھاروں کا مقابلہ کیا جائے تو وہاں کا دھارہ ہمارے پاس کے دھاروں کے مقابلہ میں عشر عشیر بھی نہیں ہے ۔ اس طرح سنگین دھارہ ہمارے پاس رکھا گیا ہے ۔ اگر ہم سنہ ۱۹۰۰ع سے ۱۹۴۷ع ۱۹۴۸ع تک کے پورے اعداد و شمار ملاحظہ کریں تو معلوم ہوگا کہ کس طرح ادھر ادھر کی بلائیں کسانوں پر ڈالی جاتی ہیں ۔ میرے پاس سب فیگرس ہیں لیکن وقت نہ ہونے کی وجہ سے میں تفصیلات میں نہیں جاسکتا ۔ اس سلسلے میں نظام کے دور حکومت میں ایک ٹیکزیشن انکوائری کمیٹی (Taxation Enquiry Committee) بٹھائی گئی تھی [illegible] اس کے نتیجے سے عوام نا واقف ہیں ۔ میں یہ بھی کہوں گا کہ جب آپ کمیٹی [illegible]

تری دھارہ وصول کرتے ھیں تو آپ پر یہ ذمہ داری عائد ھوتی ھے کہ آپ اس زمین کو پانی سربراہ کریں - اس کی گیارنٹی آپ کو دینا چاھئے - ایسے ذرائع آبپاشی سے جن سے پوری فصل کے دوران میں پانی مہیا نہیں کیا جاتا ان کے دہسالہ اوسط کے لحاظ سے فی ایکر دھارہ مقرر کیا جاتا ھے - جمعبندی کی ایسی شروحات رکھنے اور زمینات پڑاؤ پڑے رہنے سے پیچیدگیاں پیدا ھونگی - میں کہوں گا کہ اس کی وجہ سے تحصیلداروں پر بار بھی زیادہ ھے - جس طرح کاولکار اور بیگار سے پٹی لی جاتی ھے اسی طرح تحصیلدار پر جمعبندی کی پیچیدگیوں کا بار پڑتا ھے - اور حقیقت میں ڈی فیاکٹو (Defacto) طور پر وہ چیک اپ (Check Up) نہیں کرسکتا - ان شروحات کا کام خرد تحصیلدار تو نہیں کرتا بلکہ پٹواری اورگرداور کرتے ھیں - تحصیلدار عمایات جمعبندی کی تنقیح کے لئے مقرر ھے - لیکن کوئی ڈپٹی کلکٹر ھم ایسا نہیں پاتے جو بطور خود جمعبندی کے کام سے واقف ھو وہ جمعبندی کارکنوں پر انحصار کرتے ھیں - اس لئے کوئی ڈپٹی کلکٹر جمعبندی کے معاملات پر موثر طریقہ پر عمل کرسکتا ھے اور نہ کیا ھے تعلقدار اور تحصیلداروں کے درمیان بلاوجہ جو ڈپٹی کلکٹرس رھتے ھیں اون کو ختم کرکے اکانمی کی جاسکتی ھے - لینڈ ریفارمس اور ٹیننس ایکٹ کے اختیارات جو ڈپٹی کلکٹرس کو حاصل ھیں وہ عدالتوں کو منتقل کئے جاسکتے ھیں - لیکن اگر جیسا کہ آج کل ٹینڈنسی (Tendency) ھے عدالتوں پر آپ کو اعتقاد نہیں رھا ھے تو وہ اختیارات تحصیلداروں کو دئے جاسکتے ھیں - اس طرح ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ کو ختم کرکے حکومت اکانمی (Economy) کرسکتی ھے - یہ کہاجاتا ھے کہ اس طرح سے جمعبندی کے عملیات کو ختم کرنے سے حکومت کے محصول مالگزاری پر اثر پڑیگا - لیکن میں کہوں گا کہ اس طریقہ سے کوئی اثر نہیں پڑیگا - جمعبندی کے سلسلہ میں کمی ایک سالہ اور دوسری معافیاں دیجاتی ھیں اون میں کرپشن (Corruption) کی گنجائش ھے - اگر یہ ختم کردیا جائے تو حکومت کو مسلسل آمدنی ھوتی رھیگی - جب کرپشن ختم کردیا جائیگا تو جو معافیاں دیجاتی ھیں اون کی بھی ضرورت نہیں رھیگی - اور رعایا کو بھی ریلیف ملے گی - میں ایک اور چیز ایوان کی توجہ میں لاناچاھتا ھوں - وہ یہ کہ سنہ ۳۷ع میں جب مدراس میں کانگریس منسٹری آئی تو عنان حکومت سنبھالتے ھی - ....

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - آپ کے دس منٹ ختم ھو گئے ھیں -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - میں دو منٹ میں اپنی تقریر ختم کرتا ھوں -

تو میں یہ عرض کررھا تھا کہ مدراس میں منسٹری آنے سے پہلے جو ریٹس تھے وہ لانگانہ کے مقابلہ میں کم تھے اس کے باوجود کانگریس حکومت نے وھاں کے محصول اور دھارے کی رقومات میں (۲۵) فیصد کمی کرنے کا اعلان کیا - لیکن حیدرآباد میں یہ حال ھے کہ کانگریسی حکومت آنے کے باوجود وہ چیز جس کے لئے پہلے ھی سے جدوجہد کی جاتی رھی تھی وہ حاصل نہیں ھوئی - کوئی موثر قدم دھاروں میں کمی کے متعلق نہیں اٹھایا گیا - کسانوں اور رعایا کو کوئی ریلیف نہیں دی گئی - اس لئے میرا کہنا ھے کہ ٹیکزیشن کے

سلسلہ میں تحقیقات کی جانی چاھئے اوردھاروں کی جوسنگینی ھے اوس کو کم کیاجاناچاھئے ان چیزوں پرغور کرنے اور اس سسٹم (System) کوتبدیل کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے تومناسب ھوگا - میں ایک اور چیز ھاؤز کے ملاحظہ میں لانا چاھتا ھوں - حیدرآباد میں لینڈریونیوکا جو سسٹم ھے اوس میں تبدیلی کی کافی گنجائش ھے - چنانچہ اس سلسلہ میں ایک کوٹیشن (Quotation) ھاؤز کے سامنے پیش کرنا چاھتا ھوں -

The Quotation could not be traced out

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - کسی آنریبل ممبر کو کوٹیشن ڈھونڈنے کے لئے کہدیجئے -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - خیر - تو میں یہ عرض کررھا تھا کہ ھمارے ٹیکزیشن سسٹم میں کافی اصلاحات ھوسکتے ھیں - اگرانکم ٹیکس وغیرہ کے سلسلہ میں پروگریسیو انسی ڈینٹس (Incidents) کے ساتھ عمل کیاجائے توگھاٹے ھونے کے اندیشوں سے ھم کونجات مل سکتی ھے -

श्री. अंकुशराव घारे (परतूर) :–स्पीकर सर, जब राजप्रमुखका अॅड्रेस हुआ अुस वक्त गव्हर्नमेंट की सारी शिकायतोंका जवाब दिया गया है, और अॅडमिनिस्ट्रेशन मे करप्शन (Corruption) है अिस बात को भी साफ तौर से कबूल किया गया है। साथ ही साथ अॅडमिनिस्ट्रेशन मे जो माल प्रॅक्टिसेस (Mal-Practices) हैं अुनके लिये गव्हर्नमेंट अेक कमेटी कायम करनेंवाले है। लेकिन आज डिस्ट्रिक्ट्स मे जो अॅडमिनिस्ट्रेशन है अुसकी तरफ ज्यादा ध्यान देने की जरूरत है। मै यह देखता हूं कि तहसीलदार अपने अिलाके मे कम से कम २० रोज दौरा करते रहते हैं। अुसका नतीजा यह होता है कि देहातों से जो लोग तहसील या तालुके की जगह टेनन्सी या दीगर कैसेस के लिये आते है अुनका तहसीलदार की गैरहाजिरी की वजह से कोअी काम नहीं होता। अिस वक्त कुल १४५ तहसीलदार है, और नायबतहसीलदार ५९ हैं। अगर नायब तहसीलदार भी १४५ कर दिये जायें तो बहुत कुछ काम अच्छी तरह से हो सकता है। तहसीलदार की गैरहाजरी मे नायब-तहसीलदार अुनका काम देख सकेंगे। तहसीलदार को सिर्फ रेव्हिन्यू के अिन्तेजाम का ही काम नहीं करना पडता बल्कि लोकल सेल्फ गव्हर्नमेंट अेक्साअीज डिपार्टमेंट जनरल सुपरव्हिजन और सप्लाय डिपार्टमेंट का भी काम अुसकी तरफ होता है। यह नहीं कहा जा सकता कि वह बेचारा काम नहीं करता। लेकिन काम का भार बहुत होता है अिस वजह से और ज्यादा दौरा करने की वजह से काम मे दिक्कत पैदा होती है। महिने मे २० दिन दौरा करने का जो नियम है अुसको भी वे अच्छी तरह से अिस्तेमाल नहीं कर सकते। हम देखते हैं कि डेप्युटी कलेक्टर और तहसीलदार जब दौरे पर रह हैं तो वह अुनके लिये अेक प्लेझर (Pleasure) की चीज हो जाती है। अपन चार दोस्तों को लेकर मजा करने के लिये वे देहातों मे घूमते हैं। मै नहीं समझता कि गव्हर्नमेंट न मजा अुडानेके लिये अुनके अूपर दौरा करने का कम्पल्शन (Compulsion) रखा है। अिसी प्रकार हम देखते हैं कि तहसीलदार लोग टूर के बाद जो बाकी दस दिन रहते हैं अुसमे अपने आफिस मे १ या २ बजे पहले नहीं जाते और जब आते हैं तो आने के बाद अेक या दो घंटे अपने चेंबर मे चाय पीते बैठते हैं। देहात के लोग आते हैं और वापस चले जाते हैं अिसके सिवा और कुछ वहां नहीं होता। तहसीलदार कुछ काम करें या न करें कमसें कम अुनको चाहियेकि वे वक्त पर अपने ऑफिस मे बैठे रहें। अिसकी पाबन्दी अुनके अूपर की जानी चाहिये।

करप्शन के बारे मे मैं कहुंगा कि पैसे खाने के नये नये ढंग निकाले गये हैं। सेंट्रल गव्हर्नमेंट ने फुड कंट्रोल आर्डर (Food Control Order) के तहत जो लायसेन्सेस निकाले थे अुनको तहसीलदारों ने पैसे खाने का अेक नया तरीका बना लिया है। हमारे सन्माननीय मंत्री महोदय ने नोकॉन्फिडन्स मोशन (No Confidence Motion) के वक्त कहा था कि हमारे जो देशभक्त हैं अुनको अॅडमिनिस्ट्रेशन के लोगों के साथ अविश्वास नहीं बरतना चाहिये। मैं अिस बात को कबूल करता हूं। हमारे मुल्क का अॅडमिनिस्ट्रेशन अच्छा रहना यह किसीभी मुल्क के लिये शोभा देनेवाली बात है। लेकिन अिसके माने यह नही हो सकते कि अॅडमिनिस्ट्रेशन मे जो खराबियां हैं अुनको दूर न किया जाय। मैं अपनी परतूर कॉन्स्टीटयुअेन्सी (Constituency) मे देखता हूं कि रॉयलसीमा फंड के लिये तहसीलदारोंने पटेल पटवारियों की मदद से फंड वसूल किया और अिस तरह से हर देहात से करीब दो दो हजार रुपये वसूल किये गये हैं फायनान्स मिनिस्टर साहब ने बजट स्पीच के वक्त कहा था कि अिसमे से ४८०० रुपये फूड ग्रेन की तहत टेनन्टस् (Tenants) को दिया गया, लेकिन मैं देखता हूं कि मेरी कान्स्टीटयुअेन्सी से करीब दो हजार दरख्वास्ते अिस सिलसिले मे आनेक बावजूद भी अुसको कोअी मदद अब तक नहीं दी गअी है। अिसी तरह से जो फंड वसूल किया जाता है अुसकी रसीद भी नहीं दी जाती। देशभक्त आदमी चाहे वह किसी भी पार्टी का हो अगर वह अिस तरहा की बातें करेगा तो बदनाम होगा, और दूसरे वक्त चुनकर नहीं आ सकेगा। जनता अुसको ठुकरा देगी। लेकिन चंद लोग जो अिस तरह से हटाये नहीं जा सकते अुनकी करप्शन की वजह से गव्हर्नमेंट बदनाम होती है, और अुसका प्रेस्टिज (Prestige) खराब हो जाता है। अिसलिये मैं चाहता हूं अिसलिये मैं चाहता हूं कि कोअी भी फंड अफसरों के जरिये से वसूल नहीं किया जाना चाहिये और अुनके बारे मे जो दौरे की पाबंदी है अुसके साथ साथ अुनकी गैरहाजरी मे नायब तहसीलदारों को वहां रहना जरूरी किया जाना चाहिये टेनन्सी या और दीगर मामलों के फैसले जल्द से जल्द किये जाने चाहिये और काश्तकारों के जो मुतालिबात हैं अुनकी तरफ ध्यान देने के बारे मे अहकामा दिये जाने की जरूरत है। अिसकी तरफ सन्माननीय मंत्री महोदय ध्यान देगें अैसी आशा प्रगट करते हुअे मैं अपना भाषण समाप्त करता हूं।

శ్రీ వెంకయ్య (మధిర)

అధ్యక్ష మహాశయా,

రెవిన్యూడిపార్టుమెంటు అన్ని డిపార్టుమెంటుల్లోనూ చాలా ప్రధానమైనది. రైతులకు యీ డిపార్టుమెంటుతోనే చాలా సంబంధాలు ఉంటాయి. కాబట్టి యీ ఒక్క డిపార్టుమెంటును సరిచేసినట్లయితే దేశమును చాలా ఉద్ధరించినట్లే. గత ప్రభుత్వంలో రెవిన్యూ డిపార్టుమెంటులో చాలా అక్రమాలు జరిగాయి. ఈ ప్రభుత్వంలో కూడా అలాగే అక్రమాలు జరుగుతు న్నాయి. వాటిని ఏమాత్రము సర్దుబాటు చేసినట్లుగా లేదు. రైతులు పేటికైనా దరఖాస్తులు ఇచ్చినట్లు అయితే, వాటికొరకు ఏమైనా వెంటనే లంచం చెల్లించకుండా ఉంటే ఆ దరఖాస్తులు ఎన్ని ఏండ్లయినా అట్లాగే పడిఉంటాయి. ఆ దరఖాస్తులు ఏమైనావో చూడడం ఆనాడు లేదు. యీనాడు లేదు. ఇటువంటి అక్రమాలు జరక్కుండా ఉండాలంటే, నేను సూచించేదేమంటే తహశీల్ కచ్చేరీలో తహశీల్‌దారు గాని, పేష్కార్‌గాని ఉన్నారు గదా, వీరి బాధ్యత ఏమంటే, అవుట్‌వర్డ్ రిజిష్టర్, (Out word Register) ఇన్‌వర్డు రిజిష్టర్ (In ward Register) దాఖలా వచ్చిన దరఖాస్తులన్నీ క్లార్క్ వద్ద పరసనల్ రిజిష్టర్ (Personal Register) లో

చేర్చాలి. వచ్చినటువంటి దరఖాస్తులు, కాగితాలు అందులో ఉన్నాయో, ఏమైనాయో, పదిహేను రోజుల కొకసారైనా విచారించాలి. అందుకొరకు పెండింగ్ లిస్టు (Pending List) ఉండాలి. ఆ క్లర్కువద్ద ఆ కాగితాలు కాని దరఖాస్తులు కాని అక్రమంగా నిలువ వున్నాయేమో విచారించి ఏమైనా ఉంటే ఏ దురుద్దేశముతో వాటిని ఉంచుకొన్నాడో తెలుసుకోవాలి. అట్లా విచారించి ఆ క్లర్కుకు బ్లాక్‌మార్కు (Black-Mark) ఇవ్వడం చేయాలి. డబ్బు ఇచ్చే వరకు కాగితాలను అల్లాగే ఉంచుతారు. డబ్బు ఇవ్వకుండా ఏపని జరగడం లేదు. అది ఆనాడు జరిగింది; యీనాడు జరుగుతోంది. ప్రజలు ఇచ్చుకొనే పన్నులే కాకుండా యీ విధంగా ఇచ్చుకొనే లంచములు విపరీతంగా పెరిగిపోయి కృంగి పోతున్నారు. కాబట్టి నేను చెప్పిన విధంగా ఏర్పాటు చేయించ కోర్తాను ఇదే విధంగా చాలా ఆఫీసులలో కూడా జరగాలి.

రిజిస్టరు అయిన భూములకు పట్టాలు ట్రాన్స్ఫర్ (Transfer) చేయడం అనేది ఉన్నది. ఇప్పుడున్న ఆచారమేమంటే, పట్వారీలకు ఏమైన ఇస్తేగాని పట్టాలను ట్రాన్స్ఫర్ చేయరు. పటేల్ పట్వారీలు ఊరికే రారు. ఊరికే తహశీల్‌దారు వద్దకు వచ్చి స్టేటుమెంట్సు (Statements) ఇవ్వరు. వందల సంవత్సరముల నుంచి రిజిస్టరు అయ్యి, పట్వారీలకు లంచాలు ఇచ్చుకోలేనందువల్ల పట్టాలు కాని ఎన్నో భూములు రైతుల కబ్జాలో ఉండి ఇంకొకరి పేరుతో పట్టాలు ఉండటం జరుగుతోంది. విరాసత్ అంటే,—ఒక కుటుంబంలో తండ్రి చనిపోతే అతడి పేరుతో ఉండే భూమి కొడుకు పేరుతో రావాలి. కాని ఆవిధంగా జరగని కారణాన తాతల పేర భూమి ఉండి అతని కొడుకులు మనుమలు అనుభవించు చున్న భూములు ఎన్నో ఉన్నాయి. పట్వారీలకు లంచాలు ఇవ్వనందున ఆ భూములు అల్లానే నిలిచి పోతున్నాయి. ఇవి పుక్కిటి పురాణము కాని, అబద్ధాలుకాని కావు. గ్రామాల్లో విచారిస్తే తెలుస్తుంది. పట్టాదారు చనిపోయిన రిపోర్టు వచ్చిన వెంటనే అతని వారసుల పేరున పట్టా మారాలి. ఎంతో మొత్తంగా సర్వేకాని భూములున్నాయి. జాయింటు పట్టాలు ఎన్నో ఏండ్ల నుంచి అలాగే ఉన్నాయి. వాటిని సవరించాల్సి ఉంది. ఇంక భూములకు సబ్—డివిజన్ చేయించాలి. ఇది చేయించడానికి సెటిల్‌మెంట్ అధికారులకు తప్ప ఎవ్వరికీ అధికారము లేదు. తగాదాలు వచ్చినప్పుడు గట్టు నెంబర్లు సరిహద్దు తగాదాలు చూచుకోవాలంటే టీపెన్ కొరకు జిల్లాకు రైతు రావడంవల్ల వందల కొలదీ డబ్బు ఖర్చవుతోంది.

పట్వారీలు గుడ్డ నక్షాలమీద వేసి వున్న కొలతలు చూపి రైతులను వీరు చేసే అక్రమాలు అంత ఇంత కావు. ఈ గుడ్డ నక్షాలు ఎల్లా సాగదీస్తే అల్లా సాగుతాయి. వాటిని తెచ్చి అనేక రకాల కొలతలు చూపెట్టి పేచీలు పెడుతున్నారు. కాబట్టి సక్రమంగా సర్వే ప్యాస్ అయిన ఉద్యోగులనే ఉంచి ఫీల్డ్ బుక్స్ (Field Books) వీరికి స్వాధీన పరచాలి.

తగాదాలు రాకుండా రైతులు నష్టపడకుండా ఉండేందుకు అవకాశాలు కలుగ చేయాలి. ముంతఖేల్ సిస్టమ్ మద్రాసు రాష్ట్రంలోని సిస్టమ్ లాగా మార్చినట్లయితే రైతుకు చాలా లాభం కలుగు తుంది. రెవిన్యూ డిపార్టుమెంటు సవరణ జరగనంత కాలము రైతులు చాలా నష్టపడుతారు. ఈ రెవిన్యూ డిపార్టుమెంటును పూర్తిగా ఓవర్‌హాల్ (Overhaul) చేయాలని నా అభిప్రాయం. ఇందుకు రెవిన్యూ మంత్రిగారు పూనుకొని శాసనంలోని లోటుపాట్లను గుర్తించి వాటిని సవరించి [illegible] చేస్తారని తలుస్తున్నాను.

The house then adjourned for recess till Eleven of the Clock.

The House re-assembled after recess at Eleven of the clock.

[Mr. Speaker in the Chair]

شری جی۔گوپال راؤ (پاکھال) ۔مسٹراسپیکر سر ۔ حیدرآباد میں کل (۲۲,۴۰۷) مواضعات ھیں ان کے منجملہ (۶,۰۳۵) جاگیری اور (۱,۹۶۱) صرفخاص کے ھیں ۔ یہ مواضعات جملہ رقبہ کا (۴۰) فیصد ھیں ۔ اسپر اسسمنٹ ھوا اور دو کروڑ (۲۰) لاکھ مالگزاری وصول کیجاتی ہے۔ یہاں جاگیری رقبے کی مالگزاری بھی کافی وصول ھوتی ہے۔ ایک زمانہ میں جبکہ بندو بست کا محکمہ قائم ھوا تو جاگیرات میں بھی بند و بست کا کام کیا گیا اور بڑے بڑے جاگیرات کو بند و بست کے اختیارات دئے گئے تھے ۔ میرا مطلب یہ ہےکہ اس طرح سےجاگیرات میں دھارے کا اضافہ ھوا ۔ علاقہ جاگیرات میں پیمائش محکمہ بند و بست سے ھوتی تھی لیکن پرت بندی کا کام یعنی دھارہ قائم کرنا جاگیرات کے صیغہ بندوبست سےھوا کرتا تھا ۔ محکمہ بندو بست سےکاغذات تیارھوکر مالگزاری کو منظوری کے لئے بھیجے جاتے تھے ۔ اگر محکمہ بندو بست یہ تجویز کرے کہ درجہ دوم کا دھارہ عائد ھونا چاھئے توصدرالمہام مال یہ تجویز کرتے تھے کہ جاگیری مواضعات میں اسسمنٹ کرکے درجہ دوم کے دھارے کوکم کیا جائے ۔ دوسری چیز یہ کہ دس آنے آٹھ پائی کی معافی ملتی تھی اور زیر باؤلی زمینات کے لئے تین آنے کی معافی دیجاتی تھی ۔ گورنمنٹ کی رپورٹ ہےکہ جاگیری انضمام کے بعد جاگیری رعایا کو دیوانی کے مماثل لانے کے احکام دئے گئے ھیں مگر آج تک اسکی تعمیل نہیں ھوئی ۔ ساڑھے سترہ فیصد کی پہلی سال منظوری دی گئی تھی ایک سال اس پر عمل بھی کیا گیا ۔ جب جاگیرات میں ری اسسمنٹ (Reassessment) ھوا توایکہزار جاگیرات کا بندو بست ھوا ۔ (۱۰۱) مواضعات کی سنوائی کی گئی اور (۵۳۷) مواضعات کو دیوانی کے مماثل لایا گیا ۔ بہر حال (۱,۶۳۸) مواضعات کو اسطرح دیوانی کے مماثل لایا گیا ۔ مابقی (۶۸۰۸) اب بھی باقی ھیں ۔ یہ ایک ہزار مواضعات کاری اسسمنٹ کرنے میں چار سال صرف ھوے ھیں مابقی (۶۸۰۸) مواضعات کا اسی رفتار سے ری اسسمنٹ (Reassessment) کیا جائے تو میرا خیال ہےکہ ۳۴ سال کی ضرورت ھوگی ۔ گویا ۲۸ سال میں ریاست حیدرآباد کے جاگیری مواضعات کو دیوانی کے مماثل لایاجاسکیگا ۔ اس کے معنی یہ ھوے کہ سردست ¼ معافی دیجاتی ہے چاہے وہ بندو بست شدہ ھو یا نہ ھو ۔ چالیس فی صد رقبے سے دو کروڑ ۲۰ لاکھ مالگزاری وصول ھوتی ہے اس کے متعلق کہنا یہ ہے کہ ¼ حصہ کو معاف کیا جائے ۔ جاگیرات کا جو بقایا ہے اسکو وصول کرکے جاگیرداروں کو واپس کرنے کے احکامات ھیں وہ بقایا وصول نہیں کیاجارھا ہے ۔ میری گزارش یہ ہےکہ سردست ¼ حصہ معاف کردیا جائے ۔

శ్రీమతి ఆరుట్ల కమలాదేవి—(ఆలేరు).

స్పీకర్, సర్.

హైదరాబాదు స్టేటులో ఏదైతే కరువు పరిస్థితి ఏర్పడిందో దాని విషయంలో మాట్లాడుతాను. ఈనాడు హైదరాబాదు స్టేటులో కరువు ఉన్నదని కాంగ్రెసు ప్రభుత్వానికి కూడా తెలుసు. పోయిన సంవత్సరం బడ్జెటులో కరువు నివారణ పనులకు డబ్బు మినహాయించాం. ఈ సంవత్సరం కరువు ఉందని కూడా ఏమాత్రం మినహాయించ లేదు. వరంగల్ ప్రాంతంలో, పాల్వంచ, ఇల్లెందు తాలూకాలలో బాగా కరువు పరిస్థితి ఏర్పడింది. అక్కడ ప్రజలకు తినడానికి తిండిలేదు. వర్షాలు లేక పంటలు పండలేదు. చెరువులు ఎండిపోయినాయి. బావులలో నీరు లేదు త్రాగడానికి మంచినీళ్ళు కూడా దొరకుట లేదు. వరంగల్, హనుమకొండలో కొంత భాగం, ఖమ్మంలో కొంత భాగంలో పూరాగా కరువు ఏర్పడింది. ఇక పాల్వంచ, ఇల్లెందు తాలూకాలలో కరువు పరిస్థితి చాలా తీవ్రంగా ఉంది. ఈ ప్రభుత్వానికి అక్కడి ప్రజలు సంతకాలు చేసి మెమోరాండాలు (Memorandums) పెట్టారు. కరువు నివారణకు ప్రయత్నం చేస్తామని మంత్రులు వాగ్దానాలు చేశారు. పోయిన సంవత్సరం కరువు నివారణకు కొంత డబ్బు మినహాయించారు గాని వర్షాకాలంలో వర్షాలు పండక పంటలు పండలేదు. ప్రజలు తిండి లేక ఎన్నో బాధలు పడుతున్నారు.

అక్కడ కోయవాళ్ళను, లంబాడీవాళ్ళను నాగరికులను చేస్తామని, వారిని అభివృద్ధి చేస్తామని చెప్పి వాళ్ళ ఇళ్ళనుంచి తీసుకుపోయి క్యాంపులలో (Camps) పెట్టారు. అక్కడ క్యాంపులలో పెట్టిన కాలంలో వ్యవసాయం చేసుకొనేందుకు భూములిచ్చారు. వాళ్ళు ఇళ్ళకు వెళ్ళిపోతామంటే వెళ్ళమన్నారు గాని ఇళ్ళల్లో ఉండి భూములను వ్యవసాయము చేసుకుంటామంటే ప్రభుత్వంవారు ఇవ్వలేదు. అందు చేత ప్రజలకు తినడానికి తిండిలేదు. ఉండడానికి గుడిసెలు లేవు. వారినందరిని నాగరికులుగా చేస్తామని చెప్పారేగాని క్యాంపులలో వుంటే భూములు ఇస్తామని, ఇళ్ళకు పోతే భూములు లేవని చెప్పారు. అక్కడకు పోతే ఇళ్ళు లేవు. తినడానికి తిండి లేదు. నానాబాధలు పడి చచ్చి పోతున్నారు. ఈ ప్రభుత్వము వెనుకబడిన జాతుల వారికి సహాయము చేసెదమని మాటలు మాట్లాడెదరు. ఆచరణలో ప్రజల ప్రాణాలు పోవడానికి కారకులౌతున్నారు.

వరంగల్ జిల్లాలో బాగా పంటలు పండిన కాలమందు ఒక ఎకరము కోత కోసిన ౮౦ మానికలు ధాన్యం కూలి యిచ్చేవారు. ప్రస్తుతము పంటలు లేకపోవడము వలన ఎకరానికి ౫ మానికలు కూలి మాత్రమే దొరకు చున్నది. కొన్ని చోట్ల అదికూడా లేదు. ఏదో గంజి కాచుకొని త్రాగి జీవిస్తున్నారు. ఈ విధంగా పంటలు పండక నానాబాధలు పడుతూంటే ఆ ప్రాంతాల్లో కూడా లెవీ (Levy) వసూలు చేస్తున్నారు. కొద్దిగా పండిన పంట ఉంటే దానిని ప్రభుత్వం లెవీ క్రింద తీసుకుంటోంది. నలగొండ, సూర్యాపేట, దేవరకొండ రామన్నపేట, భువనగిరి మొదలగు ప్రాంతాల్లో కొంత భాగములో కరువు తీవ్రంగా వుంది. ఈ కరువు ప్రాంతాల్లో ఎక్కడా కూడా లెవీ మాఫీ చేయలేదు. వసూలు చేస్తున్నారు. రూ. ౩॥, ౮౦ లకు ధాన్యం [illegible]కుతోంది. గాని ప్రజలలో కొనుగోలు శక్తి పడిపోయింది. కూలి పనులు లేవు. డబ్బు [illegible] లేదు. కరువు పరిస్థితి తీవ్రంగా వున్న పాల్వంచ, ఇల్లెందు తాలూకాలలో ప్రజలు ఏమి

తిని బ్రతుకు తున్నారో చూడాలి. ఏదో విధంగా ప్రాణాలు దక్కించుకోవాలని అక్కడ దొరకే తెల్లగంజి గడ్డ త్రవ్వుకొని తింటున్నారు. దీనిలో విషముండుట వలన అది తిని చచ్చిపోతున్నారు. ఆ గడ్డను మూడు రోజులు నీళ్ళలో నానబెట్టి ఒక రోజు ఉడికించి తింటే బ్రతుకుతారు. ఇవి అబద్ధాలు కావు. మీరు తిని చూడవచ్చును. (నవ్వు) మంత్రులలో డాక్టర్లు కూడా వున్నారు. ఈ విషయం స్వయంగా పరీక్షించ వచ్చును.

అక్కడ ప్రజలకు డాక్టర్లు లేరు. మందులు లేవు. ఏదో విధంగా బ్రతకడానికి, ప్రాణాలు కాపాడుకోడానికి ఆ గడ్డలనే వారు తింటున్నారు. కరువు పరిస్థితి ఈ విధంగా దినదినం తీవ్ర రూపం దాలుస్తోంది. వర్షాలు లేకపోతే ఇవికూడా దొరకవు. ప్రజలు పస్తులు పడుకోవాలి కరువు తీవ్రంగా ఉందని అక్కడి ప్రజలు సంతకాలు చేసి మెమోరాండాలు పెట్టుకొన్నారు. బీడ్, ఔరంగాబాదు ప్రాంతాలు కరువు ప్రాంతాలుగా ప్రకటించారు. అక్కడి ప్రజలను కరువునుండి కాపాడదలచి ప్రభుత్వం బీడు, ఔరంగాబాదు, ఖమ్మంలో ఫేర్ వెదర్ రోడ్లు వేయిస్తారట. అప్పుడు పనులు దొరక వచ్చును గాని కూలీ తక్కువ వస్తుంది. రోడ్లు వేయించినంత మాత్రాన కరువు నివారణ కాదు. బావులు, చెరువులు వచ్చే వర్షాకాలంలో నిండితే పంటలు పండి, మిగిలిన ప్రజలు బ్రతుకుతారు. ఈ ఫేర్ వెదర్ రోడ్లు మునుముందు ఉపయోగ పడవు. వేసవి కాలములో వేసిన రోడ్లు వర్షకాలం రాగానే కొట్టుకు పోతాయి. వాటి ఆనవాలు కూడా ఉండదు. తిరిగి కొత్తరోడ్లు వేయించాలి. కాబట్టి ఇటువంటి రోడ్లవల్ల కరువు తీరదు. వీటికి పెట్టబడిన ఖర్చు చెరువులు బావులు త్రవ్వుటకు ఉపయోగించిన అధికాహారోత్పత్తికి తోడ్పడిన వారగుదురు. ప్రజలకు చాలాకాలం నిలవయుండు పనులు చేయించిన వారగుదురు. మునుముందు కరవు రాకుండా కాపాడిన వారగుదురు. కాని ఈ రోడ్ల నుండి ప్రజలకు లాభము లేదు.

హరిజన ఫండు ఏ విధంగా ఉపయోగిస్తున్నారు? కరువు ప్రాంతాల్లో ప్రజలు ఏ విధంగా బాధలు పడుతున్నారో చూచి వాళ్ళకు సౌకర్యాలు కలుగ జేసేందుకు డబ్బు లేదంటారు. కాని ఎన్నికలు రాగానే గుడ్డలు, డబ్బు, ధాన్యం పంచి పెడుతున్నారు. దీనికి డబ్బు ఎక్కడనుంచి వస్తోంది? మంత్రుల జేబుల్లోనుంచి ఇస్తున్నారో తెలియదు! కరువు ప్రాంతాల్లో కరువు నివారణకు వెంటనే కొంత మొత్తం మినహాయించి పనులు చేయించాలి. కరువు ఫండు క్రింద కొంత మొత్తం పెట్టి ఆ ప్రాంతాలు పరిశీలించి ప్రజల బాధలు తొలగించాలి. ప్రజలకు సౌకర్యములు కలుగ జేయకపోతే ప్రభుత్వం నిలవదు. ప్రజలకు మేలుచేయని ప్రభుత్వము ఎంతకాలము నిలువ గలదో మీరే ఆలోచించాలి. కోయవాళ్ళకు భూములనిచ్చి వ్యవసాయం చేసుకోనివ్వాలి. బీడ్, ఔరంగాబాదు, వరంగల్ జిల్లాలలో కరువు తీవ్రంగా వుందని చెప్పాను. అక్కడ అడవుల్లోని ప్రజల పరిస్థితి మరీ హీనంగా ఉంది. ప్రజలకు తిండి లేకపోతే పేరుకు లేకుండా చచ్చిపోతారు. కాని వాళ్ళను చావనివ్వండని ఇక్కడ ఉద్యోగులకు పెద్ద జీతాలిచ్చి ప్రభుత్వం నిలుపుకోడానికి ప్రయత్నిస్తే లాభం లేదు. ప్రభుత్వోద్యోగుల జీతాలనుంచయినా మినహాయించి ప్రజల కష్టాలను తీర్చేందుకు ప్రయత్నించాలని, అక్కడ కరువు పరిస్థితులు పోయేందుకు కొంత కరువు ఫండును ఏర్పాటు చేసి ప్రజలకు సౌకర్యాలు కలుగ జేయ్యాలని కోరుతున్నాను.

श्री. रामराव आवरगांवकर (गेवराई):—मिस्टर स्पीकर सर, मैंने अपना कटमोशन डिमांड नं. २ हेड अकाउन्ट ७ लॅन्ड रेव्हिन्यू के लिये अेक करोड पैंतीस लाख चौदह हजार रुपये की जो रक्कम

रखी गअी है अुसमे १०० रुपये कम करनेके लिये लाया है ताकि मराठवाडे के बीड जिले मे जो फॅमिन (Famine) के हालात हैं अुनके बारे मे गव्हर्नमेंट की पालिसीपर बहस की जासके। अिसीके साथ मराठवाडे को जो जुदा हालात हैं अुनके बारे मे भी मैं कुछ कहना चाहता हूं। अेक साल से हम देख रहें हैं कि मराठवाडे के बारे मे गव्हर्नमेंट मे मायूसीका ख्याल है। अिसको हम अब बरदाश्त नहीं कर सकते हैं यह मैं साफ अल्फाज मे हाअुस के सामने वाजे कर देना चाहता हूं।

साथ ही साथ मुझको यह कहते हुअे बडा रंज हो रहा है कि चीफ मिनिस्टर साहब ने राजप्रमुख के भाषण पर बोलते हुअे कहा कि मराठवाडे के हालात कहतसाली के नही है, और अुन्हें फॅमिनके हालात नही कहा जा सकता है लेकिन वहां अनाज की स्केयरसिटि (Scarcity) है अैसा कहा जा सकता है। यह सुनकर मुझे बडा ताज्जुब हुवा, और दुःख भी हुवा। शायद चीफ मिनिस्टर साहब के बंगले मे या बबरचीखाने मे फॅमिन के हालात न होंगे अिसलिये अुनको वे नही नजर आते हैं, लेकिन मैं कह सकता हूं कि मराठवाडे मे और खास कर बीड जिले मे तो आज फॅमिनहि के हालात हैं।

मिस्टर स्पीकर :–अिस तरह अॅलिगेशन (Allegation) नहीं कीजिये।

श्री. रामराव अवरगांवकर :–मैं मराठवाडे के बीड जिले मे जो हालात हैं वो आपके सामनें अिस हाअूस के सामने रखना चाहता हूं। वाकअी बीड जिले की हालत क्या है ? वहां से कितने लोग घर छोडकर चले गये हैं ? और वहां पानी के हालात क्या हैं ? मैं चॅलेंज (Challenge) के साथ यह कहने के लिये तैयार हूं कि क्या चीफ मिनिस्टर साहब ने अेक दफा भी अिस फॅमिन अेरिया को खुद आकर देखा है ? वहां तो वही पूराना तरीका है। पटेल पटवारी से रिपोर्ट आती है और अुसीपर गव्हर्नमेंट विश्वास रखती है। पटेल पटवारी घर बैठकर हि आनेवारी लगाते हैं और अपना रिपोर्ट भेजते हैं वे खुद खेतों मे जाकर थोडेही देखते हैं ? और फिर गव्हर्नमेंट अिसी रिपोर्ट पर तसफिया करती है कि क्या फॅमिन अेरिया है या नहीं यह तो वही पुरानी सिस्टिम (System) अभी तक चलाअी जा रही है।

बीड के फॅमिन के बारे मे चीफ मिनिस्टर साहब के पास कअी बार रिप्रेझेंटेशन (Representation) किये गये, लेकिन हमें ठीक जवाब नहीं दिये गये। जब हम वहां जाते है तो हमारे मुहपर वही फॅमिनकोड (Famine Code) फेंका जाता है यह जो आपका फॅमिन कोड है वह तो वही लाल मूहवाले अंग्रेजी बंदरोंने तैयार किया हुवा है और न मालूम आप आज भी अुसपर क्यों अमल कर रहें हैं। वे लाल मूंह के बंदर——

मिस्टर स्पीकर :–ऑर्डर ऑर्डर :–

श्री. रामराव अवरगांवकर :–अगर हमें वाकअी कुछ काम करना है तो यह जो पुराना कोड बनाया गया है अुसे हमे बदलना चाहिये।

(Bell)

अब मैं बीड जिले के कुछ आदातशुमार हाअुस के सामने रखना चाहता हूं। जो लोग अपना [illegible] फॅमिन की वजह से गये हैं अुनके गांव वारी आंकडे मैं देना चाहता हूं।

	गांवकी कुल आबादी	गांव छोडकर जानेवालोंकी संख्या
बैंक्षणी	४२७	३७५
मेंडखुर्द	२३८	४०
मेंड बुजुर्ग	८८५	४५०
सेलू	४४५	५०
सुर्डी	७२५	२५

अिसके सिलसिले मे मै पूरे डीटेल्स (Details) अभी हाअूस के सामने रखने के लिये तैयार हूं और वह मेरे पास मौजूद हैं लेकिन टाअीम न होने की वजह से मै अभी नहीं रख सकता हूं।

बीड जिले मे कुल गांव १०४२ हैं। लेकिन जो तकावी अुनके लिये सरकार ने दी है वह सिर्फ ५० हजार रुपये है अगर हम देखें तो मालूम होगा कि यदि यह तकावी गांववार दी जाय तो भी अेक गांव को ४५ रुपये १२ आने २ पाअी अितनी ही आती है। यह सोंचने की बात है।

वहां पानी की भी कमी है और अिसके लिये भी सरकार ने रुपये दिये है। पानीके लिये जो १५,००० रुपये दियें गये है अिनका भी यदि हिसाब लगाया जाय तो कोअी १५० रुपये के करीब हर गांव को मिलते हैं फॅमिन रिलीफ (Famine Relief) के तहत कुछ काम भी शुरू कर दिये गये हैं अुसमे अबतक २६०० मजदूरोंको हि काम मिला है और बाकी के लोग अभी बेकार ही हैं अिसी तरह यदि गव्हर्नमेंट रिलीफ के काम चलायेगी तो मराठवाडे की जनता को और खासकर बीड जिले की जनता को कैसे रिलीफ मिल सकता है और यह कहतसाली की हालत कैसे दूर हो सकती है यह आप सोंच सकते हैं।

मै चीफ मिनिस्टर साहब को वाजे कर देना चाहता हूं कि मराठवाडे की हालत को सुधारने के लिये अिस तरह के खाली रिलीफ के काम नहीं चलनेवाले हैं। मराठवाडे के कुछ जिलों मे तो हरसाल ही फॅमिन की सी हालत रहती है। आपको अिसकी और जल्दि से ध्यान देना चाहिये अगर हम अिसकी तरफ तवज्जे नहीं करेंगे और अेक साल तक अिसी तरह कहतसाली रही तो फिर यहां के बहोतसे जानवर मर जायेंगे। तो अिसके लिये हमको यह अेरिया फॅमिन अेरिया (Famine Area) करार देकर फॅमिन कोड को न देखते हुअे यहां के अव्वाम को बचाने की कोशिस करनी चाहिये यही मै दरख्वास्त करूंगा।.

مسٹر اسپیکر - میں ایک چیز کی طرف هاؤس کی توجه دلانا چاهتا هوں - جو الفاظ یہاں استعمال کئے جاتے هیں وه هاؤس کے ڈگنٹی (Dignity) کے لحاظ سے هونے چاهئیں - میں سمجھتا هوں که پولائیٹ لینگویج (Polite Language) کے استعمال سے نه صرف هاؤس کی ڈگنٹی بڑھیگی بلکه آنریبل ممبرس کی ڈگنٹی بھی بڑھیگی -

شری آر وٹلا لشکمی نرسمہار یڈی - اسپیکرسر - قولداروں کے نسبت حکومت کی جو پالیسی هے وه حکومت کے سامنے لانا ضروری هے اسلئے که اس سلسلے میں حکومت ایک

نیا بل پیش کررہی ہے ۔ ہمیں اس پر غور کرنا ہے کہ اسکے کیا نقاط ہیں ۔ ماضی میں
کیا طرز رہا ۔ اس قانون سے قولدار کس حد تک مستفید ہوئے ۔ میں اس چیز کو ہاؤس کے
سامنے رکھنا چاہتا ہوں ۔ قانون میں قولداروں کو کچھ حقوق دئے گئے ہیں ۔ ان کے مال
کے مقدمات کئی مہینوں تک چلتے رہتے ہیں اور انکو کافی زیر بار ہونا پڑتا ہے ۔ اسکے
بعد ایک آرڈیننس نکلا جس پر عمل ہونا شروع ہوا ۔ ۔ ۔ ....

اس طرح اب اون لوگوں کو عدالتوں اور کچہریوں کے چکر میں مبتلا ہونا پڑا
اور اون کا سارا وقت اسی میں گزرنا ہے ۔ دوسری طرف پولیس کی مدد سے زمیندار قولداروں
کو کافی پریشان کررہے ہیں ۔ اون کو زمینات سے بیدخل کررہے ہیں ۔ وقتاً فوقتاً یہ
چیزیں حکومت کی نظر میں لائی گئیں لیکن کوئی موثر قدم نہیں اٹھایا گیا ۔ زمینداروں کی
زبردستیاں ایک زمانہ سے چلی آرہی ہیں لیکن حکومت کی جانب سے کوئی توجہ نہیں کی
جاتی ۔ حکومت کی جانب سے اصلاحات لانے کے متعلق پچھلے کئی مہینوں سے اعلان کیا
جاتا رہا ۔ ایک طرف سوامی جی اور دوسری طرف چیف منسٹر دہلی سے اعلان کرتے ہیں کہ
اصلاحات لائے جائینگے ۔ لیکن جو اصلاحات لائے گئے ہیں اور گورنمنٹ کی اس سلسلہ میں
جو پالیسی ہے وہ ہاؤز کے سامنے لانا چاہتا ہوں ۔

اس کے پہلے چیف منسٹر نے تعلقہ لینڈ کمیشن (Taluqa Land Commission)
کے قیام کا اعلان کیا ۔ لیکن جو تعلقہ لینڈ کمیشن قائم ہوئے اون میں جن لوگوں کو
لیا گیا ہے ان میں تقریباً ۵۰ فیصد زمیندار ہیں ۔ وہ زمیندار ہیں جن کے مقابلے میں ٹیننٹس
لڑرہے ہیں ۔ وہ زمیندار ہیں جو ٹیننٹس کو بیدخل کررہے ہیں ۔ ٹیننٹس اور قولداروں کی
جانب سے لڑنے والے اداروں کے نمائندوں کو ان میں نہیں لیا گیا ۔ اگر لیا گیا ہے تو ہر
تعلقہ کانگریس کمیٹی کے لیڈروں کو لیا گیا یا زمینداروں کو بھردیا گیا جو قولداروں کو
بیدخل کرنے کے لئے کام کررہے ہیں ۔ اور یا نہیں تو خاموشی سے اپنے اپنے گھروں میں
بیٹھے ہوئے اشخاص کو لیا گیا ہے ۔ غرض ٹیننٹس کے مفاد کے لئے کچھ کام نہیں ہو رہا
ہے ۔ اور ہر دیہات کے پٹیل پٹواری ٹیننٹس کے حقوق اور قبضہ وغیرہ کے متعلق برابر
اندراجات نہیں کرتے ۔ لیکن ہماری ذمہ دار حکومت ان پر کوئی توجہ نہیں کررہی ہے ۔
لہذا حکومت نے زراعت کے متعلق کیا پالیسی اختیار کی ہے کاشتکاروں کے متعلق کیا
پالیسی اختیار کرنے والی ہے اوس پر غور کرنا ضروری ہے ۔ حکومت کی جانب سے بل میں
بتلایا گیا ہے کہ حکومت نے ایک میگزیمم سیلنگ ریٹ (Maximum Selling Rate)
مقرر کیا ہے جسکی وجہ سے زمینداری ختم ہوجائیگی ۔ اس میں زمینداروں سے زمینات حاصل
کرنے کے متعلق طریقہ بتلایا گیا ہے ۔ لیکن جب اس بل کے پیش ہونے کے امکانات
ہوگئے تو زمینداروں نے بڑے پیمانہ پر اپنے رشتہ داروں اور خاندان کے افراد کو بلکہ
دور کے رشتہ داروں مثلاً ساس یا سالی وغیرہ کو زمینات تقسیم کردیں ۔ اون کے نام پٹہ کئے
جاکر فرضی دستاویزات مرتب ہوئے اس سلسلہ میں کیا روک تھام کیجارہی ہے ۔ اس کا
پروویژن اس بل میں نہیں ۔ ایسے پٹوں کو کالعدم قرار نہیں دیا گیا ۔ اس لئے

یہی کوشش کر رہا ہے کہ سیگز یمم سیلنگ کے تحت مجھے بھی زمین ملے ۔ جب تک ان کی روک تھام نہ کیجائیگی آپ زمینداروں کے قبضہ سے زمینات حاصل نہ کرسکینگے اور نہ ہی دوسرے کسانوں کو زمین تقسیم کیجاسکیگی ۔ اگر اس طرح زمین حاصل بھی ہو تو بہت کم ہوگی بلکہ برائے نام ہوگی۔ زمینات کی جو قیمتیں مقرر کیگئی ہیں اگر وہ کسان حاصل کریں تو اون کو کوئی منافع ہونے والا نہیں ۔ بعض مقامات پر خشکی کا چار پانچ گنا منافع قیمت مقرر کیگئی ہے اور تری کیلئے ۲۰ گنا منافع قیمت مقرر کیگئی اور زر خریداری (۱۰) گنا مقرر کیا گیا ۔ اس طرح اگر آپ دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ ایک ایکر تری زمین کے لئے (۷۰) گنا زر مالگزاری بطور قیمت مقرر ہوئی ہے ۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ جو قیمتیں مقرر کیگئی ہیں وہ تلنگانہ کے بعض مقامات کی بازاری قیمتوں سے بھی زیادہ ہیں ۔ اس طرح گورنمنٹ ایک طرح زمینداروں کی مدد کررہی ہے ۔ کیونکہ جو ٹیننٹس زمین خریدنا چاہتے ہیں وہ قیمت بڑھی ہوئی ہونی کی وجہ سے نہیں خرید سکے ۔ اکثر مقامات پر مجھے معلوم ہے کہ فی روپیہ ۳ آنے ۵ آنے منافع دیا گیا ہے لیکن یہاں پر فی روپیہ ۳ روپیہ ۵ روپیہ منافع دیا جارہا ہے اس کی وجہ سے کسانوں کو زمین بھی نہ مل سکیگی ۔ اگر خریدینگے تو گھاٹا ہوگا ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آئندہ کوآپریٹیو سوسائیٹیز کو زراعت کیلئے زمینات کیوں دینا چاہتے ہیں ۔ مجھے شبہ ہے کہ آیا کوآپریٹیو سوسائیٹیز اس سلسلہ میں کچھ کام بھی کرینگے ۔ ان کوآپریٹیو سوسائیٹیز میں کانگریس حکومت کے پٹھو رہینگے ۔ وہی ان سوسائٹیز پر قابض رہینگے اور جب بیسک یونٹ (Basic Unit) ہے اوس کے لحاظ سے زمینات کی تقسیم نہیں کرینگے ۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئیے کہ آج ہر فرد زمین حاصل کرنے کے لئے کسقدر بیتاب ہے ۔ ایک گنٹہ بلکہ ایک ایک گز زمین کیلئے مقدمہ بازی ہوتی ۔ کئی خون زمین کے لئے ہوتے ہیں ۔ کئی جھگڑے ہوتے ہیں اس کا تجربہ دیہات میں رہنے والے ہر شخص کو ہونا ہے ۔ کہا گیا ہے کہ بیسک یونٹ کے تحت آئندہ زمین ایک خاندان میں تقسیم نہیں ہوگی ۔ فرض کیجئیے اگر کسی خاندان میں چار افراد ہوں جن کے پاس پانچ سو روپیہ آمدنی رکھنے والی زمین ہو ۔ اگر اوس کو تقسیم کرنے نہ دیا گیا تو پھر اون کی گزر بسر کیسے ہوگی ۔ اون کے پاس نہ کارخانے ہیں اور نہ زمین کے سوا کوئی ذریعہ ہے ۔ اگر آپ زمین کی تقسیم ملتوی کردینگے اور اون چار بھائیوں میں کوئی آدمی اگر یہ زمین لینا چاہے تو آپ کے قانون کے تحت نہ لے سکیگا اگر آپ اس زمین کو هراج کردینگے تو کوئی دوسرا بڑا آدمی اس کو لے لیگا اس طرح زمین ۔ غریب لوگوں کے ہاتھ سے نکل کر دوسرے لوگوں کے ہاتھوں میں چلی جائیگی اور منافع کے لحاظ سے ۔ خریدی کے لحاظ سے ۔ بیسک یونٹ کے لحاظ سے غریب لوگ جو زمین لینا چاہینگے اون کو زمین نہیں ملیگی کیونکہ آپ نے ایک مقررہ قیمت مقرر کردی ہے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ پیسے والے اور بڑے بڑے زمیندار زمینوں کو حاصل کرلینگے ۔ میرا خیال ہے کہ حکومت کو ان تمام باتوں پر غور کرنا چاہئیے ۔

شری کے ۔ اننت ریڈی ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ میرے پانچ کٹ موشنس ہیں ۔ پہلا کٹ موشن ابالیشن آف ہریڈیٹری سسٹم آف پٹیل پٹواریز (Abolition of Hereditary

System of Patel Patwaries) کے متعلق ہے - مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں
کہ جو خرابی جو کرپشن (Corruption) جو جھگڑے اور لیٹیگیشن (Litigation
گاؤں میں ہوا کرتے ہیں اون کے پیچھے پٹیل پٹواریوں کا ہاتھ ہوا کرتا ہے - مدتوں
سے یہ موروثی طریقہ چلا آرہا ہے - گاؤں کے پورے اکٹیویٹیز (Activities)
پر وہ حاوی ہوتے ہیں - تمام ریوینیو آفیشیلس (Revenue officials) گرداور -
ریوینیو انسپکٹر - فوڈ انسپکٹر - نائب تحصیلدار اور تحصیلدار وغیرہ ان پٹیل پٹواریوں سے
کرپشن کا سبق سیکھتے ہیں - ضرورت اس امر کی ہے کہ اس سسٹم کو بہت جلد ختم کیا
جائے - گزشتہ سشن میں آنریبل چیف منسٹر نے یہ کمٹ (Commit) کیا تھا
کہ اس کے متعلق سوچا جا رہا ہے - بمبئی کے ابالیشن آف ہریڈیٹری سسٹم (Abolition
of Hereditary System) کی طرح یہاں بھی ابالیشن نافذ کیا جانے والا ہے -
لیکن ایک سال کا عرصہ گزرنیکے بعد بھی معلوم نہیں کیوں وہ ابھی تک اسٹڈی (Study) کی
منزل ہیں ہے - اورکب تک ایسا ہی رہیگا - میں خاص طور پر چیف منسٹر کی توجہ
اس جانب مبذول کرنا چاھتا ہوں کہ وہ اس مسئلہ پرکچھ زیادہ دھیان دیں کیونکہ یہ
گاؤں کا ایک بنیادی مسئلہ ہے - گاؤں کے لوگوں میں کانفیڈنس (Confidence)
پیدا کرنا اور اس خرابی کو دور کرنا جس کے بانی مبانی پٹیل پٹواری ہیں حکومت کا اولین
فرض ہو جاتا ہے - آنریبل چیف منسٹر سے بہ حیثیت مال کے منسٹر ہونے کے یہ کہنا
چاہتا ہوں کہ تلف مال کے پروسیڈنگس کا عمل جو اسٹیٹ میں ہے وہ غلط بنیاد وں پر
ہے - ہمارے پاس بیاڈی (Paddy) یعنی دھان کی جو فصل ہوتی ہے وہ تین -
چار یا چھ مہینے کی ہوتی ہے - لیکن مختلف فصلوں کا لحاظ کئے بغیر ایک ہی تاریخ
تلف مال کے سلسلہ میں مقرر کی گئی ہے - اس کے لئے یہ کہا جاتا ہے کہ ہمارے پاس
تلف مال کے سلسلہ میں دورہ کرنے والے لوگ کم ہیں اس لئے ایک ہی تاریخ مقرر
کی گئی ہے - حکومت نے یہ جو سہولت اپنے لئے رکھی ہے وہ سہولت نہیں بلکہ سم قاتل
ہے - میں یہ بتاؤنگا کہ کس طرح ایک طرف سرکاری خزانہ کو نقصان پہنچایا جاتا ہے
اور دوسری طرف کسطرح لوگوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالا جاتا ہے - آنریبل چیف منسٹر
ممکن ہیں کہیں کہ کوئی اور ذریعہ نہیں ہے - اون کے سامنے مدراس کی مثال ہے -
وہاں واٹر ٹیکس لیا جاتا ہے - جس حساب سے پانی لیا جاتا ہے اوسی حساب سے یہ ٹیکس
لیا جاتا ہے - لیکن ہمارے پاس وہ سسٹم نافذ نہیں ہوسکتا - اس وجہ سے کہ مدراس میں
ریگولر کینالس (Regular Canals) ہیں اور وہاں بارش کی کمی نہیں
ہوتی جیسا کہ حیدرآباد میں ہوتی ہے - اس کی گنجائش ہمارے حیدرآباد میں نہیں ہے -
یہی وجہ ہے کہ ہمارے تلف مال کا طریقہ ہمارے پاس رائج کیا گیا ہے - چونکہ ہمارے
پاس ریگولر کینالس نہیں ہیں اور ہمارے پاس بارش کی کمی ہوا کرتی ہے اس وجہ سے
یہ سسٹم یہاں نافذ ہے - لیکن اب ضرورت اس امر کی ہے کہ نئے ڈھنگ سے اس پر سوچا
جائے - ہم یہ کرسکتے ہیں کہ اس کے لئے دو تاریخیں مقرر کریں - آبی کی چھ ماہ کی
فصل کے لئے جو ۲۰ - نومبر کی تاریخ مقرر ہے وہ تاریخ اس فصل کے لئے موزوں ہے لیکن

لیکن تین یا چار ماہ کی دھان کی فصل کے لئے یہ تاریخ بالکل غیر موزوں ہے ۔ اس لئے اس کے لئے تلف مال کی کوئی دوسری تاریخ مقرر کرنی چاہئے ۔ کیونکہ ایک شخص جسکی پیدا وار تلف ہوچکی ہے وہ چاہتا ہے کہ کم از کم گھانس کو بچالے ۔ لیکن وہ دو ماہ انتظار کرکے چھ مہینہ کی فصل کے ساتھ اوس کا پنچنامہ نہیں کرواسکتا ۔ اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گرداوروں کو استحصال کا موقع ملتا ہے ۔ کیونکہ ہمارے پاس ایک پروویژن ہے جس کے تحت جو عہدہ دار یعنی گرداور تلف مال کے لئے جاتے ہیں تو اون کے پنچنامہ کی بناء پر ریمیشن (Remission) کا موقع دیا جاسکتا ہے ۔ گرداور کسانوں سے یہ کہتے ہیں کہ اگریلنڈ ریوینیو کا نصف حصہ دو تو میں رعایت کے لئے لکھ سکتا ہوں ۔ اس طرح آدھا پیسہ گرداور لے لیتا ہے اور رعایا بھی خوش ہو جاتی ہے کہ ہمارا آدھا پیسہ بچ گیا ۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ریوینیو آلیسرس اور گرداوروں سے سازش کرنے والے بڑے بڑے پٹہ دار ہی ہوتے ہیں ۔ وہی لوگ تلف مال کی درخواستیں پیش کیا کرتے ہیں ۔ ریوینیو پر زیادہ اثر انداز ہونے والی چیز لیوی ہے ۔ وہ لینڈ ریو ینیو دینے کے لئے اتنا زیادہ پس و پیش نہیں کرتے جتنا لیوی دینے کے لئے ۔ اس سے بچنے کی خاطر وہ یہ طریقہ اختیار کرتے ہیں کہ تلف مال کی درخواستیں دیدیتے ہیں ۔ لیوی سسٹم کے متعلق ایسا طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے کہ لوگ لیوی بھی دے سکیں اور پیدا وار کی مالگزاری بھی دے سکیں ۔ جہاں پیدا وار کم ہوتی ہے جہاں ریمیشن کے درجہ پر پیدا وار نہیں ہوتی وہاں لیوی معاف کرنے کا کوئی نہ کوئی طریقہ ڈھونڈنا چاہئے ۔ لیوی کی وصولی کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے کہ جہاں پیدا وار کم ہے اور وہ رمیشن کے معینہ حدود میں نہیں آتی تو صرف لیوی معاف کرانے کے لئے رمیشن کی درخواست کی جاتی ہے ۔ جہاں فصل کم ہوتی ہے وہاں یہ طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے کہ ولیج پنچایت (Village Panchayat) کو اس کا اختیار دیا جائے کہ وہ انسپکشن کرکے لیوی کی معافی کی سفارش کرے ۔ ایسی صورت میں لیوی تو معاف کی جاسکتی ہے لیکن وہاں ریوینیو وصول ہوگا ۔

اور ایک چیز گاؤں کے سیت سندھیوں اور کامداروں کے تعلق سے میں کہنا چاہتا ہوں ۔ اسبارے میں میں نے کٹ موشن بھی پیش کیا ہے ۔ ان بیچاروں کو (۳۶) روپیہ معاوضہ دیا تا ہے وہ بھی نقد نہیں بلکہ اوسی قدر مالگزاری کی زمین کاشت کے لئے دی جاتی ہے ۔ کیا (۳۶) روپیہ مالگزاری کی زمین اونکی محنت کا حقیقی معاوضہ ہوسکتی ہے جو اونکو ایک سال تک کرنی پڑتی ہے ؟ حکومت کو اس پر غور کرنا چاہئے ۔

اسکے علاوہ گذشتہ تین سال سے موسم کے جو نا خوشگوار حالات ہیں انکو بھی پیش نظر رکھنا چاہئے جنکی وجہ سے فصلوں کی حالت بگڑ گئی ہے ۔ جب حالات یہ ہوں تو غور کرنا چاہئے کہ اس قلیل معاوضہ میں جو انہیں دیا جاتا ہے کسطرح وہ اپنی زندگی گزار سکتے ہیں ۔ ایک سال کی محنت کے بعد جب فصل برباد ہو جائے تو وہ کیا کھائینگے ۔ حکومت انکو کوئی علیحدہ معاوضہ تو دیتی نہیں ہے ۔ دس بارہ گھنٹے

وہ بٹیل پٹواریوں کے گھروں پر اورگرداور کی خدمت میں حاضر رہتے ہیں ایسی صورت میں ان سے کیسے توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ کوئی دوسرا کام کرکے اپنا روزگار پیدا کرسکینگے ۔ اگر اون سے ایسی توقع کی جائے تو عبث ہے ۔ اسلئے میں حکومت سے عرض کرونگا کہ (۳۶) روپیہ جو معاوضہ انکو دیا جاتا ہے اسکو ختم کیا جائے اور ان کےلئے کوئی ریگولر (Regular) تنخواہ مقرر کی جائے ۔ انکے فرائض کو مد نظر رکھکر انکی تنخواہ کا تعین ہونا چاہئے کہ ۲۴ گھنٹے وہ بٹیل بٹواریوں کے مکانات پر اڑے رہتے ہیں اس لحاظ سے اگر انکی تنخواہ کے مسئلہ پر غور کیا جائے تو یہ سوال اہم ہوجاتا ہے ۔

ٹاپ ہیوی اڈمنسٹریشن (Top-heavy Administration) کے بارے میں میں نے چارکٹ موشنس لائے ہیں ۔ ٹاپ ہیوی اڈمنسٹریشن کے سلسلہ میں میں نے کل برما کی مثال پیش کی تھی جو شاید آنریبل فینانس منسٹر کو برا معلوم ہوا ۔ میں نے مثال کے طور پر برما کی تمثیل پیش کی تھی ۔ میرا مقصد یہ نہیں تھا کہ یہاں کی گورنمنٹ یا یہاں کے اڈمنسٹریشن کے بارے میں تنقید کروں اور وہاں کی کسی چیز کے متعلق کوئی ایسی چیز پیش کروں کہ جس پر سے یہ کہا جائے کہ اس مناسبت سے ہمارا اڈمنسٹریشن خراب ہے ۔ میں نے کہا تھا کہ برما میں اڈمنسٹریشن کو سمپلی فائی (Simplify) کیا گیا ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ کسی ملک کے کار نامے اگر اچھے ہوں تو ہمیں انکی تقلید سے کیوں گریز کرنا چاہئے ۔ جہاں تک ہوسکے اڈمنسٹریشن کو سمپلی فائی کرنا چاہئے ۔ عہدوں کا حال یہ ہے کہ زینے چلے آرہے ہیں ۔ کسی محکمہ میں کارروائی کا پتہ چلانا ہوتو مہینوں گزر جائیں تو پتہ نہ چلے ۔ اسلئے میری گزارش یہ ہے کہ ایک کمیشن قائم کیا جائے جو اس مسئلہ کا حل تلاش کریگا کہ کسطرح ہمارے ٹاپ ہیوی اڈمنسٹریشن کے نظام کو بدلا جاسکتا ہے ۔

منصب اور ماھوارات کے تعلق سے ہمارے ہاں بجٹ میں ایک ہیڈ (Head) ہے اسکو دیکھکر ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ وہ ایک قسم کی چیریٹی (Charity) کے طور پر دی جانے والی رقومات ہیں ۔ گویا اب بھی وہی پرانی جاگیر شاہی اور نظام شاہی کے اثرات چلے آرہے ہیں ۔ یہ مد فضول ہے ۔ ختم کردیجاسکتی ہے ۔ اتنا کہہ کر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔ آنریبل منسٹر سے توقع ہے کہ وہ ان چیزوں پر ختم کرینگے ۔

श्री. लिबाजी मुक्ताजी पानसंबळ (मांजलगांव) :— अध्यक्ष महाराज, मागच्या वर्षीचें जे बजेट सेशन झाले त्या वेळच्या भाषणाचा ओघ, आणि आज येथे चाललेल्या चर्चेचा ओघ, याकड लक्ष देतांना मला थोडासा आनंद वाटतो. मागच्या वर्षी जी चर्चा झाली त्या वेळच्या विचार धारेचे स्वरूप अेकांगी होते, आणि आज आनंद वाटण्यासारखी गोष्ट म्हणजे अेक विरोधी पक्ष अेवढेच नांव शाबित करण्याची जी विरोधी पक्षाची प्रवृत्ति होती ती कांहीं प्रमाणांत कमी झालेली आढळते. या वेळीं विरोधी पक्ष हे नांव धारण न करतां प्रतिपक्ष हे नांव धारण करण्याकडे चर्चेचा ओघ दिसला. विरोधी पक्ष म्हणून विरोध करणे आणि प्रतिपक्ष म्हणून सरकारवर योग्य टीका करणे, हे दोन विचार

प्रवाह आज स्पष्टपणे दिसतात. विरोधी पक्षाची भूमिका, "निव्वळ विरोधाकरितां विरोध करावा" अशीं असू नयें. माझ्या मतें त्यांनीं असे विचार व्यक्त करावे कीं ज्यायोगें त्यांना प्रतिपक्ष म्हणून नांव धारण करतां येईल. असाच उपक्रम जास्त सयुक्तिक होईल असें माझे त्यांना सांगणे आहे. विरोधी पक्षाकडून केवळ विरोध व्हावा अशी अपेक्षा नसते अधिकारारूढ पक्षांच्या हातून काय चूक होत आहे, त्यांच्या धोरणांत कोणता बद्दल करणे इष्ट होईल, वगैरे गोष्टी त्या पक्षाच्या नजरेस आणून देणे हा विरोधी पक्षाचा हेतु असावा. विरोधी पक्ष इत:पर मागच्या सारखाच दृष्टीकोण ठेवणार नाहीं अशी आशा आज मांडण्यांत आलेल्या कांही सभासदांच्या विचार-सरणीवरून करतां येते. त्यांच्यातहि अजून असे लोक दिसतात कीं ज्यांचा विचारप्रवाह विरोधी पक्ष हे नांव धारण करण्याचाच आहे.

खरे पाहिले असतां राज्यकर्त्यांना राज्यांतील सर्व प्रजा मग ती गरीब असो किंवा श्रीमंत असो, जागिरदार असो किंवा भिकारी असो, समान मानावी लागते. ही सर्वच माझी प्रजा आहे असे त्यांना वाटत असते. श्रीमंत माझा नव्हे आणि गरीब तेवढा माझा असा फरक त्यांना करता येत नाही जर तसा फरक कोणी केला तर तें चुकीचे धोरण होईल. जे गरीब मजूर आहेत तेच फक्त मदत करण्यास योग्य असा दृष्टीकोण ठेवणें एकांगी विचार करण्यासारखे होईल. सर्व प्रजा ही आपली आहे म्हणून प्रजेचा विचार करतांना जर योग्य रीतीने राज्य चालवावयाचे असेल तर, श्रीमंत असो किंवा गरीब असो, कोणावरहि अन्याय होणार नाही हे पाहणे सरकारचे कर्तव्य आहे.

आपल्यापुढे हे जे अंदाजपत्रक आहे त्यावर कालपर्यंत सामान्य चर्चा झाली, आणि आज त्याच्या विशिष्ट भागावर चर्चा चालू आहे, तीं माझ्या दृष्टीने एकांगी आहे. आतांपर्यंत बरीच चर्चा झाली असल्याने मला कितीतरी उदाहरणें देतां येतील. उदाहरणार्थ सध्यां सरकार एक अगदी साधी गोष्ट करीत आहे. ती म्हणजे चलन बदल होय. या बाबत असे सांगण्यांत आले कीं, यामुळें सामान्य लोकांवर आणि विशेषत: मजूर वर्गावर बराच परिणाम होईल, आणि त्यांची सांपत्तिक स्थिती व क्रयशक्ती बरीच खालावेल. पण वास्तविक तसे होण्याचा कांहींच संभव दिसत नाहीं. सरकारला असे सांगितले जाते कीं सरकारी नोकरांना जे पगार हाली नाण्यांत दिले जात असत तेच कलदार नाण्यांत देण्यांत यावेत, पण यामुळें सरकारवर कितीतरी मोठी जोखीम येईल याचा प्रतिपक्षाकडून मुळीं विचार केला जात नाहीं. हाली शिक्का कलदार स्वरूपांत बदलण्यानें सरकारच्या आर्थिकबाबींत जर कोणताच बदल होत नाहीं तर सरकारला खर्चांत वाढ करणें कसें शक्य होईल ?

एक ऑनरेबल मेंबर :—स्पीकर सर, हे कोणत्या कटमोशनवर बोलत आहेत या बद्दल माहिती दिली तर बरे होईल.

श्री. लिंबाजी मुक्ताजी पानसंबळ :—कोणत्याहि कटमोशनवर बोलण्यापूर्वी त्याच्या मागची भूमिका लक्षांत घेतली पाहिजे, नाहीतर नुसत्या कल्पनेच्या भराऱ्या म्हणजे वाऱ्यावरच्या वावड्या ठरण्याचा बराच संभव असतो.

या प्रमाणें मला कितीतरी उदाहरणें अशीं दाखविता येतील कीं, ज्यांत एकांगी विचार केला गेला. माझ्या जिल्ह्यांतील ऑनरेबल मेंबर फॉर गेवराई यांनीं बीड जिल्ह्यांतील दुष्काळा-

विषयीं जे कांहीं विचार मांडले आहेत त्या बद्दल मला आनंद वाटला, कारण त्यांनी आपल्या भाषणांत सरकारने कडब्याकरितां दिलेल्या तगाई व सरकारच्या वतीने करण्यांत आलेल्या पाणी पुरवठ्याच्या व्यवस्थेचा आणि मजुरीकरिता सुरू केलेल्या दुष्काळी कामांचा अुल्लेख केलेला आहे. परिस्थितीच्या मानाने कदाचित् ती व्यवस्था अपूरी पडत असेल, पण सरकार त्या बाबतींत कांहीं ना कांहीं तरी करीत आहे असे त्यांना म्हणावयाचे आहे. मला या दृष्टीने अेकच गोष्ट सांगावयाची आहे. सर्वांनाच असे वाटते कीं सरकारने आपणाला मदत करणे अत्यंत आवश्यक आहे, पण अेकंदर परिस्थिती आपली जबाबदारी व आर्थिक परिस्थिती लक्षांत घेअून सरकार योग्य ती तडजोड करीत आहे. तडजोड करणे आणि न करणे यांतील फरक माझ्या विरोधी पक्षाच्या मित्रांनी लक्षांत घ्यावयाला पाहिजे.

दुष्काळी परिस्थितीबाबत सरकार जी अुपाययोजना करीत आहे, दुष्काळ निवारणार्थ जे प्रयत्न केले जात आहेत, ते कदाचित् अपूरे पडत असतील, पण यांत हें लक्षांत ठेवले पाहिजे कीं टीका करणे सोपे असते पण प्रत्यक्ष कार्य करणें मात्र कठीण असते. या दृष्टीने माझ्या मित्राने बीड जिल्ह्यांतील सरकारने सूरू केलेलीं जी कामें सांगितलीं ती विचारणीय आहेत. सरकार हा विचार करीत नाहीं कीं हा श्रीमंत आहे, हा गरीब आहे हा श्रमजीवी आहे, हा बुद्धीजीवी आहे, असा फरक सरकारला करतां येत नाहीं. सर्व प्रजा आपलीच आहे असाच विचार त्यांना करावा लागतो. आर्थिक विषमतेचे कारण बौद्धिक श्रमांना शारिरीक श्रमापेक्षां जास्त किंमत दिली जाते हे आहे. या सर्व गोष्टीचा विचार करून प्रतिपक्षानें आपल्या टीकेचे धोरण ठरवणे योग्य होओील.

شری بی - ڈی - دیشمکھ - مسٹر اسپیکر سر - میں نے جو کٹ موشن پیش کیا ہے اس کے ذریعہ میں خاص طور پر ضلع اورنگ آباد کے فیامن کنڈیشنس (Famine Conditions) کے بارے میں ڈسکشن کرنا چاہتا ہوں - میں اس سے پہلے بھی ھاؤس کے سامنے اس سلسلے میں کہہ چکا ہوں کہ مرہٹواڑہ کے جس علاقہ کو اسکیرسٹی ایریا (Scarcity Area) قرار دیا گیا ہے در اصل اس کو فیامن ایریا (Famine Area) قرار دیا جانا ضروری ہے - رام مورتی کمیشن کے ارکان بھی اس سے واقف ہیں - آنریبل چیف منسٹر بھی میرے ساتھ چلکر ان حالات کو دیکھ سکتے ہیں - اس سلسلے میں جو رلیف ورک (Relief Work) کیا جارہا ہے میں کہونگا کہ وہ بھی کسی طرح کافی نہیں ہے - ایک ضلع کے لئے (۲) لاکھ روپیے کے قریب رقم دیگئی ہے - لیکن میں صرف اپنے علاقے بھوکردن کی تمثیل دونگا وہاں فیامن رلیف ورک کے سلسلے میں سڑکیں بنانے کیلئے ایک لاکھ روپیہ پچھلے اکٹوبر میں فصل خریف کے خراب ہونے پر دیا گیا تھا لیکن ڈسمبر تک ہی یہ روپیہ چٹنی کی طرح ختم ہو گیا - ایک مہینے میں یہ رقم خرچ ہو گئی - اور پھر لوگوں کو کیا مزدوری دیجاتی ہے - ۹ آنے سے ۱۲ آنے تک - ان سے پٹی - مٹی ڈھونے پتھر اٹھانے کا کام لیا جاتا ہے - ۹ آنے ۱۲ آنے مزدوری کی یہ وہ شرح ہے جو آج سے ۲۰ سال پہلے تھی کم از کم دوسرے مزدوروں جیسے فیکٹری وغیرہ کے مزدوروں کو جو مزدوری دیجاتی ہے اسکے برابر تو دیجاتی

چاہئے ۔ ایک روپیہ آٹھ آنے کم از کم فی مزدور دئے جانے چاہئیں ۔ تاکہ موجودہ حالات
کے لحاظ سے یہ لوگ زندگی بسر کرنے کے قابل ہوسکیں ۔

دوسری چیز یہ کہ جو علاقہ فیامن زون (Famine Zone) قرار دیا
گیا ہے اسکو تبدیل کیا جائے ۔ مہاراشٹرا کے جتنے علاقے مرہٹواڑہ کے فیامن زون میں
ہیں اس لحاظ سے یہ طئے ہونا چاہئے ۔ یہ کہا گیا کہ ہم نے جانوروں کو چرانے کیلئے
جنگلات کو کھلا چھوڑ دیا ہے ۔ لیکن یہ علاقہ ایسا ہے کہ ۵۰ میل میں ایک جانور
بھی نہیں چل سکتا ۔ اور پھر یہ علاقہ ۱۰ ہزار جانوروں کیلئے مختص کیا گیا ہے ۔ حالت
یہ ہے کہ ۵۰ میل کے پہاڑی علاقہ میں پانچ جگہ بھی جانوروں کے پینے کیلئے پانی نہیں
نکل سکتا ۔ میں دعوی کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ اگر ۵۰-۵۰ میل کے علاقے میں ایک جانور
بھی دکھائی دے تو میں اپنے الفاظ واپس لینے کیلئے تیار ہوں ۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ
بمبئی اور خاندیس کی طرح یہاں بھی گریزنگ اینڈ فیڈنگ سنٹرس (Grazing and
Feeding Centers) قائم کئے جائیں ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے متصلہ بمبئی کے علاقہ
میں ایسے (۱۰۰) سنٹرس قائم کئے گئے ہیں ۔ میں یہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اس میں
خود حکومت کا فائدہ ہے ۔ اگر اس کا پربندھنہ کیا جائے تو اندیشہ ہے کہ پانچ سال تک
سرہٹواڑہ میں فصل ٹھکانے پر نہ آسکے گی ۔ زمین قابل کاشت نہ رہ سکیگی ۔

ایک اور بات یہ کہ وہاں پانی موٹروں اور لاریوں کے ذریعہ سربراہ کیا جانا چاہئے
اور کڑوی ، کھلی اور سر کی بھی کنٹرول داموں پر عوام کو سربراہ کیجانی چاہئے ۔ اس کے
لئے (۵۰) ہزار کی جو رقم رکھی گئی ہے وہ کیا کافی ہوسکتی ہے ہر تعلقہ میں (۲۰۰) گاؤں
ہوتے ہیں اس معمولی رقم سے کیا ہوسکتا ہے ؟ یہ رلیف (Relief) روتے کے
آنسو پوچھنے کے برابر ہے ۔ اسی طرح چیپ گرین شاپس کی بھی ضرورت ہے سلوڑ ۔ ایجنٹا
سرکل میں سستے غلہ کی دوکانوں کی ضرورت ہے ۔ جعفر آباد کے تقریباً ۵۰ مواضعات اور
کنٹر کے کئی مواضعات میں اس انتظام کی ضرورت ہے ۔

ریوینیو اڈمنسٹریشن پر کریٹیسائیز کرنے سے میرا مقصد یہ ہے کہ حکومت اس
جانب توجہ دے ۔ اڈمنسٹریشن کی حالت یہ ہے کہ سسپنشن (Suspension)
کے احکام تو ہوچکے ہیں ۔ لیکن (۲۵۰) مواضعات میں سے صرف ایک سو مواضعات میں
اس کا عمل ہوا ہے ۔ پانی کی قلت کی وجہ سے باؤلیاں کھدوانا چاہتے ہیں تو بورنگ مشین
کی سربراہی کا انتظام نہیں کیا جاتا ۔ تین سال سے اسکا مطالبہ ہورہا ہے ۔ کندیدگی باؤلیات
کا کام ایسے مقامات پر ہوتا ہے جہاں سے پتھر تو نکلتا ہے لیکن پانی نہیں نکلتا ۔ پہلے
جیالوجسٹس (Geologists) سے ان مقامات کا معائنہ کرانے کے بعد یہ
کام کروانا چاہئے ۔ فیامن کی وجوہات میں رام مورتی کمیشن نے خود یہ بتایا تھا کہ بنڈنگ
(Bunding) کے کام کی تکمیل کرنے کی سخت ضرورت ہے ۔ واقعہ یہ ہے کہ
پانی سطح سے نیچے دھنس گیا ہے ۔ اور باؤلیاں کھدوائی جاتی ہیں تو پانی نہیں نکلتا ۔
دریاؤں کے پانی کے لیول کو اوپر لانے کے لئے بندھ باندھنے کی سخت ضرورت ہے ۔ اس علاقہ

- میں ہورنا ہے اور اسکے ۵-۶ معاونین ہوتے ہیں - لیکن ان میں کٹے نہ باندھنے کی وجہ سے پانی کی قلت ہوتی جارہی ہے۔ فارسٹ ڈپارٹمنٹ کی جانب سے رزرو فارسٹس (Reserve Forests) پر کوئی توجہ نہیں ہوتی - پہاڑوں پر بھی جنگل نہیں ہیں - ندیوں کو زمین کے لیول پر لانا ضروری ہے تاکہ اس سے انسانوں اور جانوروں کو پینے کیلئے پانی ملسکے - فائیو ایر پلان (FiveYear Plan) میں بھی اس مسئلہ کو جس طرح رکھا گیا ہے اس سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوسکتا - میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل چیف منسٹر رام سورتی کمیشن کے ارکان کو وہاں بھیجنے والے تھے - بہرحال اس خصوص میں توجہ کی ضرورت ہے - اڈمنسٹریشن کے بارے میں بھی مجھے کچھ کہنا ہے میں تمثیل کے طور پر یہ بات ہاؤس کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ کسطرح تساہل ہورہا ہے - تعلقہ بھوکردن میں سنہ ۱۹۵۰-۵۱ء میں دو سو آراضیات کی رجسٹریاں ہوئی ہیں - اسکی ذمہ داری رجسٹریشن ڈپارٹمنٹ پر ہے .. خود کلکٹر اور دوسرے عہدہ داروں نے یہ رجسٹریاں کی ہیں - ہوا یہ ہے کہ مالکان آراضی غریب پروٹیکٹڈ ٹیننٹس (Protected Tenants) سے کافی پیسہ لیکر انہیں زمینات فروخت کئے ہیں - ٹیننسی کا عمل اس طرح ہورہا ہے کہ وہاں کے پٹواریوں نے ۵-۵ سال سے پہانیاں داخل نہیں کئے ہیں - انکوائیری کمیٹی (Enquiry Committee) پہانیوں کی عدم موجودگی میں کیا کرسکتی ہے ؟ میں یہ چیز ہاؤس کے سامنے اس لئے رکھ رہا ہوں کہ اس پٹیل پٹواری ، سسٹم کو ختم کیا جائے خود گوروالا کمیٹی نے اس سلسلے میں سفارش کی ہے .. اب ۱۸ لاکھ روپیے پٹواریوں کو اور ۸ لاکھ پٹیلوں کو اسطرح جملہ ساڑھے ستائیس لاکھ روپیے آئی - جی دئے جاتے ہیں یعنی تقریباً ۳۱ لاکھ روپیے حالی دئے جاتے ہیں - کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ انہیں ۳۶ لاکھ روپیے معاوضہ دیکر ختم کردیا جائے - یعنی ۵ لاکھ روپیے اضافہ ہیں - آج ہمیں انکی ضرورت نہیں ہے .. میں چیلنج کرتا ہوں کہ جب تک پٹیل پٹواریوں کا سسٹم ختم نہو ٹیننسی یا لینڈ ریفارمس کامیاب نہیں ہوسکتے - لہذا اس بات کی ضرورت ہے کہ کوئی ذمہ دار شخص ان چیزوں کو حقیقی روشنی میں دیکھے -

اسی طرح سیت سندھیوں کا مسئلہ ہے - وطندار ہیں انکو مناسب معاوضہ تنخواہ کی صورت میں دیکر انکے موجودہ ڈھانچے کو بدلنے کی ضرورت ہے - ہم یہاں قانون تو بناتے ہیں لیکن عمل کرنے والے ٹھیک طور پر اس پر عمل نہ کریں تو یہ قانون ناقص قرار پاتا ہے - اس جانب توجہ کی ضرورت ہے - میں حکومت سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ ان تمام حالات کا صحیح جائزہ لے -

[Mr. Deputy Speaker in the Chair]

శ్రీ కె. రామచంద్రారెడ్డి (రామన్నపేట):

స్పీకర్, సర్,

నేను ప్రధానంగా మూడు కోత తీర్మానాలు ప్రవేశ పెట్టాను అందులో ముఖ్యంగా ఒకటి [illegible] గురించి ప్రభుత్వం ౧౯౫౦ లో కౌలుదారీ చట్టము ప్రవేశ పెట్టింది ౧౯౪౯,

౧౯౫౦, ౧౯౫౧ సంవత్సరములలో భూముల నుండి బేదఖలీలు తీవ్రంగా చేయించడం జరిగింది. దాని ఫలితంగా ౧౯౫౨ మార్చిలో ఆర్డినెన్సు ప్రకటింపబడ్డది. కౌలుదార్లకు కొంత మేలు కలిగింది. గాని ఇప్పుడు అది రాజ్యాంగ చట్టమునను సరించి రద్దు అయిపోయింది. భూస్వాములు బేదఖలీ చేయించిన భూములను అమ్ముకొంటున్నారు. దీపం ఉండగానే ఇల్లు చక్కబెట్టుకోవాలని చూస్తున్నారు. భూసంస్కరణల చట్టం తెస్తామని చెప్పుటచే జమీందార్లు, భూస్వాములు భూములను అమ్ముకొంటున్నారు. విసునూరు రామచంద్రారెడ్డి భూమి కొన్ని లక్షల రూపాయలకు అమ్ముకొన్నారు. దీనిని కోర్టు ఆఫ్ వార్డ్సు (**Court of Wards**) తీసుకొంది. గాని కాంగ్రెసు ప్రభుత్వము వచ్చిన తరువాత ఆ ఆర్డరును తీసివేసి భూమిని విడిపించింది. దేవరుప్పలలో కూడా బేదఖలీ చేయబడిన కౌలుదార్ల విషయమై రెవిన్యూబోర్డు, కౌలుదార్లకు హక్కులున్నాయని తీర్పు ఇచ్చినా వాటిని విసునూరు రామచంద్రారెడ్డికి ఇప్పించారు. రక్షిత కౌలుదారు ఫారాలున్నా రైతుల చేతుల్లో భూములు లేవు. ౬,౧౨,౪౪౫ లకు ౭౫ లక్షల ఎకరాల భూమి ఉన్నదని అధికారుల తప్పుడు సంఖ్య చూపెట్టారు. ఇవి సరియయిన లెక్కలు కావు. జనగాం తాలూకాలో మేము పర్యటన చేసి చూశాము. జనగాం తాలూకాలో రామప్పరెడ్డి అనే భూస్వామి ౨౦ సంవత్సరాల నుండి సేద్యము చేస్తున్న ౧౯ మంది రైతులను భూముల నుండి తొలగించాడు. గబ్బెటలో ఇచ్చిన రక్షిత కౌలు ఫారాలు గిర్దావరు గుంజుకు పోయాడు. పట్వారీ, గిర్దావర్లు లంచాలు పుచ్చుకొని భూస్వాములచే బేదఖలీలు జరిపించడానికి తోడ్పడ్డారు కాబట్టి, యీ ప్రభుత్వం లెక్కలు సరిఅయినవి కావు. ఈ భూములన్నింటినీ ఇల్లీగల్ (**Illegal**) గా భూస్వాములు అమ్ముకొనుట జరిగింది.

జగత్యాల తాలూకాలో పది లక్షల ఎకరాల భూమిని భూస్వాములు అమ్ముకొన్నారు. ఆ విధంగా సిరిసిల్లా తాలూకాలో కూడా భూస్వామి భూమినంతా అమ్ముకొన్నాడు, వెంకటరావు భూస్వామి పదివేల ఎకరాలున్న భూ స్వాములకు ఇప్పుడు వెయ్యి ఎకరాల లోపు మాత్రమే ఉంది. అసలు యీ టెనన్సీ బిల్లు ఉద్దేశమేమిటి? ఈ భూసంస్కరణలు తేబోతున్నామనే ప్రచారంతో కాలం గడుపు చుండుట వలన భూస్వాములు, జమీందారులు భూములను అమ్ముకొన్నారు. ఈ ప్రభుత్వ విధానము చూస్తే కొండ నాలికకు మందు వేస్తే ఉన్న నాలిక కూడా ఊడిపోయినట్లున్నది.

కౌల్దారీ చట్టము ప్రవేశ పెట్టబడినప్పుడు అనేకమంది రైతులను భూముల నుంచి తొలగించారు. వాళ్ళకేమీ రక్షణ లేకుండా పోయింది. ఈ బేదఖలీలు జరిపిన వారిమీద చర్య తీసుకొనుటలేదు. జనగాం తాలూకా ఏ నూతులలోని వెంకట్రామారెడ్డి దేశముఖు లంబాడీలను, 30 కుటుంబాల హరిజనులను భూములనుంచి తొలగించారు. ఇటువంటి చర్యలు ప్రతి గ్రామంలో జరిగాయి. కాబట్టి, యీ ప్రభుత్వ లెక్కలు సరియయినవి కావు. ఈ బేదఖలీలు జరగకుండా తక్షణమే ఒక ఖానూను ప్రవేశ పెట్టాలి. లేనట్లయితే పెద్ద ఎత్తున యీ బేదఖలీలు జరుగుతున్నాయి.

ఇక కరువు పరిస్థితి, నల్లగొండ, వరంగల్ జిల్లాలలో చూచినట్లయితే విపరీతంగా వుంది. వరంగల్ జిల్లాలో సగటున నాలగణాల నుండి ఆరణాల వంతు పంటే పండింది. వునాసావంటి

3 అణాలనుండి ౫ అణాల వంతు వరకు పండింది. రెండు సంవత్సరముల నుంచి నల్లగొండజిల్లాలో వర్షాలు పడకపోవుట వలన మూడు వంతులు తరి భూమి పడావా పడింది. రామన్నపేటలో కూడా ఎక్కువ భూమి పడావా పడి ఉంది. ప్రభుత్వం అక్కడ ప్రజానీకానికి కరువు నివారణ కొరకు చౌక ధరలకు గింజల ఇప్పించాలి. ఆ విధంగా సహాయం లేకపోవుట వలన ప్రజలు బాధ పడుతున్నారు. పల్లె గ్రామాలలో ౮00 ఇండ్లున్నవి. అక్కడ జనాభా రెండువేలున్నది. గాని 30 ఇండ్లలో మాత్రమే ధాన్యమున్నది. మిగతా ఇండ్లవారికి లేవు. బావులలో నీరు లేదు. తీవ్రంగా పూడికలు తీస్తున్నారు. కూలికి పోయి గింజలు తెచ్చుకు దంచుకు తింటున్నారు. ఈ కూలీ పనులు దొరకటంకూడా కష్టంగా ఉంది. కాబట్టి కరువు నివారణకు, అధికారుల రిపోర్టుల మీద ఆధార పడకుండా, మనం గ్రామ గ్రామానికి వెళ్ళి పరిస్థితులు స్వయంగా చూచి నట్లయితే చక్కగా బోధపడుతుంది.

ఆరూరు గ్రామంలో ౬౫0 ఇండ్లున్నవి. గాని ౫0 ఇండ్లలోనే ధాన్యం ఉన్నవి. అక్కడ కూడా బావులలో నీరులేదు. వస్తుకొండూరు, గుండాల బండ, కొత్తపల్లి గ్రామాల్లో కరువు తీవ్రంగా వుంది. ప్రజలు రోగాలు కూడా వచ్చి బాధ పడుతున్నారు. ప్రభుత్వం వారు రెండు స్కీములు వేశారు. సీతారాంపురం నుండి విస్నూరుకు ఒక రోడ్డు, వలిగొండ నుండి ఆర్వూర నుండి అడ్డగూడూరు రోడ్డు, అప్పారం నుండి అడవి పల్లెకు, లింగగిరినుండి జానుపాడుకు రోడ్డు దీనికి రకము కావాలి. బకాయిలు తీవ్రంగా వసూలు చేస్తున్నారు.

شری کے - رامچندرا ریڈی - چونکہ میں نے تین کٹ موشنس پیش کئے ھیں اس لئے مجھے زیادہ ٹائم ملنا چاھئے -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - ھر ایک کیلئے میگزیمم ٹائم (۱۰) منٹ کا رکھا گیا ہے - اس سے زیادہ ٹائم کسی کو نہیں دیا جاسکتا -

౫౭, ౫౮, ౫౯ ఫసలీలలో పటేల్ పట్వారీలు, బకాయీలు తేల్చారు. ఇవి నిర్బంధంగా వసూలు చేస్తున్నారు. రామన్నపేట తాలూకాలో ౧,౨౩,౫౮౨-౭-౦ బకాయీ చూపించి నిర్బంధంగా రూ. ౧౦,౨౧౧-౨-౬ వసూలు చేశారు. అక్కడ కరువు పరిస్థితి తీవ్రంగా యున్నందున యీ బకాయివసూళ్ళు వెంటనే ఆపు చేయాలి. తక్కావీ అప్పులు ఇప్పించాలి. చౌక ధర డిపోలు పెట్టించి ధాన్యం అమ్మించాలి.

ఇక, పటేల్ పట్వారీలను గురించి—ఈ విధానం ఫ్యూడల్ పద్ధతి ననుసరించి ఉంది. ఈ పటేల్, పట్వారీల వల్లనే ప్రజలలో అసంతృప్తి ఎక్కువైంది. ఈ పటేల్ పట్వారీలు వారసత్వపు హక్కులతో పని చేస్తున్నారు. అందుచే వీరు గ్రామాల్లో పలుకుబడి కలిగి ఉంటారు. గోర్వాలా రిపోర్టు ప్రకారం ౧౩,౯౮౬ మంది పట్వారీలున్నారు. అందులో ౮,౨౭౬ మందే స్వయంగా పని చేస్తున్నారు. మిగతా వారు గుమస్తాలను బెట్టి చేయిస్తున్నారు. ఈ పద్ధతి తీసివేసి వాళ్ళకు నెల జీతాలు ఏర్పాటు చేసి, వారసత్వంకూడా తీసి వేయాలి. ఈ పట్వారీ, గిర్దావర్లు చెర్వు తైబందీ పేరుమీద లంచాలు తీసుకొంటున్నారు. దడిదేపల్లి గ్రామంలో మాలీపటేలు సిద్ధంకి బక్కయ్య ౧౨౦౦ రూపాయల పేరుశనగ తావాను పేరుమీద వసూలు చేశాడు.

ఈ విధంగా లంచాలు తీవ్రంగా తీసుకొంటున్నారు. రామన్నపేట తాలూకాలో శంకరయ్య పేరు పట్వారీ కలసి, భూములిప్పిస్తామని హరిజనులనుంచి లంచాలు తీసుకొన్నారు.

Shri B. Ramakrishna Rao: I think that no individual references can be made in the Assembly.

చీఫ్ మినిస్టర్:—

మోతే గ్రామంలో హరిజనుల వద్ద 30 రూపాయలు లంచము తీసుకొన్నారు. వీటికి దరఖాస్తులు పెట్టుకున్నా ప్రభుత్వం చర్య తీసుకోలేదు. ఈ విధంగా ప్రజానీకాన్ని మోసం చేస్తున్న యీ పటేల్ పట్వారీలను తీసివేసి వారసత్వ హక్కులు లేకుండా పైన సూచించిన ప్రకారం జీతంమీద నియమించాలని కోరుతూ ఇంతటితో విరమిస్తున్నాను.

श्री. अुद्धवराव पाटील (अुस्मानाबाद-जनरल) :—स्पीकर सर, रेव्हिन्यू अफसरों के मुताल्लिक पहले अपनी राय जाहीर कर के बाद मे दूसरे कटमोशन्स पर मै बोलूंगा। डेप्युटी कलेक्टर और कलेक्टर या अुनके अूपर के अफसरों की तनख्वाह पर बोलने का मै अिरादा रखता हूं। रेव्हिन्यू अफसर से डेप्युटी कलेक्टर की ग्रेड ४ सौ से ८ सौ तक है, और कलेक्टर की हजार डेढ हजार है। अिसके अूपर के भी लोग हैं। चूंकि हमारा फायनान्स डेफिसिट बजेट का है, और डेव्हलपमेंट स्कीम्स के लिये हम पैसे की जरूरत है, अिसलिये मै समझता हूं कि अगर बडी बडी तनख्वाहवाले लोगों की तनख्वाह से कुछ फीसदी कम किया जाय तो अुनको अपना खर्च चलाने मे मुशकिल नही हो सकती। अगर आज वे अूंचे दर्जे के कपडे अिस्तेमाल करते है तो कल अुन्हें हिंदुस्तान की मीलों का कपडा लेना पडेगा अितना ही फर्क हो सकता है अुनको अिससे ज्यादा किसी तकलीफ के होनेका अंदेशा नही है। लेकिन अिस पर ज्यादा वक्त न लेते हुअे मै सिर्फ अितना ही कहूंगा कि जब महात्मा गांधी से अुनके पुराने अॅम्बसेडार के खर्च के मुताल्लिक पूछा गया था तब अुन्होने कहा था कि हिंदुस्तान के किसान की नुमाअिंदगी अॅम्बसेडार करता है, और हिंदुस्तान का किसान किस तरह से रहता है अिन चीजों का लिहाज करके अॅम्बसेडार की तनख्वाह और खर्च को तय करना चाहिये। महात्मा गांधी के अुस आदर्श तक जाने की राय मै हुकूमत को नहीं दूगा, लेकिन अिस चीज को वे ध्यान मे रखें, और अितनी अूंची तनख्वाह पानेवाले अफसरों की तनख्वाह मे कुछ हिस्से तक कमी की जाय।

डिस्ट्रिक्ट अॅडमिनिस्ट्रेशन के बारे मे मै अेक सुझाव गव्हर्नमेंट को देना चाहता हूं। डिप्टी कलेक्टर्स ४४ हैं और अुनके ऑफिसेस ४४ हैं। डिप्टी कलेक्टर के जिम्मे जमाबंदी और दूसरे गअी अहम काम हैं अिन ऑफिसों मे जो अफसर आते हैं वे अपने अपने डिपार्टमेंट से मुन्तकिल किये हुअे आते हैं और वे बडे अिनअेफीशिअेन्ट (Inefficient) होते हैं। ऑनरेबल मेंबर ने फर्माया कि टेनन्सी के मुकदमों के फैसलें मे देरी होती है। अिसका कारण यह है कि कलेक्टर के अूपर हर डिपार्टमेंट की जिम्मेदारी होती है। सप्लाय रेव्हिन्यू, अेन्डाअुमेंट, और कभी कभी रीहॅबिलिटेशन और कहत के कामोंको भी कलेक्टर ही को देखना पडता है अिसलिये मुकदमों के कामों मे देरी होती है। अिसलिये मै यह सुझाव दूंगा कि डिप्टी कलेक्टर की मदद के लिये अेक असिस्टंट कलेक्टर दिया जाय। अिन्फसाली कामों मे देरी होने की वजह से लोगों को बहुत तकलीफ होती है और खासकर रेव्हिन्यू केसेस मे अिस देरी की वजह से टेनन्ट यह सोंचने लगता है कि यह झगडा करने की बजाय दूसरी जमीन ही लगान पर ले ली जाय। अगर असिस्टेंट कलेक्टर्स रखे जायें तो अिन्फिसाली कामों मे देरी नहीं होगी, और लोगों की दूसरी बहुतसी दिक्कतें दूर होंगे।

कहत के मुताल्लिक दो तीन अमेंडमेंटस यहां आये हैं। अिसके मुताल्लिक मै यह कहूंगा कि ऑनरेबल चीफ-मिनिस्टर ने राजप्रमुख के अॅड्रेस के संबंध मे जवाब देते हुअे जाहीर किया था कि

कुल स्थानोपर कहतके हालात है। लेकिन कहत के मुकामात पर काम करनेवाले अफसरों की राय मे यह स्केअरसिटी अेरियाज (Scarcity Areas) है। हुकूमत की राय मे और लोगे की राय मे अेख्तेलाफ है। अिसके सिलसिले मे मैंने अफसरों के पास रिप्रझेंट (Represent) किया था। मैंने कहा कि वहां तुखमरेजी हो चुकी है। तुखमरेजी के लिये जो बीज का खर्च किया गया अुतनी रक्कम भी किसान को नही मिल सकी तुखमरेजी के लिये अुसने जितना खर्च किया है अुतना भी अुसे न मिला तो वह बहुत घाटे मे रहता है। चारे के बारे मे भी रिप्रेझेटेशन किया गया तो कहा गया कि हम चारा नही लासकते। अगर कोअी प्रायव्हेट अेजन्सी (Private Agency) अुसको लावे तो हम अुसकी अिमदाद कर सकते है। अनाज के साथ साथ चारे की भी अुतनी ही अहमियत होती है क्योंकि किसान की जिंदगी का सारा दारोमदार अुसके जानवरो पर होता है। अगर आपको पांच साला योजना को कामयाब बनाना है, तो जानवरों की कमी न होने देने की तरफ आपको ख्याल रखना होगा। अबतक मै समझता हूं कि अिस फॅमिन अेरिया (Famine Area) मे करीब ५० परसेंट जानवर या तो किसानों ने मुफ्त मे बांट दिये हैं या वो मर गये है। अगले पाच साल तक अगर किसान ये जानवर हासिल नहीं कर सका तो डेव्हलपमेंट प्लॅन (Development Plan) मै जो ज्यादा अनाज अुगाओ स्कीम है वह कामयाब नही हो सकेगी। यह जो फॅमिन कोड (Famine Code) है वह १९ वी सदी मे बना हुआ है। अगर अुसी कोड को हम २० वी सदी मे लेकर चलें, और कहें कि अुस कोड के मुताबिक यहां फॅमिन नही है, तो बडी मुसीबत होनेवाली है। आज हुकूमत के अफसर अिसी कोड का हवाला देते हुअे कहते है कि गो यहा फॅमिन है लेकिन कानून के मुताबिक हम तो अिसे स्केअरसिटी अेरिया (Scarcity Area) ही कहेगे। अिसलिये अिस फॅमिन कोड मे जब तक तबदिली नही की जाती तबतक रिप्रझेंटेशन्स (Representations) होनेवाले है हर तीन साल मे खासकर मराठवाडे मे कभी बारिश की कमी होने की वजह से या कभी फसल की कमी होने की वजह से लोगों की तरफ से फॅमिन होने की तकरार आती रहती है और जैसा कि अिसमे बताया गया है हर साल ११ करोड रुपया खर्च किया जाता है। अिसके बजाय अिस सिलसिले मे अगर कोअी अेक ठोस स्कीम तैयार की जाय और अुसके मुताबिक काम किया जाय, तो अिस तरह से करोडों रुपये हर साल खर्च करने की जरूरत नहीं पडेगी, और हुकूमत और अव्वाम दोनों को हमेशा के लिये अिस फॅमिन की झंझट से छुटकारा मिलेगा।

दूसरी चीज यह है कि लॅंड रेव्हिन्यू टेनन्सी अॅक्ट (Land Revenue Tenancy Act) के मातहत जो मशीनरी आपने कायम की है वह टेनन्टस के लिये फायदेमंद नहीं है। आपकी गश्ती टनन्टस् को बहुत परेशान करती है। अेक ऑर्डिनन्स आज निकाला तो चार दिन के अंदर अेक गश्ती निकलती है। साल मे सो बार गश्ती आती है तो अुसकी वजह से केसेस पेंडिग (Pending) पडे रहते हैं, और अुनके डिसपोजल (Disposal) मे देरी होती है। अिसकी वजह से लिटीगेशन (Litigation) बढता है, और अव्वाम मे बेचैनी फैलती है। कभी कभी अैसा होता है कि डिप्टी कलेक्टर के अेक ऑर्डर से जमीनात अेक टेनन्ट को दे दी जातीहै, लेकिन कुछ दिनों बा अेक गश्ती आ जाती है और अुसके लिहाज से टेनन्ट से वह सारी जमीन वापस ली जाती है। अिसकी वजह से लोगों मे दुश्मनी भी पैदा होती है। आपके जो सर्क्यूलर्स (Circulars) हैं अुनका बडा [illegible] अिंटरप्रिटेशन (Interpretation) अफसरों ने किया है। अिस सिलसिले मे अेक [illegible] पेश कर के मै अपनी तकरीर खत्म करूंगा।

नायब तहसीलदार या तहसीलदार हुकूम देते हैं कि फलाना खेत टेनन्ट को ही मिलेगा। सिव्हिल प्रोसीजर कोड (Civil Procedure Code) के मुताबिक मालिक फसल के साथ अुसपर कब्जा नहीं ले सकता, बाद मे गश्ती आती है और फिर तहसीलदार की जानिबसे हुकूम दिया जाता है कि खेत फसल के साथ मालिक का होगा। टेनन्ट अचरज मे पड जाता है कि फैसला तो मेरी तरफ से हुआ था, अब क्या हुआ ? टेनन्ट अुस फसल पर तीन तीन महीने तक रखवाली करता है और पैसे खर्च करता है। अिस तरह के केसेस आपको कअी मुकामात पर मिलेंगे। कहीं पर यह होता है कि पुराने टेनन्ट से जमीन लेकर नय टेनन्ट को दी जाती है, फिर नअी गश्ती आने के बाद हुकूम दिया जाता है कि प्रोटेक्टेड टेनन्ट (Protected Tenant) नये टेनन्ट को अखराजात दे अिस तरह के अुलटपुलट कारोबार चलते हैं जिनकी तरफ खास तवज्जेह देने की आवश्यकता है।

मनसब के मुताल्लिक मै यह कहुंगा कि अिसके बारे मे मैंने अेक साल तक वक्त दिया है। ऑनरेबल चीफ मिनिस्टर साहब ने वादा किया था कि "अिस बारे मे स्टडी करके अगले बजट मे कोअी तबदिली करूंगा या अिसे रूसुम के तरह खत्म कर दूंगा। लेकिन अेक साल के बाद मै देख रहा हूं कि वह फिर से बजट मे आया है। अुनके लिये करीब १० लाख रुपया रखा गया है। वह अुनको नहीं दिया जाना चाहिये था।

अेक्स जागीर विलेजेस (Ex-Jagir Villages) के बारे मे मै यह कहना चाहता हूं कि कुछ खास मुकामात पर ही यह २५ परसेंट का कन्सीशन दिया गया है। यह कन्सीशन (Concession) हर अेक्स-जागीर विलेजेस मे दिया जाना चाहिये था। अिसको अगर अिनडिस्क्रीमिनेटली (In-(discriminately) अिस्तेमाल किया जाता तो लोगों मे बेचैनी नहीं होती। अुस्मानाबाद और लातूर वगैरा मुकामात पर यह २५ परसेंट का कन्सीशन दिया जाना निहायत जरूरी है। मै अुमीद करता हूं कि चीफ मिनिस्टर साहब अिसकी तरफ जल्द से जल्द ध्यान देंगे। अेक्स-जागीरात का जो मुआवजा मिला है अुसके बारे मे यहां दो चार दिन पहले अेक सवाल अुठाया गया था। अुसका चीफ मिनिस्टर साहब ने जवाब तो दिया है, लेकिन मै अिस वक्त यह अिशारा देना चाहता हूं कि दस्तूर मे अिसके लिये कोअी गुंजाअिश नहीं है कि अिसके चार आअीटेमस (Items) बताये जायें जहां तक मेरा ख्याल है ये चार आअिटेम्स अिस असेंबली के सँक्शन (Sanction) के बिना तो नहीं बनाये जा सकते। फिर भी ये आअीटेम्स (Items) बनाये गये हैं। लेकिन ये आअीटेम्स हाअुस के सामने वोटिंग के लिये नहीं आयेंगे अैसा मेरा ख्याल है। हाअुस के सामने आने चाहिये। सर्फेखास के मुआवजे के बारे मे गव्हर्नमेंट और राजप्रमुख के बीच मे अगर कोअी अेग्रीमेंट (Agreement) हुआ है तो वह भी हाअुस के सामने आना निहायत जरूरी है। मै समझता कि जो कुछ सजेशन्स (Suggestions) मैंने दिये हैं अुनके अूपर हुकूमत जरूर गौर करेगी।

Shri K. Papi Reddy (Ibrahimpatan-General): I moved a cut motion to Demand No. 60, 'Rewards for destruction of Wild Animals'. People in cities and towns may consider this minor problem, but to a cultivator and a villager, it is a major problem. Since the Police Action and before, under the pretext of Law and Order—I am not here to discuss the success or otherwise of the Government's Policy relating

possible and thus reduce their number. In Australia, they have made a provision of nearly 3 crores under this head; but that may not be possible in a State like ours. But if the same rate of growth of wild animals is kept unchecked, the trouble will be greater ; and if necessary help of the Police, H.S.R.P. or Indian army should be taken in this regard.

Of course as far as our budget is concerned, there may not be any provision like that, but I fear if the same conditions prevail, Government will have to spend heavy amounts on Police Camps and even call the armed forces. I, therefore, request the Hon'ble Minister concerned to take constructive steps and advise or instruct the district officials to attend to the needs of the cultivators and help them wherever possible. Small prizes may be issued in deserving cases ; even a certificate will do. Government must see that this menace is put an end to and less trouble is caused to the cultivators. This will result in peace in our villages and also the yield from crops would be better.

I have given only a few instances. There are other areas and jungles infested with these wild animals, and I feel, as a cultivator myself, something must be done at once. Not only in Telengana, I am informed, in several other places, this menace is causing havoc–they have different kinds of wild animals in different places. If the Government continues to be negligent and lethargic, and if the Government does not grant lethal weapons to the cultivators, within a year or two, the situation will get serious. Hon'ble the Home Minister must not be afraid that the cultivators will misuse the weapons. We must have some faith in them. The cultivators must be granted licences—atleast for two or three muzzle loaders which are being dumped in the Amberpet dump and the dumps in district headquarters. These arms could be easily issued with benefit to cultivators who are interested and who show sufficient stamina to bring down this menace. The district officers going in jeeps and wasting even ten dozen rounds will not solve the problem. It should be tackled as it should be tackled. We should patronize these games and encourage the cultivators. The Government, knows the difficulties the cultivators are having in getting licences for arms. They go to the Collector's Office with a rupee stamp and with an application. They go to the Collector's office several times. If the Sub-Inspector, agrees, the Circle Inspector does not agree, the D.S.P. does not agree and finally the Collector does not agree and the matter is

indefinitely delayed. If the Governmental machinery is satisfied about the bonafides of the person, then licences should be granted and arms and ammunition should be supplied. Government should not be too stringent in granting licences, but patronise this game, which increases the spirit of the public and also protects our crop.

شری عبد الرحمن ۔ مسٹر اسپیکرسر ۔ میرا کٹ موشن بورڈ آف ریوینیو کی کارکردگی پر تنقید کے لئے ھے ۔ عوامی حکومت کی تشکیل کے بعد جیسا کہ توقع کی گئی تھی معزز منسٹر صاحبان عوامی مسائل پر کافی توجہ کرینگے لیکن ایک سال سے ہم دیکھتے آئے ہیں کہ ساری توجہ الکشن کے پروپیگنڈہ پر صرف کی جاتی رہی ھے ۔ اسکے سوا کوئی کام انہوں نے نہیں کیا ۔

مجھے ریوینیو بورڈ (Revenue Board) سے توقع تھی کہ وہ دیانت و ایمانداری کے ساتھ کسانوں کے مسائل کی طرف توجہ کریگا اور اسکو حل کریگا مگر اس بورڈ کے تعلق سے یہ دیکھنے میں آیا ھے کہ اس بورڈ کے ارکان سوائے گشتیات جاری کرنے کے کوئی دوسرا کام نہیں کرتے ۔ انکی متضاد گشتیات کسانوں کے مسائل میں روز افزوں پیچیدگیاں پیدا کر رہی ہیں ۔ یہ وہ حالات ہیں جن کے نظر کرتے ٹریژری بنچس کے آنریبل ممبرس بھی مجھ سے اتفاق کرینگے کہ ان گشتیات کی وجہ سے مسائل حل ہونے کی بجائے مزید دشواریاں پیدا ہو رہی ہیں ۔ دفعہ ۴۷ قانون مالگزاری کی نسبت گشتی نشان (۱۲ ؁) مورخہ ۴ ۔ ابریل سنہ ۱۹۵۲ع جاری ہوتی ھے کہ اس دفعہ کو حذف کیا جاتا ھے اوراسکے تحت جو مقدمات ہیں وہ داخل دفتر کردئے جائیں ۔ لیکن کچھ دنوں بعد گشتی نشان (۱۰۱۴ ۔ اے ۔ آر) مورخہ ۹ ۔ جون سنہ ۵۲ع نکلتی ھے اور اس کے ذریعہ پہلے حکم کو منسوخ کرکے گڑے ہوئے مردوں کو اکھیڑنے کا حکم دیا جاتا ھے ۔ آپ کے احکام تو ایسے ہیں کہ ایم ۔ ایل ۔ ایز ۔ کو مواد نہ دیا جائے ۔ لیکن بحیثیت وکیل میں نے ایک کارروائی میں معائنہ مثل کی درخواست دی اور مثل کا معائنہ کیا جس سے مجھے اس کا علم ہوا ۔ یہ مقدمہ ایک محفوظ لگاندار کا تھا ۔ محفوظ لگانداری کا بڑا دھنڈورہ تو پیٹا جاتا ھے لیکن اس گشتی کی روسے مردہ کارروائی پھر زندہ کی گئی ۔ پولیس ایکشن کے دو سال پہلے سے یہ کارروائی چل رہی تھی ۔ دفعہ (۴۷) کے منسوخ ہونے پر یہ کارروائی ختم ہو گئی ۔ لیکن گشتی نشان (۱۰۱۴) کے نفاذ پر تحصیلدار نے پھر اس کارروائی کو شروع کیا ۔ میں نے تحصیلدار صاحب سے کہا کہ یہ کیا عمل ھے ۔ انہوں نے کہا ہم مجبور ہیں جو گشتیات اور احکام آتے ہیں ہمیں انکی تعمیل کرنی پڑتی ھے ۔ اسطرح سیکڑوں مثالیں ہیں ۔ منسٹر صاحبان ان امور اور دشواریوں کو پیش نظر نہیں رکھتے ۔ انہیں تو اپنی مصروفیات سے ہی فرصت نہیں ملتی جو اس جانب توجہ کرسکیں ۔ اڈمنسٹریشن کی حالت یہ ھے کہ حال ہی میں ہائیکورٹ میں ایک مقدمہ آیا تھا ۔ مجھے اس کا ذکر کرتے ہوئے بھی شرم محسوس ہوتی ھے

کرنے کی بات ہے کہ ہمارے ذمہ دار عہدہ دار قانون کو کسطرح سمجھتے ہیں اور قانون کو سمجھنے میں کتنی فاش غلطیاں کرتے ہیں ۔ عدالت میں وہ ملزم کی حیثیت سے پیش ہوتے ہیں ۔ یہ کلکٹر اور ڈپٹی کلکٹر کا ذکر ہے ۔ انہیں عدالت سے سزا دیجاتی ہے ۔ جیل تو نہیں بھیجاجاتا تاوان عائد کیا جاتا ہے ۔ انہیں معافی نامے داخل کرنا پڑتا ہے۔ اس سے بڑھکر شرم کی بات اور کیا ہوسکتی ہے ۔ میرے دوست مجھسے یہ کہتے ہیں کہ " تم جس حکومت کی اسمبلی میں کام کر رہے ہو اس حکومت کے عہدہ داروں کی یہ حالت ہے " ۔ حکومت کو اس پر سنجیدگی کے ساتھ سوچنا چاہئے ۔ میں یہ کہونگا کہ قانون کے معاملے میں وہ کم فہم ہی نہیں قانون سے قطعاً ناواقف ہیں ۔ اس ذمہ داری کے لئے کم از کم ایل ۔ ایل بیز ۔ کا تقرر کیا جاتا تاکہ وہ قانون کو سمجھنے کی صلاحیت اپنے آپ میں رکھتے اور اس طرح قانون کی غلط تعبیر کرکے فاش غلطیاں نہ کرتے ۔ میں کہونگا کہ کلکٹرس ، ڈپٹی کلکٹرس اور تحصیلدار کی جائیدادوں کے لئے ایسے ہی لوگوں کو لیا جائے جو قانون سے واقف ہیں ۔ ریوینیو بورڈ کے ممبرس کو چاہئے کہ وہ اضلاعی دفاتر کی تنقیح کے لئے سہ ماہی دورہ کریں ۔ دورہ ان معنی میں نہیں کہ وہاں جاکر ڈاک بنگلے میں بیٹھ جائیں ۔ تحصیلدار کے پاس سے کچھ فائیلس یا رپورٹس پیش ہوں وہ ان پر دستخط کرکے اپنا بھتہ گھٹ کرلیں ۔ نہیں ۔ ایسا نہیں ۔ وہ خود دفاتر میں جائیں مثلیں دیکھیں ۔ بر سر اقتدار پارٹی کے ذمہ دار لوگوں کی حالت یہ ہے کہ حال ہی میں جب میں الکشن کے سلسلے میں رامائن پیٹھ گیا تھا تو وہاں میں نے دیکھا کہ ایک معزز منسٹر صاحب جلسہ کی صدارت کر رہے ہیں ۔ ایک پٹواری صاحب تقریر کر رہے ہیں ۔ میں ان منسٹر صاحب کا نام بتلاسکتا ہوں اور اس پٹواری کا نام بھی بتلاسکتا ہوں ۔ میں ان خیالات کو نیک نیتی سے حکومت کے سامنے رکھ رہا ہوں ۔ لیکن وقت اسقدر کم دیا گیا ہے کہ سب امور پر روشنی نہیں ڈالی جاسکتی ۔ تقریر کے لئے انتہائی کم وقت دیا جاتا ہے اور وہ بھی اگر خوش قسمتی سے اسپیکر صاحب کی نظر پڑ جائے تو موقع ملتا ہے ورنہ بیٹھ جانا پڑتا ہے ۔ بہر حال یہ ایک نمائشی چیز ہوکر رہگئی ہے ۔ میرا اس خصوص میں سخت احتجاج ہے ۔

بورڈ آف ریوینیو کے ممبرس کی تنخواہوں کے بارے میں مجھے عرض کرنا ہے ۔ منسٹرس کی تنخواہوں سے دوگنی تنخواہیں انہیں دی جاتی ہیں ۔ میں نہیں سمجھتا کہ اتنی زیادہ تنخواہ انہیں دینے کی کیا ضرورت ہے ۔ وہ صرف انفصالی کام کرتے ہیں اور انفصالی کام کی حالت بھی یہ ہے کہ اراکین کی طبعی عمر سے زیادہ مدت کے مقدمات چل رہے ہیں ۔ اور مالگزاری کے معنی " عمر گذاری " کے ہوگئے ہیں ۔ عوامی حکومت سے ہمیں یہ توقع تھی کہ اس قسم کی خرابیوں کو دور کیا جائیگا ۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ یہ خرابیاں پہلے جیسی تھیں اب بھی ویسی ہی ہیں بلکہ پہلے سے زیادہ ہوگئی ہیں ۔ انفصالی کام کے سلسلے میں عہدہ دار کے پاس اگر کوئی درخواست پیش کرنی ہو تو پہلے جمعدار اور پی ۔ اے سے گذرنے کے لئے ہی کافی وقت لگ جاتا ہے ۔ جسکے بعد

دستخط کی نوبت آتی ہے - دستخط کے بعد درخواست موصولہ میں چلی جاتی ہے جہاں
(۸) دن سے کم نہیں لگتے - اسکے بعد صیغہ میں نوٹ پیش ہونے کے لئے (۱۵) دن لگ
جاتے ہیں - درمیانی عہدہ دار کئی دن لے لیتے ہیں - اسی رفتار سے کارروائی عہدہ دار
کے پاس آتی ہے - غرض یہ حالت ہے - اس سے پبلک کا کسقدر وقت ضائع ہوتا ہے اسکا
اندازہ ہوسکتا ہے - ایک فریق کو احکام حاصل کرنے کے لئے کئی دن لگ جاتے ہیں -
ہونا تو یہ چاہئے کہ درخواست پیش ہونے کے ساتھ ہی وہ دستخط کے بعد موصولہ سے
صیغہ میں چلی جائے - اس کے لئے اگر عہدہ دار کے اجلاس سے متصل ہی موصولہ کا
صیغہ رکھا جائے تو سہولت ہوگی - پبلک کا وقت بھی ضائع نہوگا - میری اس تجویز
سے حکومت کا پیسہ بھی خرچ نہوگا اور عوام کو بھی دقت نہوگی - چونکہ وقت ختم ہوگیا ہے
اس لئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - اب ہم اڈجرن ہوتے ہیں شام کے ۵ بجے ہم پھر ملینگے -

The House then adjourned for Lunch till Five of the clock.

The House re-assembled after Lunch at Five of the clock.

[Mr. Speaker in the chair]

شری مخدوم محی الدین - مسٹر اسپیکر سر - میں نے دو کٹ موشنس پیش کئے ہیں -
ایک تو ریاست کے اندر زبان واری لحاظ سے تعلقوں کی از سر نو حد بندی سے متعلق ہے
اور دوسرا ملازمین سرکار کے گھروں کے کرایہ کی مسدودی سے متعلق ہے - جہاں تک
پہلے کٹ موشن کا سوال ہے مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ حیدرآباد ریاست کے اندر جیسا کہ
ہم جانتے ہیں تین علاقے ایسے ہیں جہاں تین مستقل زبانیں بولی جاتی ہیں - اون کے
حدود ہیں لیکن معین نہیں ہیں - اکثر سرحدوں پر ایسے گاؤں ہیں جہاں مرہٹی بولی
جاتی ہے لیکن وہ تلگو علاقوں میں ہیں - کہیں ایسے گاؤں ہیں جہاں کنڑی بولی جاتی
ہے لیکن وہ تلگو علاقوں میں ہیں - کئی ایسے علاقے ہیں جہاں کنڑی بولی جاتی مگر
وہ مرہٹی علاقوں میں ہیں - میں اس سلسلہ میں ہماری حکومت کے سامنے یہ تجویز
رکھنا چاہتا ہوں کہ از سر نو ان علاقوں کی حد بندی کی جائے - چنانچہ اگر ہم رائچور
کو لیں تو معلوم ہوگا کہ عالم پور اورگدوال ایسے تعلقے ہیں جہاں تلگو بولنے والے
لوگ ہیں لیکن وہ کرناٹک علاقے میں ہیں - ان دونوں تعلقوں کو حد بندی کے ذریعہ
تلگو علاقوں میں لانا ضروری ہے - یہی حال بیدر کا بھی ہے - ظہیرآباد کے بہت سے
ایسے علاقے ہیں جہاں تلگو بولنے والے لوگ ہیں لیکن وہ کنڑی علاقے میں ہیں -
ویسے ہی گلبرگہ کا حال ہے - گلبرگہ میں بہت سے ایسے دیہات ہیں جہاں تلگو بولی
جاتی ہے لیکن وہ کرناٹک کے علاقے میں ہیں - ناندیڑ میں تقریباً (۴۰) گاؤں ایسے ہیں
جہاں تلگو بولنے والے ہیں لیکن وہ مرہٹی علاقے میں ہیں - عادل آباد اگرچیکہ تلنگانہ
کا علاقہ ہے لیکن وہاں بہت سے ایسے گاؤں ہیں جہاں مرہٹی بولی جاتی ہے خاص طور

پرجیسے راجورہ اور کنوٹ ۔ وہ تلنگانہ کے علاقہ میں ہیں حالانکہ اون کو مرہٹی علاقے میں ہونا چاہئے تھا ۔ تعلقہ عادل آباد راجورہ سے متصل ہے جسکے (۴۰) دیہات ایسے ہی ہیں ۔ اسی طرح بوتھ کے بھی (۴۵) گاؤں حد گاؤں سے قریب ہیں جہاں مرہٹی بولنے والے ہیں لیکن وہ تلنگانہ کے ضلع عادل آباد میں ہیں ۔ اسی طرح اور بھی مثالیں مل سکتی ہیں ۔ اس کی وجہ سے ہمارے اڈمنسٹریسن ہماری تعلیم اور دوسرے معاملات کی ترقی میں رکاوٹ ہو رہی ہے ۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ لسانی بنیادوں پر ہمارا اڈمنسٹریشن چلے ۔ جس وقت یہ ریاست ٹوٹے گی تو و شال آندھرا ۔ مہا راشٹرا اور سمیوکتا کرناٹک بنینگے ۔ لیکن اس سے پہلے ھی ہمارا خیال ہے کہ ہماری ریاست کے اندرونی نظم ونسق کے لئے یہ ضروری اور مفید ہے کہ یہاں کے عوام کی وحدت کی خاطر ۔ یہاں کا نظم ونسق چلانے کی سہولت کے پیش نظر اور تعلیم و تربیت کے بہتر انتظام کے لئے زبان کی بنیادوں پر حد بندی کی جائے ۔ میری تجویز اس سلسلہ میں یہ ہے کہ حکومت اس معاملہ پر غور کرے اور اس سلسلہ میں جلد از جلد قدم اٹھائے ۔

دوسرا کٹ موشن ملازمین سرکار کے کرایہ مکان کے بارے میں ہے ۔ یہاں ہماری ریاست کے اندر ایسے ملازمین سرکار کے لئے جنھیں اب تک مکان کا کرایہ ملا کرتا تھا اب اوسکو مسدود کردینے کی تجویز سرکار کے سامنے ہے بلکہ وہ مسدود کردیا گیا ہے ۔ اس مسدودی سے (۳) لاکھ روپیہ کی بچت سرکار کو ہونے والی ہے ۔ یہ رقم اتنی حقیر ہے کہ اس سے ہمارے مالیہ میں کوئی بھاری اضافہ نہیں ہوتا ۔ اس کے مقابلہ میں جو لوگ اس سے متاثر اون کی تعداد بہت زیادہ ہے ۔ یہ لوگ ہماری حکومت کی مشنری کو چلانے والے ہیں ۔ انھیں اس سہولت سے محروم ہو جانے کی وجہ سے تکلیف ہوگی ۔ اس لئے میری یہ تجویز ہے کہ حکومت کے سامنے اس کی مسدودی کی جو تجویز ہے وہ منسوخ کردی جائے اور پھر سے اس کو چالو کردیا جائے ۔ خاص طور پر تیسرے اور دوسرے درجہ کے ملازمین سرکار کے لئے .وہ چالو رہنا چاہئے ۔ ایسے حالات میں جب کہ گرانی بڑھ گئی ہے اور اون کو چھوٹی چھوٹی تنخواہیں دی جا رہی ہیں ۔ جو گرانی الونس انہیں ملتا ہے وہ آج کے انڈکس نمبر (Index Number) کے لحاظ سے کافی کم ہے ۔ انہیں کرایہ مکان ملنا چاہئے ۔ ملازمین سرکار اپنی تنخواہوں کے متعلق ایک عرصہ سے جدوجہد کرتے رہے ہیں ۔ اب اگر اون کو کرایہ مکان کی سہولت سے محروم کردیا جائیگا تو اون کے اہل و عیال پر بہت بڑا بار پڑ جائیگا ۔ دوسری بات یہ ہے کہ اپریل سے سکہ میں تبدیلی جو ہو رہی ہے اوس کی مار بھی ملازمین سرکار پر پڑنے والی ہے ۔ کیونکہ اون کی تنخواہیں بٹاون کاٹ کر دی جایا کرینگی اس سے کافی تفاوت ہوگا ۔ گویا تنخواہوں میں بھی کچھنہ کچھ کمی ہوگی ۔ اودھر قیمتوں میں اضافہ کی توقع بھی کی جا رہی ہے اور پھر آپ کرایہ مکان کی سہولت ختم کردے رہے ہیں ۔ غرض اس طرح سے کئی مصیبتوں میں ملازمین سرکار مبتلا ہونے والے ہیں ۔ اگر چیکہ اس کی منسوخی سے (۳) لاکھ کی بچت ہوگی لیکن ان مشکلات کو دیکھتے ہوئے یہ سہولت کم از کم تھرڈ گریڈ اور سکنڈ گریڈ کے ملازمین کو برابر دی جاتی رہنی چاہئے ۔

اس سے پہلے بھی گور والا کمیٹی نے تمام محکموں میں تخفیف کرکے بچت نکالنے کی تجویز پیش کی تھی جو ملک کے اندر کافی بد نام ہوچکی ہے اور اس کے خلاف بڑے بڑے مظاہرے ملازمین سرکار ۔ طالب علموں وغیرہ کے ہوچکے ہیں اور ایک زبردست جدوجہد اس کے خلاف کی جاچکی ہے ۔ اور اب یہ حکم نافذ فرمایا گیا ہے کہ (۱۷۵) روپیہ جو لوگ تنخواہ پاتے ہیں اون کو کرایہ مکان کا الونس نہ دیا جائے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے کہ اس تجویز پر عمل کیا جائے خاص طور پر اس زمانے میں جبکہ ان لوگوں پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ چکے ہیں ۔ جہاں تک گزیٹیڈ عہدہ داروں کا تعلق ہے ہماری حکومت بمبئی کی حکومت کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتی ہے اور ویسی ہی تمام سہولتیں گزیٹیڈ عہدہ داروں کو دی جاتی ہیں ۔ مگر جب نان گزیٹیڈ ملازمین کا سوال آتا ہے تو مدھیہ پردیش وغیرہ کی مثال سامنے رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ وہاں کا معیار کچھ نیچا ہے اور حیدرآباد کی حکومت وہاں کی مثال سامنے رکھ کر وہاں کی تنخواہیں اور الونسس اور دوسرے معاملات کو یہاں پر منطبق کرنے کی کوشش کرتی ہے ۔ یہ معیار کسی طرح بھی درست نہیں ہوسکتا ۔ اگر گزیٹیڈ عہدہ داروں کی حد تک بمبئی معیار مقرر کرنا چاہتے ہیں تو چاہئے نان گزیٹیڈ عہدہ داروں کی حد تک بھی وہاں کا معیار مقرر کیجئے ۔ لیکن ایسا نہیں کیا جاتا بلکہ چھوٹے ملازمین کی حد تک مدھیہ پردیش کا معیار مقرر کیا جاتا ہے میں تو یہ کہونگا کہ جہاں سب سے کم تنخواہیں ملا کرتی ہیں حکومت وہ معیار یہاں مقرر کرنا چاہتی ہے ۔ ہمارے پاس کا انڈکس نمبر گو مدراس کے انڈکس نمبر سے مساوی تو نہیں پھر بھی مانا جانا ضرور ہے ۔ اس لئے وہاں کے ملازمین سرکار کو جتنی سہولتیں ہیں وہی سہولتیں یہاں بھی ملنی چاہئیں ۔ جب آپ اس اصول کو مانتے ہیں تو پھر یہ کسی طرح جائز قرار نہیں دیا جاسکتا کہ حیدرآباد کے سکنڈ گریڈ کے ملازمین سرکار کا ہاؤز رنٹ الونس (House rent allowance) روک دیا جائے ۔ مدراس کی حکومت تو اپنے ملازمین کو سٹی الونس بھی دیتی ہے کیونکہ وہاں کا شہری معیار زندگی زیادہ بڑھا ہوا ہے ۔ اگر آپ آشاریہ زندگی کے لحاظ سے تنخواہیں اضافہ نہ کریں اور وہ سہولتیں جو انہیں دیگئی ہیں وہ بھی چھین لیں تو اس کو کسی طرح انصاف قرار نہیں دیا جاسکتا بلکہ سراسر نا انصافی ہوگی ۔ ایک طرف تو سیکڑوں نیچے درجے کے ملازمین کا الونس کرایہ مکان مسدود کردیا جاتا ہے اور دوسری طرف وزراء کے مکانات پر دیڑھ لاکھ روپے صرف ہوتے ہیں ۔ لیکن اس کے بارے میں کوئی سوال نہیں ہوتا اور نہ یہ سوچا جاتا ہے کہ اس کو کم ہونا چاہئے ۔ دیڑھ لاکھ روپیے (۱۰۰) وزراء کے مکانوں پر صرف کئے جاتے ہیں دوسری طرف غریب ملازمین کو گھروں کے متعلق جو سہولتیں ملا کرتی تھی اوس سے اون کو محروم کیا جا رہا ہے جو کسی طرح بھی تو انصاف نہیں ہے ۔ میں اس کی پرزور مخالفت کرتا ہوں کہ سکنڈ گریڈ اور تھرڈ گریڈ ملازمین کا الونس کرایہ مکان مسدود کردیا جائے ۔ اگر آپ کچھ بچت کرنا چاہتے ہیں تو اونچی تنخواہ پانے والوں کے الونسس اور تنخواہوں میں کمی کرکے بچت نکال سکتے ہیں لیکن غریب لوگوں کا جن کے

زیر پرورش کئی لوگ ہوتے ہیں الونس کرایہ مکان مسدود کردینا درست نہیں ہوسکتا ۔ میں امید کرتا ہوں کہ حکومت اپنے اس فیصلہ کو واپس لے لیگی ۔

شری ایم ۔ نرسنگ راؤ (کلواکرتی ۔ عام) ۔ جناب اسپیکر صاحب ۔ میں تین چار کٹ موشنس کے بارے میں اپنے وچار ہاؤز کے سامنے رکھونگا ۔ جہاں تک کہ ہاؤز الونس (House Allowance) کے بارے میں کٹ موشن کا تعلق ہے چونکہ گوروالا کمیٹی کا یہاں تذکرہ آیا ہے اسلئے میں اسکے متعلق کچھ وضاحت کرونگا کیونکہ میں بھی گوروالا کمیٹی کے ایک ممبر کی حیثیت سے اس رپورٹ پر دستخط کرچکا ہوں ۔ گوروالا کمیٹی نے اکانمی کے مدنظر چند سفارسات کی ہیں جو صرف فرسٹ اور سکنڈ گریڈ کلرکس کی حد تک نہیں بلکہ دوسرے عہدہ داروں کے تعلق سے بھی کیگئی ہیں ۔ بعض کو حکومت نے عمل میں لایا ہے اور بعض کو عمل میں لارہی ہے ۔ مثلاً منصب کے بارے میں گوروالا کمیٹی نے سفارش کی تھی ۔ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ اسپر گورنمنٹ ضرور غور کریگی ۔ جہاں تک تھرڈ اور سکنڈ گریڈ کے کلرکس کے ہاؤز الونس کا تعلق ہے میرا خیال ہے کہ گوروالا کمیٹی نے اسکی مسدودی کی سفارش نہیں کی ہے ۔ البتہ فرسٹ گریڈ کلرک کی حد تک ایسی سفارش کیگئی ہے کہ ہاؤز الونس اور سکریٹریٹ الونس بند کرنا چاہئے ۔ اب بھی میری رائے ہے ۔

بعض کٹ موشنس ایسے ہیں جو ایوان کی توجہ کیلئے پیش کئے گئے ہیں وہ یقیناً غور طلب ہیں اور اس قابل ہیں کہ ان پر ہمدردانہ غور کیا جائے ۔ مثلاً جمعبندی کے تعلق سے ایک کٹ موشن لایا گیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہوسکتا ۔ معافی یکسالہ کی جو پیچیدگیاں ہیں اونکو دور کرنا ضروری ہے ۔ اس بارے میں اختلاف رائے نہیں ہوسکتا ۔ البتہ ایک ایک کام لیا جانا چاہئے ۔ اگر یہ خیال کیا جائے کہ سب کام یکدم ہوجائیں تو نہیں ہوسکتا ۔ مجھے یقین ہے کہ ان باتوں پر گورنمنٹ ضرور غور کریگی ۔ تلنگانے میں تری دھارہ کی وجہ سے جمبندی میں مشکلات پیش آرہی ہیں ۔ مدراس میں ایک اصول اختیار کیا گیا تھا کم دھارہ اور ریمشن (Remission) نہیں ۔ ہمارے پاس سنگین دھارہ اور تلف مال کی صورت میں معافی کا اصول اختیار کیا گیا ہے ۔ بہرحال ہم کو کیا کرنا چاہئے یہ غور طلب مسئلہ ہے ۔ مثلاً زیر باؤلی اراضیات کی حد تک بہت کچھ کہا گیا ہے ۔ زیر باؤلی دھارہ معاف کیا گیا ہے ۔ اندرون آیاکٹ اور بیرون آیاکٹ کے بعض جھگڑے ہیں اسکو گورنمنٹ حل کریگی ۔

ایک سوال ٹیکزیشن (Taxation) کا بھی اٹھایا جاتا ہے یہ سوال بھی غور طلب ہے ۔ بہت سے معزز ارکان نے یہ کہا تھا کہ ایک کمیشن قائم کیا جائے ۔ اس بارے میں گورنمنٹ آف انڈیا کے ہاؤز آف دی پیوپل (House of the People) نے اور فینانس ممبر نے اعلان کیا ہے کہ وہ ٹیکزیشن انکوائیری کمیٹی (Taxation Enquiry Committee) قائم کرینگے تاکہ انڈین ٹیکسس (Indian taxes) کی جانچ کیجائے مجھے یقین ہے کہ اسکے بعد وہ سب پراویژنس (Provisions) شامل ہونگے جنکا مطالبہ کیا جارہا ہے اور لینڈ ریوینیو (Land Revenue) کی

جانچ بھی کیجائیگی - سنه ۱۹۲۴ ع میں اوسوقت کی جو گورنمنٹ آف انڈیا تھی اوس نے ایک ٹیکزیشن کمیٹی قائم کی تھی اوسوقت اس کمیٹی سے کہا گیا تھا کہ وہ ان امور کی جانچ کرے -

(1) to examine the manner in which the burden of taxation is distributed at present between the different classes of the population;

(2) to consider whether the whole scheme of taxation-Central, Provincial and Local—is equitable and in accordance with economic principles and if not in what respects it is defective;

(3) to report on the suitability of alternative sources of taxation.

اسکے بعد اس کمیٹی نے (۵۰۰) صفحات کی رپورٹ پیش کی اسمیں لینڈ ٹکس (Land Tax) کے بارے میں یہ کہا گیا کہ

Land Tax.—This tax is one of the oldest of taxes and the principle basis of assessment in different countries is (1) capital value, (2) Unimproved or public value, (3) net produce (4) annual, and (5) the net income of the farmer.

یہ مختلف چیزیں هیں - هارے لینڈ ریوینیو سسٹم میں یہ ڈیفکٹس (Defects) بتلائے گئے هیں -

The defects of the present system of the land revenue assessment are (1) want of definiteness, (2) the land revenue is not only not progressive but actually tends in the opposite direction; at one end the largest land-lords pay a comparatively small part of their surplus while at the other end of the scale comes the cultivator of the uneconomic holding who has been led to extravagent expenditure by an improvident clause in good years followed by indebtedness and transfer of lands to money-lenders in the lean years.

اس رپورٹ پر اوس زمانے کی جو لیجسلیٹیو اسمبلی تھی اوس نے غور کیا تھا اوریہ کہا تھا که کسی اور وقت کیلئے هم اس سوال کو اٹھا رکھتے هیں - اس کے بعد جنگ شروع هوگئی - مجھے امید هے که جیسا که فینانس ممبر نے اعلان کیا هے جانچ کیجائیگی اور پورے انڈیا کیلئے ایک انتظام کیا جائیگا - اسیطرح دیہاتی نظم و نسق اور وطن داری سسٹم کا سوال هے - هارے موجودہ مسائل پیچیدہ هوسکتے هیں - اس میں کس حد تک تبدیلی هونی چاهئے یه زیر غور هے - لیکن فینانس کا سوال بھی پیش هوگا - یه ایک اهم سوال هے - آج جبکه کسی سے آٹھ دس روپیه دیکر کام لیتے هیں کل پچاس ساٹھ روپیه دیکر کام لینا هوگا توظاهر هے که کتنا بار هوگا - جہاں بہت سی چیزیں ابالش (Abolish) هونگی

ھیں وھاں وطن داری سسٹم بھی ابالش ھوگا - لیکن مجھے اتنا عرض کرنا ھے کہ ذرا صبر کرنے کی ضرورت ھے - یہ مسئلہ ایسا نہیں ھے کہ اسکو ایک دم حل کردیا جائے - زمانے کے حالات کے لحاظ سے آھستہ آھستہ ایک پروگریسیو سسٹم (Progressive System) رائج ھوگا - مارل ری آرمامنٹ (Moral re-armament) کی ضرورت ھے لیکن ھمارے لوگوں میں مورالیٹی (Morality) کے بڑھانے کا سوال ھے - تنخواہ دار وطنداروں کو رکھیئے یا کسی پٹیل پٹواری کو لائیے جب تک اخلاقی حالت بہتر نہو مسائل حل نہیں ھوسکتے - میں اس ایک چیز پر زیادہ پریس (Press) کرنا چاھتا ھوں کہ جو چیزیں زمانے سے چلی آرھی ھیں اونکے لئے موجودہ گورنمنٹ کو نشان ملامت نہ بنایا جائے - کانگریس کو نشان ملامت نہ بنایا جائے اسکے وارث (۷۵) لاکھ لوگ ھیں اسمیں اپوزیشن پارٹی بھی شامل ھے - برائیاں سب میں ھیں صبر سے کام لیں - کوآپریشن کریں تو حالات ٹھیک ھوجائینگے - اتنا کہتے ھوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ھوں -

شری اے- راج ریڈی - مسٹر اسپیکر سر - میرے دوکٹ موشنس پیش ھوئے ھیں ایک تو حکم نگرانی کرایہ امکنہ کے تعلق سے اور دوسرا جاگیر اڈمنسٹریشن کے نظم و نسق کے تعلق سے - حکم نگرانی کرایہ امکنہ کا جہاں تک تعلق ھے حیدرآباد اور سکندرآباد کے علاوہ چند اضلاع میں بھی اسکا نفاذ ھے - سب سے زیادہ شکایتیں جو پیش کیجارھی ھیں وہ حیدرآباد اور سکندرآباد کے تعلق سے ھیں - جو دقتیں پیش آرھی ھیں اون کا سبب یہ بتایا جاتا ھے کہ اس قانون کے پرویو (Purview) ایسے عوامی اداروں سے تعلق رکھنے والے مکانات ھیں جو کرائے پر دئے جاتے ھیں - وہ عوامی ادارے مشکلات میں گھر جاتے ھیں اسلئے ان کو اس قانون کے دائرہ عمل سے خارج کیا گیا ھے - اس میں شک نہیں اصولا ایک خانگی شخص اور ایک ادارہ جس سے ایک کمیونیٹی (Community) کے اشخاص کو فائدہ ھو مختلف صورت رکھتے ھیں - اسی دستور العمل کے تحت اسکو اس دائرہ عمل سے خارج کیا گیا ھے - جہاں اور تمام لوگوں پر کرایہ مکان کا قانون لاگو ھوجاتا ھے ان میں سے چند مکانوں کو بالکلیہ اسکے دائرہ عمل سے خارج کردینا مناسب نہیں ھے - میرے جہاں تک معلومات ھیں انکی بناء پر اور جہاں تک میں نے سنا ھے اسکی بناء پر میں کہہ سکتا ھوں کہ بعض ایسے ادارے ھیں جنکے منتظمین نے ان مکانات کو یا جائدادوں کو جو وقف ھیں اپنے رشتہ داروں کو بہت معمولی کرائے پر دیدیتے ھیں مثلا ایک ایسی جائداد جسکا کرایہ آٹھ نو سو روپیہ وصول ھوسکتا ھے اپنے رشتہ داروں کو چار پانچ سو روپیہ کرایہ پر دیدیتے ھیں پھر وہ لوگ دوسرے کرایہ داروں کو بڑھے چڑھے کرایوں پر دیتے ھیں - جس اصول کے تحت حکم نگرانی کرایہ امکنہ نافذ کیا گیا وہ یہ تھا کہ عوام کو فائدہ ھو - لیکن ایسا نہیں ھورھا ھے - اسمیں بھی بلاک مارکٹنگ (Black-Marketing) ھورھی ھے - اس طریقہ پر وہ بالکلیہ اس قانون کے دائرہ عمل سے خارج ھوجارھے ھیں جسکی وجہ سے بہت سی دشواریاں پیش آرھی ھیں - کرایہ دھندے کافی دولت حاصل کورھے ھیں - رضاکار دور سے پہلے تمام جائدادوں پر یکساں طور پر یہ قانون لاگو تھا - رضاکار دور کی منسٹری کے زمانے

میں درگاھوں کے تحت کے مکانات کو اس سے خارج کیا گیا - اس بارے میں غور کرنا ضروری ھے - خانگی مکانات کے تعلق سے جو قانون ھے اس کے تحت انکو بھی بالکلیہ لانا چاھئے یہ میرا منشا نہیں ھے - تاھم میں یہ عرض کرونگا کہ کچھ نہ کچھ چک (Check) ہونا ضروری ھے - ھمارے شہر کے جو حالات ھیں اون سے بالکل الگ کرکے اسکو نہ دیکھا جائے - کوئی نہ کوئی چک (Check) قائم ہونا ضروری ھے کیونکہ لوگ اس سلسلہ میں کافی پریشان ھیں - جاگیر اڈمنسٹریشن ڈپارٹمنٹ کی نسبت مجھے یہ کہنا ھے کہ دو تین سال قبل جاگیر ابالیشن ایکٹ کے تحت یہ محکمہ قائم ہوا اس اکا اسٹابلشمنٹ مقرر کیا گیا - جاگیرات کے معاوضہ کی کارروائیاں ختم ہوگئیں لیکن اب تک اس اسٹابلشمنٹ کو برقرار رکھا جاکر اس پر خرچہ کیا جارھا ھے جس سے گورنمنٹ کا نقصان ہورھا ھے - ممکن ھے ایک زمانہ میں جب کہ حسابات مکمل نہیں ہوئے تھے اس ڈپارٹمنٹ کی ضرورت محسوس کی گئی ہو - لیکن آج تو اس کی قطعاً ضرورت نہیں - محکمہ مال کے اڈمنسٹریشن سے یہ مابقی کام تکمیل کروالیا جاسکتا ھے - اس ڈپارٹمنٹ کو جلد سے جلد ریوینیو بورڈ میں ضم کردیا جانا چاھئے -

ایک اور بات ھاؤس کے سامنے رکھنا چاھتا ہوں - وہ یہ کہ مال کے عہدہ داروں جیسے کلکٹر تحصیلدار وغیرہ کا تبادلہ کسی اور مقام پر کردیا جاتا ھے تو غیر سرکاری اثرات ڈالکر تبادلے منسوخ کروائے جاتے ھیں - کریمنگر کے کلکٹر مسٹر مینن اور تحصیلدار سبا نرسیا کے تبادلے تین چار مرتبہ ہوئے - لیکن بعد میں یہ منسوخ ہوگئے - معلوم ہوا کہ وھاں کے خانگی افراد کے کہنے پر یہ تبادلے منسوخ کئے گئے ھیں - اس طرح ریوینیو بورڈ ۳-۴ مرتبہ احکام جاری کرتا اور منسوخ کرتا ھے جس سے اس کی ہتک ہنسائی ہوتی ھے - اسکی آخر کیا وجہ ھے - لوگوں کے کہنے پر اگر اسطرح انتظامات متاثر ہونے رھیں تو آخر محکمہ کی کیا وقعت رہتی ھے - یہ کوئی ایسا معاملہ بھی نہیں تھا کہ جس سے عوام پر کوئی بھاری اثر پڑے - لیکن اصل بات یہ ھے کہ یہی لوگ اپنے سے ملے ہوئے عوام کو اچکا بھکا کر اسطرح کی کاروائیاں کرواتے ھیں - جنکی جانب کافی توجہ کی ضرورت ھے - اس سے گورنمنٹ مشنری پر اثر پڑتا ھے -

آخر میں میں ایک اور بات عرض کرونگا - ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ سب سے پہلے ھمیں اخلاقی پستی کو دور کرنے کی ضرورت ھے لیکن میں ایک بنیادی بات یہ کہونگا کہ دماغ انسانی محض خلاء میں پرورش نہیں پاتا - دماغ سماج اور ظاھری حالات کا عکس ہوتا ھے " Mind is the creation of the wherarbouts " جس مسموم فضاء میں دماغ کام کرتا ھے اس سے وہ خود بخود متاثر ہوتا ھے - ھم دیکھتے ھیں کہ خارجی حالات میں خود غرضی ھے لوٹ کھسوٹ ھے دماغ اسی سے متاثر ہوتا ھے - جب تک یہ فضا نہ بدلیگی دماغوں میں یہی ارتقاء نہوگا - اس لحاظ سے میں کہونگا کہ سب سے پہلے اس فضاء کو تبدیل کرنے کی ضرورت ھے جس میں ھم رھتے ھیں - ھمارے سماج اور ماحول میں کئی برائیاں ھیں لوٹ کھسوٹ ھے خود غرضی ھے - دولت کی ھوس ھے جب تک یہ دور نہونگے اخلاقی حالت بلند نہیں ہوسکتی پہلے اس ماحول کو بہتر بنانے کی ضرورت ھے - اس کے بعد دماغ خود بخود بہتر ہوجائینگے -

ان خیالات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ اسپیکر سر۔ بہت ہی کم وقت میں اپنے دوچار کٹ موشنس کے بارےمیں کچھ عرض کرنا چاھتا ھوں ابھی ایک آنریبل ممبر نے فرمایا کہ پیشنس (Patience) چاھئیے ۔ لیکن پیشنس بھی آخر کب تک ۔ پیشنس کرتے کرتے آخر وہ زندہ بھی تو نہ رہ سکینگے ۔ میں نے ابتداً میں بھی یہ کہا تھا کہ اس چوکھٹے کو بدلنے کی ضرورت ھے۔ اب بیرو کراٹک (Bureaucratic) چوکھٹے کو بدلنے کی ضرورت ھے ۔ آنریبل فینانس منسٹر نے بھی کچھ سیول سرویس (Civil Services) کی ھےان کےلوگوں نے بھی کچھ کام کیا ھےمیں مانتا ھوں ۔ لیکن انکا دماغ تبدیل شدہ حالات کے ساتھ نہیں رھتا ۔ اس میں تبدیلی کی ضرورت ھے ۔ ھمیں حالات کو دیکھنا ھے ۔ ھمارےسامنے جو بجٹ پیش ھوا ھےوہ بینکرپٹ (Bankrupt) ھے ۔ اس میں لائیبلیٹیز (Liabilities) کےمقابلہ میں اسیٹس (Assets) نصف بھی نہیں ھے ۔ ھم پچاس فیصد کی حد تک مقروض ھیں ۔ ھم جب اپنے آپ کو دیش بھکت کہتے ھیں تو ھمیں سو چنا چاھیئے کہ یہ کیاحالات ھیں اور آخر اس خرابی کی وجہ کیا ھے ۔ ریوینیو ڈپارٹمنٹ کی سرویسس کےبارےمیں ھم یہ دیکھتے ھیں کہ گورنمنٹ نے کم از کم گورووالا کمیٹی کے رکمنڈیشن (Recommendations) پر بھی عمل نہیں کیا ۔ گزیٹڈ کیڈر کےبارے میں اس نے جو سفارشات کی تھیں اس پر توجہ نہیں کی گئی ۔ ھمارے پاس کلکٹر کا گریڈ ۹۰۰تا ۱۵۰۰ ڈپٹی کلکٹر کا ۴۰۰ تا ۸۰۰ اور تحصیلدار کا ۳۰۰تا ۶۰۰ بجٹ میں بتایا گیا ھے ۔ گورووالا کمیٹی نے سفارش کی تھی کہ اس میں کمی کی جاسکتی ھے ۔ اس نے بتایا تھا کہ ھرگریڈ میں ۱۰۰ - ۲۰۰ کی کمی ممکن ھے ۔ اس وقت میرے اس کریکٹ فیگرس (Correct figures) نہیں ھیں ۔ لیکن میں جانتا ھوں کہ کمی کے لئے سفارش کی گئی ھے ۔ اس کے برخلاف فسٹ گریڈ اور سکنڈ گریڈ کے ھاؤس رنٹ الونس بند کردیئے گئے ھیں اوپر کی جائدادوں کی حد تک الونس جو بند کیا گیا ھےمجھے اس پر اعتراض نہیں ھے لیکن کم از کم سکنڈ گریڈ کی حد تک میں کہوں گا کہ ان کا ھاؤس رنٹ الونس بند نہونا چاھیئے ۔ تنخواھوں کی حد تک میں کہوں گا کہ جس طرح گور والا کمیٹی نے سفارش کی ھے کوئی تنخواہ (۱۰۰۰) سے اوپر نہونی چاھئیے ۔ اس سے (۳۰) لاکھ کی بچت بتلائی گئی ھے ۔ میں نے دیکھا ھے کہ پٹرول اور جیپس پر ۳ لاکھ روپیہ خرچ کیاجاتا ھے اس کو کم کرنے کی ضرورت ھے ۔ اسی طرح ریوینیو کیڈر کافی سرپلس ھےاس پر ۱۳ لاکھ ۴۷ ھزار روپیے خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ھے ۔ اسی طرح کلکٹرس ۔ ڈپٹی کلکٹرس اور تحصیلداروں کی تنخواھیں کم کرنے سے کافی بچت ھوسکتی ھے اور میں سمجھتا ھوں ان تمام مدات پر ریویو (Review) کر کے ھم ۳۰ - ۳۵ لاکھ کی بچت کرسکتے ھیں جیسا کہ میں نے اپنے کٹ موشن میں بتایا ھے۔

سٹلمنٹ ڈپارٹمنٹ کے بارے میں بھی مجھے کچھ عرض کرنا ھے ۔ وھاں ضرورت سے زیادہ آفیسرس ھیں ۔ کہیں ایک انسپکٹر پر ایک سپروائزر ھے ۔ انہیں اکزامین کرکے

کمی کی جاسکتی ہے ۔ مجھے اس ڈپارٹمنٹ کے کلاسروں کے بارے میں کچھ کہنا ہے ۔
ان کی جانب سے میرے پاس یہ شکایت وصول ہوئی ہے کہ انہیں تنخواہ کارگزاری کا
حساب لگا کر دیجاتی ہے۔ اگر کسی وقت کام کم کیاجائے تو اتنی تنخواہ کم کرلی جاتی ہے۔
ہر محکمہ میں کلرکس ہوتے ہیں ان کے کام کی نوعیت بھی کوئی مختلف نہیں ہوتی لیکن
ان کے ساتھ اس طرح کارگزاری کے لحاظ سے تنخواہ کاٹ لینے کا عمل نہیں کیا جاتا ۔
مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس طرح کاٹا ہوا لاکھوں روپیہ جمع ہے لیکن ان لوگوں سے
زائد کام لینے پر اس رقم میں سے کچھ الونس انہیں دیا جاتا ۔ کلاسروں کا طبقہ ایک
غریب طبقہ ہے ۔ ان کی تنخواہ تھرڈ گریڈ کلرکس کے برابر ہوتی ہے ۔ اس طرح تنخواہ
کاٹ کر ان کے ساتھ نا انصافی کی جارہی ہے ۔

مجھے سکریٹریٹ کی ورکنگ کے بارے میں بھی کچھ کہنا ہے ۔ چیف سکریٹری
کو (۲۲۵۰) روپئے تنخواہ دیجاتی ہے ۔ ڈپٹی سکریٹریز کی تنخواہ (۹۰۰ تا ۱۵۰۰) ہے ۔
اس بارے میں بھی گور والا کمیٹی کی سفارشات کے بموجب عمل نہیں کیا گیا ہے ۔ اس
کمیٹی نے یہ سفارش کی تھی کہ سکریٹری کی تنخواہ (۷۰۰ تا ۱۴۰۰) ہونی چاہئے ۔
گو میں اس تنخواہ سے بھی خوش نہیں ہوں لیکن جب آپ ہی کی بنائی ہوئی ایک
اکانمی کمیٹی نے اس طرح سفارش کی ہے تو اس پر عمل کیوں نہیں کیا جاتا ۔ وجہ یہ
ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ آپ سے قریب رہتے ہیں اور ان آپ کے خلاف کچھ نہیں
کرسکتے ۔ سکریٹریٹ کی ورکنگ کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ سکریٹریز کے
ذمہ جو کام ہے وہ کافی نہیں ہے ۔ سکریٹری اور ڈپٹی سکریٹری کے درمیان کام کا برابر
ڈویژن (Division) ہونا چاہئے ۔ آج حالت یہ ہے کہ زیادہ کام ڈپٹی سکریٹریز
کرتے ہیں ۔ ڈی ۔ سنٹرلائیزیشن آف ورک (Decentralisation of work)
ہونا چاہئے ۔ اس سے افیشنسی (Efficiency) بڑھ سکتی ہے ۔
دوسرے شعبوں کے بارے میں بھی اگر مجھے موقع ملتا تو تفصیل سے بتلاسکتا ۔ لیکن
اس کی گنجائش نہیں ہے ۔ منسٹریل اسٹاف (Ministerial Staff)
بھی بہت زیادہ ہے ۔ اس بارے میں بھی گور والا کمیٹی کی سفارشات پیش نظر نہیں
رکھی گئی ہیں ۔ اس کمیٹی نے لیگل اڈوائزر کے بارے میں بھی سفارشات کی تھیں ۔
گورنمنٹ ہاؤسس اور گیریجس کے بارے میں بھی کہا تھا ۔ لیکن افسوس ہے کہ اس کو
ملحوظ نہیں رکھا گیا ہے ۔ میں امید کرتا ہوں کہ آنریبل چیف منسٹر آئندہ ان امور پر
توجہ دیں گے ۔

منسٹروں کی پگھار اور ہاؤس رنٹ الونس کے بارے میں کچھ عرض کرنا نہیں
چاہتا ۔ صرف اس قدر کہوں گا کہ جب مارل ری آرمامنٹ (Moral Re-arma-
-ment) کی باتیں کہی جاتی ہیں تو اس کی ابتداء اسی جانب سے ہونی چاہئے ۔
اگر اڈمنسٹریشن میں کرپشن (Corruption) ہے تو اس کی ابتداء اوپر
سے ہی ہوتی ہے ۔ چپراسی دو آنے چائے کے لئے کیوں لیتا ہے ؟ اس لئے کہ وہ جانتا

ھے کہ اس کے اوپر کا آفیسر اس سے زیادہ رقم خود لیتا ھے - اس کے سامنے لیتا ھے - اس لئے وہ اس سے کیسے باز رہ سکتا ھے - میں یہ کہوں گا کہ مارل ری آر مامنٹ پہلے منسٹرس کے پاس سے اور اوپرسے ھونا چاھئے - پیاٹریاٹک سوشیل سرویس (Patriotic Social Service) کے اصولوں پر کام کریں اور بینکرو پٹسی (Bankruptcy) کو دور کریں - میں نے انفرمیشن اینڈ پبلک ریلیشنس ڈپارٹمنٹ کے بارے میں بھی ایک کٹ موشن دیا ھے - ایک زمانے میں اس محکمہ میں برا کتھا اور اینٹی کمیونسٹ اسکیم تھی - آج کے حالات میں ان اسکیموں کو پوری طرح بند ھوجانا چاھیئے - اس پر ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ فضول خرچ کیاجارھا ھے - اسی طرح آڈیوویزوول اسکیم (Audio Visual Scheme) بھی ھے - حال ھی میں ڈائرکٹر انفرمیشن ڈپارٹمنٹ امریکہ گئے تھے - ممکن ھے وہ وھاں کے حالات کو سامنے رکھتے ھوئے بڑے بڑے نام دے سکتے ھیں - لیکن کیا اسی ماحول میں یہاں کے لئے سوچنا یہاں کے لوگوں کے لئے فائدہ مند ھوسکتا ھے - ایک موٹر ویان جو امریکہ سے منگائی گئی ھے بتایا جاتا ھے کہ اس کی قیمت (۴۰) ہزار روپیئے ھے - اس پر مینٹیننس چارجس دینے پڑتے ھیں - یہاں ایک امریکن اڈوائزر ھیں - مجھے ایک مرتبہ انفرمیشن ڈپارٹمنٹ جانے کا اتفاق ھوا تھا - میں نے دیکھا یہہ امریکن وھاں ایسا برتاؤ کرتے ھیں جیسے وہ خود ڈائرکٹر ھیں - میں کہوں گا کہ اس اھم ڈپارٹمنٹ میں اس طرح مداخلت کی اجازت نہونی چاھیئے - اس کی تحقیقات کروائی جائے - میں پوچھتا ھوں ھمارے ڈپارٹمنٹ میں یہ امریکن ایجنٹس کیوں گھومتے ھیں - یہ ھمیں کیا سکھانے کی کوشش کرتے ھیں - یہ چیز انتہائی آبجکشنیبل (Objectionable) ھے -

مجھے یہ بھی بتانا ھے کہ آڈیو ویژوول اسکیم اور کمیونٹی ریڈیو اسکیم (Community Radio Scheme) جو الگ الگ دیہاتوں میں چلائی جارھی ھے وہ بالکل بند ھوچکی ھے - ریڈیو سٹس (Radio-Sets) کہیں پٹیل کے گھر میں اور کہیں پٹواری کے گھر میں رکھدئے گئے ھیں - اگر حقیقت میں اس اسکیم سے عوام کو کوئی فائدہ پہنچانا گورنمنٹ کا مقصد ھے تو یہہ سیٹس (Sets) گرام پنچایتوں کے سپرد کئے جانے چاھئیں -

اس وقت انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کی نسبت میرے یہ سجیشنس (Suggestions) ھیں - میں تفصیلی طور پر اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا - اس لئے کہ گورنمنٹ کی جو رپورٹ شائع ھوئی ھے اس میں بدقسمتی سے انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کی نسبت صرف (۱۰) لائینس (Lines) ھیں - حالانکہ خود انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کی جانب سے یہ رپورٹ چھپی ھے - مجھے امید ھے کہ ان تمام امور کی جانب غور کیاجائیگا -

اس کے پہلے جب نوکانفیڈنس موشن اس ھاؤز میں آیا تھا اوس زمانے میں خاص طور پر کانگریس ایم - ایل - ایز کے فوٹوز (Photos) اور تقریریں انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کی جانب سے اخباروں میں شائع کرانے کا انتظام کیا گیا - میں کہتا ھوں کہ

کیا کانگریس کو اس کا حق ہے کہ وہ انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کو اپنے گھر کا ادارہ سمجھکر استعمال کرے - اگر بھیجنا تھا تو اپوزیشن ممبرس کے فوٹوز بھی بھیجے جاسکتے تھے - لیکن آپ کو ہمت نہیں ہوئی کہ اس ڈپارٹمنٹ کو امپارشیلی (Impartially) استعمال کریں - بیجا طور پر انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کا استعمال کیا جا رہا ہے اور پبلیسٹی (Publicity) کی خاطر راست طور پر نیوز پیپرس کو انسٹرکشنس دئے جاتے ہیں - یہاں انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کا ایک نمائندہ خاص طور پر بیٹھتا ہے اور آپ کے مفید مطلب باتیں نیوز پیپر ایجنسیوں کو دیتا ہے - اس طرح انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کو اپنی پارٹی کے فائدہ کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے - اون کے لئے جو سبسیڈیز دیجاتی ہیں وہ کانگریس پارٹی کے پرچار کے لئے دیجاتی ہیں میں اس پر آبجکشن (Objection) لیتا ہوں - مجھے اب صاف صاف کہنا پڑتا ہے کہ اخباروں کو اس مطلب کے لئے سبسیڈیز دینے کی ضرورت نہیں - البتہ اگر بعض ایجنسیاں جیسے پی - ٹی - آئی وغیرہ ہیں اگر اون کی معاشی حالت خراب ہے اور وہ اکانمی میں چل رہی ہیں تو ایسی حالت میں سبسیڈیز دیجاسکتی ہیں جس پر کسی کو اعتراض نہیں ہوسکتا - نظام کے زمانے میں بھی اس طرح سبسیڈیز دی جایا کرتی تھیں اوس زمانے میں آنریبل ممبرس شکایتیں کرتے تھے کہ عوام کے خلاف اسکو استعمال کیا جا رہا ہے - آج آپ کے دور میں بھی ویسا ہی ہورہا ہے کہ پریس کو سبسیڈیز دیجاکر اپنے لئے استعمال کیا جا رہا ہے - مجھے اس کے متعلق سخت آبجکشن ہے اس کے متعلق تحقیقات ہونی چاہئے -

ایک آنریبل ممبر - یہ بالکل غلط ہے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - آپ کو جواب دینے کا حق نہیں ہے آنریبل منسٹر جواب دینگے -

انڈومنٹ کے سلسلہ میں مجھے کہنا ہے - اس میں بد انتظامیاں ہیں - سیتا رام باغ کی دیول اس ہاؤز کے ایک آنریبل ممبر کے قبضہ میں ہے اس سلسلہ میں پہلے کے ہوم سکریٹری کے پاس شکایتیں پیش ہوئیں - انہوں نے سیتا رام باغ کے متولی ، ہمارے سابقہ ایم - ایل - اے شری گنیریوال کو اسبارے میں لکھا کہ چونکہ انہیں وہاں رہنے کا حق نہیں قبضہ دے دیا جائے - انہوں نے کہا کہ میں کوئی جواب دینا نہیں چاہتا ہمارا تعلق سی - پی برار اور مدھیہ پردیش سے ہے - یہاں سے پھر لکھا گیا کہ ہم کو اس کے متعلق پوچھنے کا حق ہے لیکن وہ برابر انکار کرتے رہے - اس کے بعد آنریبل چیف منسٹر کے پاس یہ کارروائی رکھی گئی کہ اس کے متعلق کچھ کیا جائے - لیکن چونکہ وہ اوس زمانے میں کانگریس کے ایم - ایل - اے تھے اس لئے اون کی جانب کوئی توجہ نہیں دیگئی - کیا یہ غلط ہے ؟ مجھے امید ہے کہ اس کا جواب دیا جائیگا -

ترمبک لال صاحب جو انڈومنٹ کے ڈائرکٹر ہیں وہ کشن باغ دیول کے متولی ہیں اس دیول کا حساب پچھلے ۵ سال سے نہیں آیا ہے - انڈومنٹ ڈپارٹمنٹ کے ڈائرکٹر

خود اس دیول کے متولی ہیں لیکن ایک عرصہ سے اس دیول کا حساب داخل نہیں کیا جا رہا ہے - ڈپارٹمنٹ اس طرح سے کام کر رہا ہے لیکن اس پر کوئی توجہ نہیں دیجاتی - آپ نے اس سلسلہ میں (۱٦) لاکھ کم کرنے کے متعلق بتلایا ہے میں اوس کا خیرمقدم کرتا ہوں لیکن یہ خرابیاں بھی دور ہونی چاھئیں -

کیاش گرانٹس کے سلسلہ میں مجھے یہ کہنا ہے کہ لائف لانگ گرانٹس (Life long grants) بند کردئے جانے چاھئیں - لیکن جوویڈوز (Widows) ہیں یا جو ضعیف لوگ ہیں جن کا دارومدار کیاش گرانٹس پر ہے اون کے متعلق ری ہیبیلیٹیشن فنڈ (Rehabilitation Fund) بھی نکالا جائے کیونکہ بعض لوگ ایسے ہیں جو بالکلیہ اس پر انحصار رکھتے ہیں - اگر ایسے انڈیویجول کیسس ہیں تو ری ہیبیلیٹیشن کے طور پر اون کی مدد کی جاسکتی ہے - لیکن جو کیاش گرانٹس ہیریڈیٹری (Hereditary) طور کے ہیں وہ بند ہونے چاھئیں -

آخر میں مجھے ایکس سرویس مین (Ex-Servicemen) کے بارے میں کچھ کہنا ہے - کل جب ھاؤز کی کارروائی چل رہی تھی تو اون لوگوں کا ایک ڈپوٹیشن (Deputation) ھاؤز کے باھر آیا - میں اور کامریڈ مخدوم گئے اور پوچھا تو معلوم ہوا کہ اون لوگوں کو اسپلائیمنٹ نہیں ملی ہے - اس سے پتہ چل رہا ہے کہ اگر ہماری معاشی عمارت اس طرح ٹوٹتی رہے تو وہ کتنے دن ٹک سکے گی - حکومت کا خیال ہے کہ ان مسائل کو اٹھانے میں کسی ریویلیوشنری (Revolutionary) پارٹی کا ھاتھ ہے - میں کہتا ہوں یہ غلط ہے - جب انقلاب آتا ہے تو وہ ماسس (Masses) لاتے ہیں - اپنے معاشی مشکلات سے مجبور ہوکر وہ لوگ یہ قدم اٹھاتے ہیں - یہ ہمارا تجربہ ہے - البتہ اس سلسلہ میں سیاسی پارٹیاں اونکی صحیح رہنمائی کرتی ہیں - جہاں کہیں معاشی حالات خراب ہوتے ہیں وہاں اگر سیاسی پارٹیاں رہنمائی نہ کریں تو وہاں کے عوام ڈاکے ڈالتے ہیں اور چوریاں کرتے ہیں - اگر معاشی حالات خراب ہوں تو سیاسی پارٹیاں منظم شکل میں عوام کی رہنمائی کرتی ہیں اور حالات کو سدھانے کی کوشش کرتی ہیں - کوئی سیاسی پارٹی عوام کو انقلاب پر اکساتی نہیں بلکہ عوام اپنے معاشی مشکلات سے مجبور ہوکر یہ اقدام کرتے ہیں اور حکومت سے لڑتے ہیں - ایسے موقعوں پر مختلف سیاسی پارٹیوں کو رہنمائی کرنا پڑتا ہے اور یہ اون کا فرض ہوتا ہے - یہ کہنا کہ ان امپلائیمنٹ (Unemployment) کا اڈوانٹیج (Advantage) لیکر ایجیٹیشن کیا جا رہا ہے غلط ہے - ایکس سرویس من (Ex-Servicemen) کے لئے (۹) لاکھ روپیہ دئے جا رہے ہیں اس سے کام نہیں بن سکتا - حکومت کو بنیادی طور پر اس کے متعلق سوچنا چاھئیے -

پٹواری اوطنان کو ختم کرنے کے بارے میں میں کہونگا کہ اس سے خرچ میں اضافہ نہ ہوگا - کور والا کمیٹی نے لکھا تھا کہ اس پر ۵ - ٦ لاکھ سے زیادہ خرچ نہ ہونے چاھئیں - اس لئے ان اوطنان کو ختم کرنا چاھئے -

ایوکشنس (Evictions) کے بارے میں شائد ھاوز میں ایک قانون آنے والا ھے لیکن اس اثنا میں حکومت کی یہ کوشش ھونی چاھئے کہ جوایوکشنس ھو رھے ھیں وہ بند ھو جائیں -

فیمن کنڈیشن (Famine Condition) کے بارے میں مجھے یہ کہنا ھے کہ جو چیزیں اس سلسلہ میں کہی گئی ھیں اون پر بلا لحاظ اس کے کہ کس پارٹی کی جانب سے پیش کی گئی ھیں غور کیا جانا چاھئے اور لوگوں کو ریلیف (Relief) دیجانی چاھئے - آخر میں ھریجنوں کے بارےمیں میں کہونگا کہ اون کے متعلق سنجیدگی سے غور کرنے اور سوچنے کی ضرورت ھے - ھریجنوں کا سوال صرف سوشیل امینیٹیز (Social amenities) دینے سے حل نہیں ھوگا - وہ لوگ دیہات میں رھتے ھیں اون کو زمینات دیجانی چاھئیں -

آخر میں میں یہ بھی عرض کرونگا کہ فیوڈ لیزم اور نظام کے زمانہ کا جو ڈھانچہ ھے اوس کو جب تک توڑا نہ جائیگا ھم اپنے سوال حل نہیں کرسکینگے -

مسٹر اسپیکر - اب آنریبل چیف منسٹر جواب دینگے -

شری سید حسن - جناب والا نے فرمایا تھا کہ چیف منسٹر کو ایک گھنٹہ دیا جائیگا - ابھی ھمارے ٹائم کے دس منٹ باقی ھیں - میں اس وقت میں کچھ عرض کرنا چاھتا ھوں -

مسٹر اسپیکر - اب وقت نہیں رھا اس لئے آریبل چیف منسٹر اپنی جوابی تقریر کرینگے -

شری بی- رام کشن راؤ - مسٹر اسپیکرسر - میں آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن اور دوسرے ممبرس کا مشکور ھوں کہ کٹ موشنس پر بحث کرتے ھوئے انہوں نے نئے نظریہ کا اظہار کیا - وہ ایک طرح قابل مبارکباد ھیں - گزشتہ سال جس نہج پر بحث کی گئی تھی جس نظریہ کے ساتھ یہاں پر چرچا کی گئی تھی اس میں اور آج کے نظریہ میں بہت بڑا اور خوشی آئند فرق مجھے محسوس ھو رھا ھے - اودھر کی بنچس کے ایک آنریبل ممبر نے مرھٹی میں تقریر کرتے ھوئے ورودھی پکش (विरोधी पक्ष) کی درشٹی (दृष्टि) چھوڑ کر پرتی پکش (प्रतिपक्ष) کی درشٹی سے جو چرچا آج کے مباحث میں کی گئی اس کو انہوں نے سراھا تھا - اس کی تعریف کی تھی - میں اون کے ایک ایک لفظ سے متفق ھوں -

اتنا عرض کرنے کے بعد اب میں ان تمام کٹ موشنس کی طرف توجہ دلانا چاھتا ھوں جن کے بارے میں یہاں پر ذکر کیا گیا ھے - یہ تو ظاھر ھے جیسا کہ میں نے ابھی کہا کہ کٹ موشنس کے سلسلہ میں بحث کرتے ھوئے نکتہ چینی برائے نکتہ چینی نہیں کی گئی بلکہ آنریبل ممبرس نے کچھ کنسٹر کٹیو سجیشنس (Constructive Suggestions) بھی دئے ھیں - میں اون کو نہ صرف مبارکباد دیتا ھوں بلکہ دوران تقریر میں یہ بھی

بتاؤنگا کہ اون کے جو کنسٹرکٹیو سجیشنس ہیں ان پر اب تک کتنا غور کیا گیا اور آگے چل کر انکے متعلق کیا کرنے کا ارادہ ہے ۔

سب سے پہلے تو میں فیمن کنڈیشنس (Famine conditions) اور اسکیرسٹی کنڈیشنس (Scarcity Conditions) کے بارے میں جو مباحث کئے گئے اون کو میں ہاؤز کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں سب سے پہلے میں جو عرض کرونگا وہ یہ ہے کہ بعض آنریبل ممبرس کو اس بات کی بحث رہی کہ مرہٹواڑہ اور تلنگانہ کے بعض اضلاع میں جو حالات ہیں اون کو اسکیرسٹی کنڈیشنس کیوں کہا جاتا ہے اور فیمن کنڈیشنس کیوں نہیں کہا جاتا ۔ میں گزارش کرونگا کہ اسکیرسٹی اور فیمن یہ دونوں بھی ریلیٹیو ٹرمس (Relative terms) ہیں ۔ فیمن کوڈ (Famine Code) جب تک موجود ہے اوس کی اصطلاح میں ان حالات کو اسکیرسٹی نہیں کہا جاسکتا ۔ اس وجہ گورنمنٹ کو تامل ہو رہا تھا کہ ان حالات کو فیمن کنڈیشنس کہے ۔ لیکن کنڈیشنس خواہ کچھ بھی ہوں ان کی وجہ سے جو تکلیفیں اور مصیبتیں وہاں کے لوگوں کو ہو رہی ہیں اون کی حدتک گورنمنٹ نے کبھی انکار نہیں کیا ۔ محض نام کے بدل جانے کی وجہ سے تو کوئی چیز حاصل نہیں ہوسکتی ۔ محض فیمن کہدینے کی وجہ سے تو حالات میں تبدیلی نہیں ہوسکتی ......

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ فیمن کے لئے الگ ریلیف (Relief) ہے اور اسکیرسٹی کے لئے علحدہ ریلیف ہے ۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ اسی وجہ سے تو میں نے کہا ہے کہ یہ حالات فیمن کی تعریف میں نہیں آتے ۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ توکوڈ بدل دیا جائے ۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ ہاں کوڈ بدلنے کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے اور اوس کو بدلنے کی کوشش بھی کیجا سکتی ہے ۔ یہ کوڈ ۳۰ ۔ ۴۰ برس پیشتر مرتب ہوا تھا ۔ اوس وقت جو حالات نظر آئے اون کے پیش نظر اوس وقت کے لوگوں نے خاص حالات کو فیمن کنڈیشنس قرار دیا ۔ لیکن جن لوگوں نے اس کو مرتب کیا انہوں نے کچھ سوچ سمجھکر اور حالات کو سامنے رکھکر ہی کیا ہوگا ۔ اس میں شک نہیں کہ اس سلسلہ میں اوس زمانے میں جو ویجس (Wages) مقرر ہوے وہ آج کے بدلے ہوئے معاشی حالات میں کم ہیں ۔ لیکن اگر اس کا ریویژن (Revision) بھی کیا جائے تو اس ہاؤز کے آنریبل ممبرس کو یہ تسلیم کئے بغیر چارہ نہ ہوگا کہ فیمن کنڈیشنس قرار دئے جانے کے بعد جو ویجس قرار دئے جائینگے وہ معمولی طور پر دئے جانے والے ویجس سے بھی کم رہینگے ۔ زندگی بسر کرنے کے لئے جن ویجس کی ضرورت ہوتی ہے اتنے ویجس نہ مل سکینگے ۔ حکومت کی جانب سے جو ویجس مقرر ہیں وہ نو یا دس آنے ہیں جو آج کل کے حالات میں ناکافی ہیں ۔ اس میں ریویژن کی ضرورت ہے اور

میں اس ضرورت کو کسی حدتک تسلیم کرلیا ہوں ۔ لیکن یہ بھی ماننا پڑیگا کہ فیمن کنڈیشنس میں جو ویجس دئے جائینگے وہ معمولی ویجس سے بھی کم ہونگے اور اون کو کم رکھنا پڑیگا ۔ فیمن کوڈ جب تک باقی ہے ہم اوس کے تحت ایسے حالات کو فیمن کنڈیشنس نہیں کہہ سکتے ۔ اس وجہ سے ان حالات کو اسکیرسٹی کنڈیشنس کہتے ہیں ۔ ناموں میں تو کچھ نہیں رکھا ہے اصل میں دیکھنا یہ چاہیئے کہ نتیجہ کیا ہے ۔ گزشتہ عرصہ میں جو کچھ ہوا تفصیل سے اسٹیٹمنٹ دیا گیا ہے ۔ لیکن اوس کی نسبت کہا گیا کہ یہ ناکافی ہے ......

اس میں شک نہیں کہ مصیبت زدہ علاقوں پر جو کچھ صرف کیا جائے وہاں کے رہنے والے مصیبت زدہ لوگ اسکو کم ہی محسوس کرتے ہیں ۔ میں ہاؤز کے سامنے اپٹوڈیٹ فیگرس (Up to date figures) رکھنا چاہتا ہوں ۔ موجودہ حالات میں جو گنجائش ہمارے پاس ہے ہم اتنا ہی خرچ کرسکتے ہیں ۔ کچھ اور پروپوزلس (Proposals) ڈسٹرکٹ کلکٹرس کے پاس سے وصول ہو رہے ہیں جنہیں حسب گنجائش عمل میں لایا جائیگا ۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس عرصہ میں جو کچھ کیا گیا ہے وہ کچھ کم نہیں ہے ۔ ورنگل اور کھمم کے اضلاع کے لئے ۸ لاکھ (۵۰) ہزار کی منظوری دیگئی ہے ۔ اس طرح روڈس (Roads) کی مرمت کے لئے (۷،۸۵،۶۵۷) روپیہ دئے جارہے ہیں جسکو پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی نے خاص طور پر منظور کیا ہے ۔ اس طرح کھمم اور ورنگل کے لئے اسکیرسٹی کنڈیشنس (Scarcity Conditions) کو دور کرنے کے لئے ساڑھے آٹھ لاکھ کی امداد دیجا رہی ہے ۔ اسکے علاوہ مختلف مقامات پر تقاوی اور بریچڈ ٹینکس (Breached tanks) کے لئے بھی رقومات منظور کئے گئے ہیں تاکہ اسکیرسٹی کنڈیشنس کے لئے کچھ ریلیف (Relief) ملے ۔

پالونچہ اور یلندو میں فیر پرائسز شاپس (Fair prices shops) کھولے گئے ہیں تاکہ غلہ کی سہولت میسر ہو اور ایک آدھ دن کے لئے بھی تکالیف نہ ہونے پائے ۔ کیا آنریبل ممبرس ان حالات میں سچائی کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ توجہ نہیں کی گئی ؟ یہ خیال ہوسکتا ہے کہ اس سے زیادہ کام ہونا چاہئے تھا ۔

ضلع نلگنڈہ میں ساڑھے سات لاکھ روپیہ ان حالات کو بہتر بنانے کے لئے منظور کئے گئے ہیں ۔ ابھی پندرہ روز پیشتر منظوری دیگئی ہے ۔ ٹینکس (Tanks) کی درستی پر کافی روپیہ خرچ کیا جارہا ہے تاکہ غذائی اجناس کی قلت رفع ہوسکے ۔ فوڈ پروڈکشن (Food Production) کے اضافہ کے پیش نظر ہی حالیہ میٹنگ میں یہ طے کیا گیا ہے کہ دیڑھ لاکھ روپیے روڈس کے لئے بھی منظور کئے جائیں نلگنڈہ کے لئے سات لاکھ روپیہ کی منظوری دیگئی ہے ۔ پچاس ہزار روپیہ تقاوی کے لئے اور ڈھائی لاکھ روپیہ ریپیرس آف ٹنکس اینڈ بنڈس (Repairs of tanks and bunds) کے لئے منظور کئے گئے ہیں ۔ لوکل گورنمنٹ کی طرف سے ایک لاکھ (۸۰) ہزار روپیہ

دینے کے لئے قواعد منظور کئے گئے ہیں ۔ ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ وہاں پہاڑ ہیں پھر ہیں کچھ بھی نہیں کیا گیا ہے ۔ خیر میں تو وہاں نہیں گیا ہوں لیکن ہمارے پاس رپورٹیں آتی ہیں ۔ فیمن کمشنر اور کلکٹرس کی رپورٹوں کے لحاظ سے میں چیلنج کے طور پر کہہ سکتا ہوں کہ آنریبل ممبر کا یہ ایک سویپنگ ریمارک (Sweeping remark) ہے ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ فیمن کمشنر اور کلکٹر تو زیادہ سے زیادہ تحصیل تک جاتے ہیں ۔ وہاں وہ لوگ پہنچتے ہی نہیں ۔

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ ضروری ضروری مقامات پر جا کر انہوں نے رپورٹ کی ہے ممکن ہے کہ کسی خاص جگہ وہ نہ جاسکے ہوں یا جس ایریا کا ذکر کیا جا رہا ہے وہاں نہ جاسکے ہوں ۔ ممکن ہے کہ وہ ہالی ایریاز (Hilly areas) ہوں اور وہاں نہ پہنچ سکے ہوں ۔ بہر حال جو کچھ کیا جاسکتا تھا کیا گیا ہے ۔ (۵۰) ہزار کی گنجائش رکھی گئی ہے ہوسکتا ہے کہ اس سے زیادہ کی ضرورت ہو ۔

ضلع بیڑ کے لئے چار لاکھ (۶۰) ہزار روپیہ کی منظوری ہوئی ہے ۔ سوالاکھ روڈس (Roads) کے لئے دئے گئے ہیں ۔ بیڑ ۔ پاٹوده اور آشٹی کے سسپنشن (Suspension) کے لئے (۵۰) ہزار روپیہ دئے گئے ہیں اور ایک لاکھ (۶۰) ہزار روپیہ باؤلیوں کی کندیدگی کے لئے منظور کئے گئے ہیں ۔ بنسوره ۔ راجلٹ کے لئے بھی کافی رقمی منظوری دیگئی ہے ۔ ۷۵ ہزار روپیہ اگریکلچر کے لئے دئے گئے ہیں .. اسی طرح رائچور کے لئے ۵ لاکھ ۷۰ ہزار روپیہ مہیا کئے گئے ہیں جس میں سے چالیس ہزار تقاوی کے لئے دئے گئے ہیں اور ۲ لاکھ روپیہ روڈس ورک (Roads work) کے لئے منظور کئے گئے ہیں ۔ سندھنور .. دیودرگ اور مانوی میں پانی کم ہونے کی وجہ سے اقساط کی معافی کا اعلان کیا گیا ہے ۔ اسطرح پانچ لاکھ ۷۰ ہزار روپیہ خرچ کئے جا رہے ہیں .. رائچور کے سات تعلقوں کے لئے سسپنشن (Suspension) کا اعلان کیا گیا ہے ۔

عثمان آباد کے لئے (۵۰) ہزار تقاوی کے لئے منظور کئے گئے ہیں ۔ اسطرح فیمن کنڈیشنس کو دور کرنے کے لئے حکومت نے یہ کام کیا ہے ۔ فیمن فنڈ (Famine Fund) میں ۳۶ لاکھ کی گنجائش رکھی گئی ہے جس میں سے نصف ہم نے اس سال خرچ کیا ہے ۔ اگر ایسے ہی حالات آئندہ سال بھی رہیں تو فیمن فنڈ میں کچھ باقی نہ رہیگا ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ کیا آئندہ کے لئے کچھ بھی پراویژن نہیں ہے ۔

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ ہاں نہیں ہے ۔ آنریبل ممبر کہیں کہ اس سے دگنا کرنا چاہئیے تو ہم مجبور ہیں ۔ آپکی ٹریژری (Treasury) میں پیسہ نہیں ہے تو ہم کیا کریں ۔ ہم تو آپکے گماشتے ہیں ۔ گماشتہ اتنا ہی خرچ کریگا جتنی کہ گنجائش ہے ۔ (Laughter) مرہٹواڑی میں خاص طور پر پینے کے پانی کی تکلیف

ہے - فیمن بورڈ (Famine Board) کی حالیہ میٹنگ میں ساڑھے تین لاکھ کی منظوری دیگئی ہے - دس بورنگ مشینس (Boring machines) خریدے جائینگے جو مہینہ ڈیڑھ مہینے میں آ جائینگے - یہ مرہٹواڑی میں بھیجے جائینگے - مرہٹواڑی سے جو لوگ آئے تھے - ان سے معلوم ہوا کہ باؤلیوں کی کندید گی کے سلسلہ میں عوام نے کوابریشن (Co-operation) کیا اور پبلک اداروں نے اس میں دلچسپی لی ہے - مجھے یہ سنکر خوشی ہوئی - اسکے ساتھ ساتھ مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ بیڑ کے آنریبل ممبر (ایم - ایل - اے) نے جنہوں نے بہت کچھ جوش دکھایا ہے کچھ کنسٹر کٹیو (Constructive) طریقہ پر خرچ نہیں کیا - مجھے اس چیز کا افسوس کے ساتھ اظہار کرنا پڑتا ہے - فیمن یا اسکیرسٹی وغیرہ اس قسم کی ہیومن ڈیفیکلٹیز (Human deffiiculties) کے بارے میں آنریبل ممبرس آف دی اپوزیشن مبالغہ آمیزاور شاعرانہ انداز میں واقعات کو نہ پیش کریں تو مناسب ہے - سچائی کے ساتھ واقعات پیش کئے جائیں تو وہ کونسی حکومت ہوگی جو ان حالات کی جانب متوجہ نہو اور اپنے فرض کی ادائی سے لاپروائی برتے - میں ہاؤز سے یہ گزارش کرونگا کہ رنگین تصویر پیش کرکے ہاؤز کو متاثر کرنیکی کوشش نہ کی جایا کرے - میں نے ہر وقت اسکی کوشش کی ہے کہ تمام پارٹیز سے ملکر صحیح حالات معلوم کروں - کانگریس اور پی - ڈی - ایف کے ریپریزنٹیٹیوز (Representatives) میرے پاس آئے تھے اور با با صاحب برانچپے نے بھی میرے پاس ریپریزنٹیشن (Representation) کیا ہے اور میں نے ان ریپریزنٹیڈ (Unrepresented) لوگوں سے بھی حالات معلوم کئے ہیں - معلوم ہوا کہ اگزا جریٹیڈ پکچر (Exaggerated picture) پیش کیا گیا ہے - بیلنسڈ ویو (Balanced view) سے قطع نظر کرکے پروپیگنڈہ کی خاطر کام کیا جارہا ہے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - یہ آپ کا مس انفرمیشن (Mis-information) ہے -

شری بی - رام کشن راؤ - میں مطمئن ہونے کے بعد انکساری کے ساتھ عرض کر رہا ہوں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - انکوائیری (Enquiry) کی جائے میں بھی یقین کے ساتھ کہہ رہا ہوں -

شری بی - رام کشن رام راؤ - غرض یہ کہ اسکیرسٹی اور فیمن کے بارے میں کلیاریفائی (Clarify) کرنا چاھئے -

دوسری چیز یہ کہ جمبندی کے بارے میں جو کٹ موشنس آئے ہیں ان پر مباحث ہوئے - جیسا کہ ابھی آنریبل ممبر کلوا کرتی نے کہا زیادہ تر تلنگانہ میں جمعبندی کے معاملات کچھ پیچیدہ ہیں - ہم لوگوں نے بھی اس بارے میں برسوں اسٹڈی (Study)

کی ہے.. اور ان پیچیدگیوں کو حل کرنے کیلئے کافی ایجیٹیشن (Agitation) کیا ہے - میں یہ نہیں کہتا کہ ہمارے ایجیٹیشن کی بناء پر ہی سب کچھ ہوا ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ کم از کم پولس ایکشن کے بعد اس سلسلے میں کافی مشکلات کو رفع کرنے کی جانب حکومت نے توجہ دی ہے - میں صرف چند چیزیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں - اسکے یہ معنی نہیں کہ اب ان میں کوئی مشکلات ہی نہیں ہیں - ریوینیو ڈپارٹمنٹ نے اس بارے میں جس حد تک کام کیا ہے اسکا تذکرہ کردینا مناسب سمجھتا ہوں - جمعبندی میں ایک بہت بڑی بھاری کمی پولس ایکشن کے بعد زیر باؤلی اراضیات کے دھاروں میں ہوئی ہے - اسکے لئے ایک زمانے سے ایجیٹیشن ہورہا تھا کیونکہ کاشت تو باؤلی کے پانی سے کیجاتی تھی لیکن تری دھارا لیا جاتا تھا - پچھلی گورنمنٹ نے اس پر توجہ نہیں کی اور قطعی فیصلہ نہیں کیا - لیکن پولس ایکشن کے بعد ہم نے سب سے بڑا کام یہ کیا کہ زیر باؤلی آراضیات کے دھارے خشکی کے مساوی لئے جانے لگے - اب ان آراضیات سے تری دھارا نہیں لیا جاتا - اندرون آیاکٹ اور بیرون آیاکٹ جو زمینات ہوتی ہیں ان کے اسسمنٹ (Assessment) میں فرق رکھا گیا ہے - اگر زیر باؤلی آراضی پر کاشت پورے طور پر باؤلی کے ذریعہ نہو بلکہ دیگر ذرائع آب کی مدد سے کاشت ہو تو ایسی صورت میں سرکار کو ریوینیو اسسمنٹ (Revenue assessment) ادا کرنا پڑتا ہے - اسلئے کہ دیگر ذرائع سرکار کے سمجھے جاتے ہیں - اندرون آیاکٹ جو زمینات ہوں وہ بہر صورت اسسمنٹ کے مقاصد کیلئے خشکی کے زمینات سمجھے جائینگے - قانون مالگزاری میں جمعبندی کی نسبت جو رولس ہیں ان میں اسطرح کی ترمیم کردیگئی ہے کہ اگر باؤلیوں کے ذریعہ کاشت کیجائے تو کوئی تری دھارا عائد نہ کیا جانا چاہئے - اسی طریقہ پر قاعدہ (۴۲) کے تحت خالص باؤلیوں کے ذریعہ جن کھیتوں کی آبپاشی ہوتی ہے انہیں نظر انداز کرنے کا حکم دیا گیا ہے - اور دفعات (۳۰) اور (۵۳) میں جو متضاد احکام تھے انہیں نکالدیا گیا ہے -

[Mr. Deputy Speaker in the chair]

اسی طریقہ سے باؤلیاں فریلی (Freely) سنک (Sink) کرنے کیلئے بارے میں احکام ہیں - اور جو فصلیں ڈسٹرائے (Destroy) ہوجاتی ہیں ان کے رمیشن (Remission) کے بھی احکام اس سلسلے میں رکھے گئے ہیں - تلف مال کے بارے میں اعتراضات کئے گئے - میں مانتا ہوں کہ بر وقت پنچنامے کرنے اور ریلیف (Relief) دینے میں مشکلات ہوتی ہیں - آنریبل ممبر (شائد وہ نظام آباد کانسٹی ٹیونسی کے ہیں مجھے اچھی طرح یاد نہیں کہ وہ کہاں کے ہیں) نے یہ صحیح کہا کہ ۳ مہینے ۴ مہینے اور ۶ مہینے کے کراپس (Crops) کیلئے ایک ہی تاریخ رکھی گئی ہے - جس سے دقت ہوتی ہے - اور کام ٹھیک طور پر نہیں ہوسکتا - یہ ایک غلطی ہے جسکی اصلاح ضروری ہے - انہوں نے جو تجویز پیش کی ہے کہ دو تاریخیں مقرر کرنے سے آسانی ہوگی اس بارے میں فوراً کارروائی کیجاسکیگی ایک تاریخ مقرر کرنے سے ہوتا یہ ہے کہ وہ عہدہ دار جن کا کام پنچنامے کرنا ہوتا ہے اس کام کو فوری ہاتھ میں نہیں

لے سکتے۔ حالانکہ یہ لازمی نہیں - درخواستیں پیش ہونے کے (۱۵) دن بعد پنچنامہ کرنے کے احکام ہیں - تلف مال کی درخواستوں کی جانچ کے بارے میں ایک آنریبل ممبر نے کہا - یہ واقعہ ہے کہ تلف مال کی اکثر درخواستیں صحیح نہیں ہوتیں - بعض صورتوں میں لیوی سے بچنے کیلئے درخواستیں پیش کی جاتی ہیں - اگر بلا جانچ اس کی منظوری دیدی جائے تو اس سے ایک طرف تو لیوی کا نقصان ہوتا ہے اور دوسری طرف مالگزاری کا - کیونکہ احکام یہ ہیں کہ جہاں مالگزاری معاف کیجائے وہیں لیوی معاف کیجانی چاہئے - اس لئے لوگوں کو ترغیب ہوتی ہے کہ وہ ان دونوں سے بچنے کیلئے تلف مال کی درخواستیں پیش کریں - اسلئے ان کی جانچ ضروری ہے - ہاں یہ تو ہوتا ہی ہے کہ کبھی گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے - ممکن ہے کہ بعض صحیح درخواستیں نامنظور ہوجاتی ہوں - لیکن بہرحال جانچ ضروری ہے - تلنگانہ کے خاص حالات کے لحاظ سے یہ ناگزیر دفعات ہیں -

ایک آنریبل ممبر نے فرمایا کہ ہمارے پاس ریوینیو کے ویٹ ریٹس (Wet rates) بمقابل مدراس اور آندھرا کے زیادہ ہیں - کرشنا اور گوداوری کے علاقوں کے ویٹ ریٹس کم ہیں - لیکن ہمیں یہ بھی تو دیکھنا ہے کہ وہاں کے حالات اور یہاں کے حالات میں کافی فرق بھی تو ہے - بات یہ ہے کہ وہاں انشورڈ کنال اریگیشن (Insured Canal irrigation) کے ذرائع ہیں - اسلئے وہاں زمین کی بابتہ فکسڈ (Fixed) دھارے لئے جاتے ہیں - لیکن ہمارے ہاں تلنگانہ میں حالت یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے اور بعض بڑے تالابوں کے ذریعہ اریگیشن ہوتا ہے اور یہ انشورڈ کنال اریگیشن کی طرح نہیں ہیں - اسکی وجہ سے کچھ تھوڑا بہت امتیاز ہم میں اور متصلہ اضلاع میں پیدا ہوا ہے - یہ ایک قدرتی چیز ہے ہمارے پاس صرف نظام ساگر ہی ایک ایسا پراجکٹ ہے جس سے تلنگانہ میں اریگیشن کیا جاتا ہے - جب تنگبھدرا پراجکٹ تکمیل پاجائیگا تو وہ کرناٹک کے علاقوں کو سیراب کریگا - پاکھال اور رامپا بھی بڑے تالاب ہیں لیکن وہ انشورڈ اریگیشن نہیں ہیں - اسلئے ہمارے پاس جمعبندی رولس میں کمی یکسالہ معافی یکسالہ کی پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہیں - ہمارے پاس رین فال (Rainfall) بھی غیر یقینی ہے جسکی وجہ سے اسطرح اسسمنٹ کیا جانا ضروری ہے - یہ بات بھی صحیح ہے کہ رولس اگر پیچیدہ ہوں تو اس سے زیادہ کرپشن (Corruption) کے امکانات پیدا ہوتے ہیں - ....

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - جب آپ پانی نہیں دے سکتے تو اتنے ریٹس کیوں رکھے گئے ہیں - آپ کمپیریٹیو ریٹس (Comparative rates) کیوں نہیں رکھتے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - سوال یہ نہیں ہے - جن آنریبل ممبر نے یہ سوال اٹھایا تھا انہوں نے کہا تھا کہ یہاں میگزیمم ویٹ ریٹ (Maximum wet rates) ۱۶ تا ۲۴ روپیے فی ایکر ہے اور دوسری جگہ میگزیمم ۱۶ تا ۱۸ روپیے ہے - انہوں نے

اریگیشن اور ربانی دینے یا نہ دینے کی بحث نہیں کی تھی - یہاں جب نالاب بھرتے ہیں تو اس کا ایاکٹ مقرر ہوتا ہے - اتنے ھی ایکر کے لئے پانی سربراہ کیا جاتا ہے - پی - ڈبلیو - ڈی اور مال کے عہدہ دار ملکر اس کا اندازہ لگاتے ہیں اس کو " تہہ بندی " کہا جاتا ہے - اس میں بھی کچھ پیچیدگی تھی لیکن ہم نے ۴-۵-سال کے ایوریجس (Averages) نکالکر تہہ بندی کا ایریا (Area) فکس (Fix) کرنے کا طریقہ رکھا ہے - ورنہ پٹیل پٹواریوں اور رگرداوروں کو ساز باز کرلینے کا موقع ملجاتا تھا - لیکن حالیہ احکام کے لحاظ سے اوسط کے ذریعہ تہہ بندی کا تعین کرنے کا طریقہ مقرر کر کے اس خامی کو رفع کردیا گیا ہے -

جمعبندی کے سلسلے میں پٹیل پٹواریوں کو ہر گاؤں کیلئے (۳۲) رجسٹرس (Registers) رکھنے کی ضرورت ہوتی تھی - جس سے پیچیدگیاں پیدا ہوتی تھیں - اور بلا ضرورت صادر کا بار بھی ہوتا تھا - ہم نے اس سسٹم کو ریوائز (Revise) کرکے رجسٹرس کی تعداد گھٹا کر صرف (۱۶) کردی ہے جن سے ضروری معلومات بھی آسانی سے ملسکتے ہیں اور کوئی بات چھوٹتی بھی نہیں - ایک مہینے کے اندر ان نئے رجسٹرات کے فارمس پٹیل پٹواریوں کو فراہم کردئے جائینگے - اس تعلق سے میں دوسری چیز جو عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں اسٹیٹ میں بہ مقابلہ متصلہ اسٹیٹس کے جیسے بمبئی ہے ریکارڈ آف رائیٹس (Record of Rights) کی کمی ہے - پہلے تو صرف عثمان آباد میں ریکارڈ آف رائیٹس رکھنا طے کیا گیا - لیکن بعد میں اورنگ آباد تک اوس کو اکسٹنڈ (Extend) کیا گیا - دوسرے اضلاع میں بھی وہ کام شروع کیا گیا تھا لیکن تلنگانہ کے اضلاع میں شروع نہیں کیا گیا - گزشتہ ایک سال کے عرصہ میں (۶) اضلاع میں ریکارڈ آف رائٹس کا کام شروع کردیا گیا ہے اور (۱۰) اضلاع ایسے ہیں جہاں ریکارڈ آف رائیٹس نہیں ہے - یہ صحیح ہے کہ ریکارڈ آف رائیٹس نہ ہونے کی وجہ سے جھگڑے اور مقدمہ بازی ہوا کرتی ہے اور پٹیل پٹواریوں کو غلط اندراجات کرنے کا موقع ملتا ہے - ریکارڈ آف رائیٹس نہ ہونے کی وجہ سے بھانی پترک میں پٹیل پٹواریاں تبدیلی کرسکتے ہیں - اس پرانے مرض کو دور کرنے کیلئے گو ایک سال کا عرصہ کافی نہیں ہے لیکن پھربھی اس مدت میں (۶) اضلاع میں ریکارڈ آف رائیٹس کا کام پورا کیا جارہا ہے اور (۱۰) اضلاع باقی ہیں امید ہے کہ اگلے سال (۱۰) اضلاع کا بھی ریکارڈ آف رائیٹس پورا ہوجائیگا - میں اس سلسلہ میں ہاؤز کی معلومات کیلئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ریکارڈ آف رائیٹس اور ریکارڈ آف لیابیلیٹیز (Record of Liabilities) دو الیپکٹس ہیں - ریکارڈ آف لیابلیٹیز کے معنی یہ ہیں کہ مالگزاری ادا کرنے کا کون ذمہ دار ہے - اور کتنی مالگزاری پٹہ دار کے ذمہ ہے - فرض کیجئے کہ زید کسی زمین کا تین جنریشنس (Generations) سے پٹہ دار ہے - بعد میں (۱۵) آدمی مل کر اپنے دادا کی زمین کو تقسیم کرلیتے ہیں اور اوس زمین پر جس کا پٹہ دادا کے نام پر تھا قابض ہوتے ہیں - اگرچیکہ ورثے کی تقسیم کا اندراج نہیں رہتا لیکن ہم کو یہ دیکھنا کافی ہوتا ہے کہ جس زمین کا پٹہ دادا کے نام ہے اوس زمین کی مالگزاری مل رہی ہے یا نہیں - اسی نقطہ نظر سے ریکارڈ تیار کیا جاتا

ہے ۔ اس بات کی کوشش کیجارہی ہے کہ جب کھاته ٹرانسفر (Transfer) ہوتا ہے یا مرج (Merge) ہوتا ہے توکس کس کے قبضه میں کتنی زمین چلی جاتی ہے اوس کا ریکارڈ قائم کیا جائے ۔ اسی طرح بمبئی میں پٹیل پٹواریوں کی نسبت جو ٹلاٹی سسٹم ہے اوس کو یہاں بھی رواج دینے کی کوشش کیجارہی ہے ۔ آج سے (۸۰) برس پیشتر مختار الملک نے اس نئے رعیت واری سسٹم کی بناء ڈالی تھی ۔ اس پورے سسٹم کو بدل کر بمبئی اورمدراس کے سسٹم کو یہاں لانے کی کوشش برس دو برس میں کامیاب نہیں ہوسکتی ۔ اسی وجہ سے آنریبل سمبر فرام کلواکرتی نے صبر کرنے کی تلقین کی ۔ لیکن آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا کہ پیشنس (Patience) کرتے کرتے پیشنٹ (Patient) مرجا ئیگا ۔ میں کہونگا کہ جو ساٹھ ستر برس سے مریض ہو اوس کا مرض دور کرنے میں بھی دیر لگے گی ۔ اس نقطه نظر اور اس لحاظ سے بھی ہم کو غور کرنا چاہئے ۔ یه تو نہیں ہوسکتا کہ تاریخ مقرر کر کے کوئی میراکل (Miracle) بتایا جائے ۔ میں نے میرا کل بتانے کا دعوی نہیں کیا ہے ۔ ہم نے جو قدم اس سلسله میں اٹھایا ہے اور جو پروگریس ہورہا ہے اوس کا دگ درشن (दिग्दर्शन) آپ کو کرانا چاہتا ہوں ۔ بیڑ کے چار تعلقوں میں اس کام کو پروملگیٹ (Promulgate) کیا گیا ہے اور ایک پارٹی وہاں اس کام کے لئے بھیجی گئی ہے ۔ اسی طرح پربھنی کے چار تعلقوں میں بھی ایک پارٹی یه کام انجام دے رہی ہے ۔ ریکارڈ آف رائیٹس ایکٹ متعلق کر کے وہاں کام کرنے کے متعلق نوٹی فیکیشنس جاری کئے جارہے ہیں ۔ ناندیڑ میں (۴) بیدر میں (۴) پربھنی میں (۳) اور ورنگل میں (۳) پارٹیز کام کررہی ہیں ۔ محبوب نگر ۔ وقار آباد اور کلواکرتی میں بھی کام ہورہا ہے ۔ جمعبندی اور ریکارڈ آف رائیٹس کے سلسله میں جو چرچا کیگئی اور جو سجیشنس (Suggestions) دئے گئے میں ان پر ضرور غور کرنے کے لئے تیار ہوں ۔ اس وجہ سے کہ وہ کنسٹرکٹیو سجیشنس (Constructive Suggestion) ہیں ۔ اس سلسله میں جو سجیشنس ہمارے زیر غور ہیں اون میں کسی قدر تبدیلی کر کے اون کو عمل میں لایا جاسکتا ہے اور میں کہہ سکتا ہوں کہ اس کو اکسپیڈائٹ (Expedite) کرنے کی ممکنه کوشش ہم ضرور کرینگے ۔

ویٹ ریٹس (Wet rates) کے بارے میں تھوڑاسا عرض کر کے میں اس جزو کو ختم کرونگا ۔ اس میں شک نہیں کہ آنریبل ممبرس نے جو تنقید فرمائی وہ ٹھیک ہے ۔ یه صحیح ہے کہ ہمارے پاس تری دھارا به نسبت متصله اسٹیٹس مثلا مدراس وغیرہ کے زیادہ ہے ۔ میں اس چیز کو مانتا ہوں ۔ لیکن ڈرائی لینڈ (Dry land) کا جو اسسمنٹ (Assessment) ہے وہ بہت کم ہے ۔

مرہٹواڑی میں بمبئی کے ماثل کیفیت ہے ۔ وہاں جو حال ہے مرہٹواڑی میں بھی وہی حال ہے ۔ البته تلنگانه میں تری کا دھارا مرہٹواڑی سے زیادہ ہے ۔ مرہٹواڑی میں تری دھارہ کم ہے ۔

شری ادھو راؤ پٹیل ۔ خشکی کا دھارا بمبئی کے مقابل زیادہ ہے ۔

شری بی - رام کشن راؤ - گزشتہ مرتبہ جب خشکی دھارا پر چرچا ہوئی تھی تو میں نے فیگرس بتلائے تھے - بمئی میں حال ہی میں کیا ہوا یہ تو نہیں معلوم لیکن میں نے اوس وقت جو اسٹیڈی کی ہے اس کے اپریشن (Impression) کے تحت یہ عرض کرونگا کہ مرھٹواڑی کا خشکی دھارا بمبئی کے مقابلہ میں ایک آنہ - دو آنے یا تین آنے زیادہ ہے لیکن بعض جگہ پر کم بھی ہے - مرھٹواڑی میں ایسے ایریاز (Areas) بھی ہیں جہاں بہ مقابلہ بمئی کے خشکی دھارا زیادہ ہے لیکن ایسے ایریاز بھی ہیں جہاں کم ہے - میں اسکو بیشک تسلیم کرتا ہوں کہ بمبئی کے مقابلہ میں کہیں دو تین آنے زیادہ دھارا ہے -

اب میں تلنگانہ کے تری دھاروں کے متعلق یہ عرض کرونگا کہ آندھرا ڈسٹرکٹ کی کرشنا اورگوداوری کی تری زمیناب کے مقابابہ میں ہمارے یہاں کی تری زمینات کا دھارا زیادہ ہے - اس کے بارے میں کچھ عرصہ سے ایجیٹیشن (Agitation) ہورہا ہے اور لوگوں میں بیچینی بھی ہے - ویٹ ریٹ کمیٹی (Wet rate Committee) جو اس سلسلہ میں مقرر ہوئی تھی اوس نے اس حقیقت کو تسلیم کیا لیکن اس کی سفارشات جو اوس زمانے میں گورنمنٹ کے پاس پیش ہوئیں اون پر غور کرنے کے بعد اوس وقت کی گورنمنٹ نے اس کے فینانشیل امپلیکیشن (Financial implication) کو پیش نظر رکھتے ہوئے منظور نہیں کیا بلکہ مزید معلومات حاصل کرنے کی غرض سے ویٹ ریٹ کمیٹی کو باقی رکھا گیا اور اس پر حال ہی میں دوبارہ غور کرنے کی کوشش کیگئی - لیکن یہ ایک سوال ہے اور اس کے کچھ ایسے فینانشیل امپلیکیشنس ہیں کہ اس پر آہستگی کےساتھ غور کرنے کی ضرورت ہے - آج کل فینانشیل اسٹرنجنسی (Financial Stringency) کے جو حالات ہیں اون کی بناء پر ہم عجلت نہیں کر رہے ہیں ورنہ اڈمنسٹریٹیو فیزسبیلیٹی (Administration Feasibility) کی بات نہیں ہے - یہ سجیشن دیا گیا کہ اس سلسلہ میں ایک کمیٹی مقرر کیجائے اور ان ٹیکسس کے بارے میں سوچا جائے - اس سلسلہ میں ایک دن پیشتر اس خیال کا اظہار کیا گیا تھا کہ سارے ملک کے متعلق ٹیکزیشن کی جو پالیسی ہے اوس پر فینانس منسٹر گورنمنٹ آف انڈیا سوچ رہے ہیں - ایک ٹیکزیشن انکوائری کمیٹی (Taxation Enquiry Committee) مقرر کیگئی ہے مگر خاص طور پر تری دھاروں کے معاملوں کے متعلق ہم اس سلسلہ میں کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکے کہ کوئی کمیٹی مقرر کریں یا نہ کریں - ہم اس معاملہ پر دوبارہ غور کرنا چاہتے ہیں کہ اس کے فینانشیل امپلیکیشنس (Financial implications) اور اوس کے دوسرے مضمرات کیا ہونگے - قبل اس کے کہ ہم کوئی کمیٹی مقرر کریں ان چیزوں پر غور کرنا چاہتے ہیں - میں نہیں سمجھتا کہ کمیٹی مقرر کر کے اس پر وچار کرنے کی کوئی اوشکتا ہے - دراصل ہم کو کو دیکھنا یہ ہے کہ اس میں کہاں تک کمی کی جاسکتی ہے - اس واقعہ کی تحقیق ضرورت نہیں ہے کہ دھارے کم ہیں یا زیادہ - اس تعلق سے دوسری بات یہ پیدا ہوتی ہے کہ دوسری جگہ پر اس کو کمپیسٹ

(Compensate) کرنے کے لئیے اور قسم کے ٹیکس مثلا اگریکلچر ل انکم ٹیکس (Agricultural Income-Tax) وغیرہ موجود ہے۔لیکن ہمارے پاس کے لیول یا ہمارے پاس کے سلیبس (Syllabus) میں اور دوسری جگہ کے سلیبس میں فرق ہے ۔ جہاں پر تری دھارےزیادہ ہیں وہاں دوسری فیسیلیٹیز (Facilities) بھی ہیں جن کی نسبت یہ کہا جاسکتا ہے کہ (They Compensate for this relief) میں اس پر اصرار نہیں کررہا ہوں البتہ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ویٹ ریٹس (Wet rate) کے بارے میں حکومت غور کررہی ہے ۔ ہم بھی اس مسئلہ پر دوبارہ غور کرناچاہئیے ہیں کہ کب اور کتنی ریلیف دیجاسکتی ہے ۔

جمعبندی کے سلسلہ میں مجھے عرض کرنا ہے کہ جو نئی ترمیمات اس میں ہوئی ہیں میں آنریبل ممبرس سے اون کی اسٹیڈی کرنے کی استدعاء کروں گا ۔ اگر اسٹیڈی کرنے کے بعد مزید پیچیدگیاں دور کرنے کے لئے کوئی اور پراکٹیکل سجیشن (Practical Suggestion) دے سکیں تو اوس کو اڈاپٹ کرنا (Adopt) زیادہ سہل ہوجائیگا ۔ اگر ایسے سجیشنس آنریبل ممبرس دےسکیں جن کے تحت کمی ہوسکتی ہے اور کوئی آپر چو نیٹیز (Oppor-tunities) ایسے پیدا کرسکیں تو ہم خوشی کےساتھ ریوینیوبورڈ میں بیٹھ کر اون کی جانچ کرنے کے لئیے اور موجودہ جمعبندی رولس میں تبدیلی کرکےنے لئے تیار ہیں ۔ چند آنریبل ممبرس اور خاص طور پر نلگنڈہ کےآنریبل ممبرنے مجھ سے اس سلسلہ میں کہاتھا اور نلگنڈہ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے پریسیڈنٹ نے بھی خود ایک سجیشن دیا تھا اس کو ان کا ریوریٹ (Incorporate) کرکےچند چینجس (Changes) کئے گئے اور چند چینجس زیر غور ہیں آنریبل ممبرس کوئی اور سجیشنس بھی دے سکتے ہیں تو میں اون کا مشکور ہوںگا ۔

اس کے بعد میں سلسلہ وارتی جوابات عرض نہیں کرونگا بلکہ جیسے جیسے آتے جائینگے جواب دیتا جاؤنگا ۔کیونکہ میں نے جوابات کو سلسلہ وار ترتیب نہیں دیا ہے۔ ایک پائینٹ جس پر کٹ موشن آیا ہے وہ ایکس جاگیر ویلیجس (Ex-Jagir Villages) کے ری اسسمنٹ (Re-assessment) کے بارے میں ہے ۔ اس سلسلہ میں مختلف محکموں سے سوالات کئے گئے تھے اور جوابات دیتے ہوئے ہاؤز کو مطمئن کرنے کی کوشش کی گئی تھی کہ حکومت اس سلسلہ میں کافی اسٹپس (Steps) لے رہی ہے ۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ آنریبل ممبرس کو تشفی نہیں ہو رہی ہے ۔ اس کی وجہ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ان پر حکومت کی جانب سے وقت پر عمل سے نہیں کیا گیا ۔ اسکی وجہ بھی آنریبل ممبرس نے مجھ سے دریافت کی ہے ۔ میں اس کا جواب یہ دے سکتا ہوں کہ گورنمنٹ نے یہ آرڈرس دئے تھے کہ ایکس جاگیر ولیجس کا سروے اینڈ سٹلمنٹ (Survey and Settlement) کیا جائے اور دیوانی کے مائل دھارے قائم کئے جائیں ۔

یہ پالیسی گورنمنٹ کی تھی ان آرڈرس کے تحت سٹلمنٹ ڈپارٹمنٹ عمل کر رہا ہے - ابھی انٹیرم ریلیف (Interim relief) کتنی دیجانی چاہئے یا نہ چاہئے اس کے متعلق گورنمنٹ اپنا ڈسکریشن (Discretion) استعمال کر رہی ہے۔ جہاں سے شدت کے ساتھ اس کی مانگ کی جاتی ہے وہاں ریلیف دیجاتی ہے - یہ میں مانتا ہوں کہ ہمارے پاس جس مانگ کے متعلق شدت کے ساتھ ریزنٹیشن ہوتا ہے اوس پر اسٹپس لئے جاتے ہیں - مجھے اس کو تسلیم کرنے میں کوئی شرم نہیں ہے - ہماری پاپولر گورنمنٹ کے پاس جتنی شدت سے مطالبہ آتا ہے اتنی تیزی کے ساتھ اوس پر غور کیا جاتا ہے - جہاں سے شدت کے ساتھ مطالبہ نہیں کیا جاتا وہاں کے بارے میں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہاں اتنی سخت شکایت اس کے متعلق نہیں ہے - اس قسم کے عمل کے بارے میں کسی کو اعتراض نہیں ہوسکتا - دوسری بات یہ ہے کہ سٹلمنٹ کمشنر (Settlement Commissioner) نے انکوائری (Enquiry) کرکے چندصورتوں میں ہمارے پاس سفارش کی ہے کہ بعض مقامات میں انٹیرم ریلیف دینے کی سخت ضرورت ہے کیونکہ وہاں ریویژن (Revision) کا کام ختم ہونے میں دیر تھی چنانچہ وہاں ہم نے انٹیرم ریلیف دی - لیکن محض ایسے سوالات کا پیدا کرنا گورنمنٹ کو امبراس (Embarras.) کرنے کے سوا کچھ نہیں -

میں ہاؤز سے ادباً گزارش کرونگا کہ ایسی صورت میں یونیفارمیٹی (Uniformity) کا سوال نہ اٹھایا جائے - ایک سال کے قلیل عرصہ میں سب کو یونیفارم (uniform) کرنا ناممکن بات ہے - ہمارے پاس جو جاگیر انٹی گریشن (Jagir integration) ہوا اس میں (۸۳۹۶) مواضعات انٹی گریٹ (Integrate) ہوئے - تین برس کے عرصہ میں سروے ڈپارٹمنٹ کی جانب سے (۸۳۹۶) گاؤں کا سروے کیا جائے تو یہ ناممکن بات ہے - نہ سروے ڈپارٹمنٹ کا اتنا بڑا عملہ ہے نہ اتنے اخراجات مہیا کئے جاسکتے ہیں جتنے کہ عملے کے اضافے کے لئے اس ڈپارٹمنٹ کے مطالبات ہیں -

صرفخاص کے (۱۰۵۶) گاؤں۔ تینوں پائیگاہوں کے (۱۲۰۲) گاؤں اسٹیٹ مہا راجہ بہادر کے (۲۲۱) گاؤں - راجہ شامراج کے (۲۰۳) گاؤں - ان مواضعات میں سٹلمنٹ ہوا تھا - (۱۰۵) مواضعات چھوٹے جاگیری مواضعات تھے جنکا سروے نہیں ہوا تھا - اب ہم نے جاگیر انٹی گریشن کے بعد (۱۱۳۱) مواضعات کے سروے کا کام ختم کیا ہے صرف (۱۷۱) مواضعات کے سروے کا کام باقی ہے - (۲۰۷) گاؤں میں جمعبندی کا عمل ہوا ہے اور (۱۳۱) گاؤں کے بارے میں ریوینیو سکریٹریٹ (Revenue Secretariate) جانچ کررہا ہے جانچ کے بعد منسٹر متعلقہ کی منظوری ہو جائیگی - (۱۰۶) مواضعات ایسے ہیں جنکی رپورٹیں تیار ہو رہی ہیں جو فینانس ڈپارٹمنٹ کی منظوری کے بعد آئینگی - اور (۱۱۰۵) مواضعات کی رپورٹیں زیر ترتیب ہیں اسکے بعد ان مواضعات کا اعلان ہو جائیگا - انکے دھارے دیوانی کے مماثل ہو جائینگے سنہ ۵۳ - ۵۴ کے لئے ہم نے ورک آوٹ (Work out)

کردیا ہے ۔(۱۶۱ یا ۱۶۲) مواضعات کے ری سروے (Re-Survey) کے
احکام دئے گئے ہیں ۔ (۶.۷) گاؤں کا رویرن ہو رہا ہے دھارے کی کمی کی جا رہی ہے۔
عجلت کے سانھ ۲ مہینے میں یہ کام ہوجائیگا ۔ بجٹ میں تین گونہ اضافہ کرنے کے لئے
تیار ہیں تو عجلت کے ساتھ کام ہوسکے گا پھر بھی اتنی عجلت جتنی کہ آنریبل ممبرس
آف دی اپوزیشن چاہتے ہیں ممکن نہیں ہے کیونکہ سوچنا تو جلد ہوسکتا ہے مگر
کام اتنا جلد نہیں ہوسکتا ۔

شری ۔ وی ۔ ڈی۔ دیشپانڈے ۔ فوری ریلیف (۲۵) فیصدکی حدتک دینے میں کیا
دیر ہے ؟

شری بی۔ رام کشن راؤ ۔ لیڈر آف دی اپوزیشن کی گائیڈنس (Guidance)
میں یہ کام ہوسکتا ہے ۔

شری وی ۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ مانگے بغیر نہیں دیا جاتا ہے اسلئے مجھے کہنا پڑا ۔

شری بی۔ رام کشن راؤ ۔ کیوں تمام علاقوں کے بارے میں توجہ کی گئی ہے۔
اس کا سائیکولاجیکل (Psychological) جواب میں نے دیا ہے ۔ اسکے
معنی یہ نہیں ہیں کہ ایجی ٹیشن (Agitation) کیا جائے تو دینگے ورنہ
نہیں ۔ یہ بات نہیں ہے ۔ ایک طرف تو آنریبل ممبرس نے اور خاص طور پر لیڈر آف دی
اپوزیشن نے اپنی اختتامی تقریر میں اتنی چیزوں کی مانگ کی اور دوسری طرف یہ کہا
جا رہا ہے کہ انٹیرم رلیف بھی دیجائے ۔ مرھٹواڑی میں قحط ہے لہذا لاکھوں روپیہ
خرچ کیا جائے اور اسکے ساتھ ساتھ معافی بھی دیجائے ۔ اگر میں فیگرس سامنے رکھوں
تو معلوم ہوگا کہ پورے جاگیری مواضعات میں ریمیشن (Remission) دیا
جائے تو مالگزاری میں کتنی کمی ہوگی ۔ اس طریقہ پر غور کرنا پراکٹیکل پوائنٹ
آف ویو (Practical point of view) سے صحیح نہوگا ۔ پولیٹیکل رائیٹس
(Political Rights) ہوں یا لیگل رائیٹس (Legal Rights)
ان سے پہلے جو سب سے زیادہ مصیبت میں ہیں انکو ریلیف (Relief) دینی
پڑتی ہے ۔ سال دیڑھ سال میں جب سارے مواضعات کا کام ختم ہو جائیگا تو یونیفارمیٹی
(uniformity) ہوجائیگی ۔ جس نقطہ نظر سے ہاؤز غور کررہا ہے
اس نقطہ نظر سے غور نہ کرے بلکہ گورنمنٹ کی مشکلات کیا ہیں اسکی جانب بھی
توجہ کی جائے اور پھر یہ مطالبات کئے جائیں تو مناسب ہے ۔ رسپانسبلیٹی
(Responsibility) کا خیال نہ ہو تو ایجی ٹیشن (Agitation) شروع کیا
جاسکتا ہے ۔ میں بھی کن کن باتوں پر ایجی ٹیشن شروع کرسکتا تھا انکی تفصیل بتانا
نہیں چاہتا ۔(Laughter) وقت ہو رہا ہے لیکن شاید میرے لئے ابھی
ایک گھنٹہ باقی ہے ۔

مسٹر اسپیکر - ایک گھنٹہ میں تو کٹ موشنس بھی وتھ ڈرا (Withdraw) ہونے ہیں -

شری بی - رام کشن راؤ - تمام فیکٹس اینڈ فیگرس (Facts and figures) پڑھکر میں اس امر کی کوشش کر رہا تھا کہ ایک کنسٹریکٹیو مینٹالیٹی Constructive (mentality) پیدا کروں (Laughter) - کٹ موشن نمبر (۱۴) اور ٹننسی پرابلم (Tenancy problem) کے بارے میں ایک دوائنٹ کے سلسلہ میں جواب دوں تو اتنی دیر ہوگی کہ ہاؤز شاید اس کا متحمل نہ ہوسکے - اسلئے مختصر طور پر کہونگا - بعض آنریبل ممبرس نے مثالیں دیکر بہت سی باتیں کہیں - انکے جوابات دینا اس تھوڑے وقت میں مشکل ہے لیکن مختصراً اتنا کہونگا کہ اس ٹیننسی پرابلم کا ایک ہسٹاریکل بیاک گراؤنڈ (Historical background) ہے اس کو پیش نظر رکھنا چاہئے - اسکو بھول کر غور کریں تو بہت کچھ تنقید کی جاسکتی ہے لیکن جس بارے میں آنریبل ممبرس نے زیادہ زور دیا ہے وہ ایسی چیز ہے کہ باوجود ساری کوششوں کے ایوکشنس (Evictions) کا سلسلہ جاری ہے ورنگل اور تلگنڈہ تلنگانے کے خاص اضلاع ہیں - یہاں کے لوگوں میں ایوکشن کا زیادہ احساس پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ (Course of possession) کا (Intensive reconsideration) نہیں کیا گیا ہے - ہر گھڑی قبضہ تبدیل ہوتا رہا ہے - کسی سال لینڈ لارڈس نے زبردستی کرکے قبضہ جمائے رکھا تو کبھی ٹننٹ کو موقع مل گیا - کسی عہدہ دار یا سیاسی پارٹی کی سپورٹ (Support) مل گئی تو اس نے زبردستی قبضہ کرلیا - کہیں یہ ہوا کہ سمجھابجھا کر کاغذات لکھوائے گئے جسکو نوکر نامہ وغیرہ کہا جاتا ہے - اس قسم کے پرابلمس (Problems) ہمارے ٹیننسی لیجسلیشن (Tenancy legislation) کے زمانے میں پیدا ہوئے ہیں اسکو آنریبل ممبر نہ بھولیں - قانون آبجکٹیو کنڈیشن (Objective condition) میں آتا ہے - قانون منظور کرتے وقت یہاں لیجسلیچر میں بڑے بڑے وکلاء اپنی ساری صلاحیتیں صرف کرتے ہیں کہ کہیں کوئی خلاء نہ رہجائے - قانون داں بڑی لفاظی برتتے ہیں - اس میں ایسی ورڈنگ (Wording) رکھنے کی کی کوشش کرتے ہیں کہ کہیں کوئی سوراخ ایسا نہ رہجائے جسکو توڑا جاسکے - ایسی دیوار کھڑی کرنا چاہتے ہیں جس میں کوئی سوراخ نہو - لیکن پھر بھی ہولس (Holes) نکل آتے ہیں - قانون بنانے والوں سے زیادہ قانون کو توڑنے والے عقلمند ہوتے ہیں - وہ زیادہ قابل ہوتے ہیں - بحیثیت وکیل میرا تجربہ ہے کہ کسی سکشن (Section) کے ایک ایک کلاز (Clause) پر آٹھ آٹھ دن بحث کی جاسکتی ہے چنانچہ میں نے خود کی ہے - قانون کوئی مختتم چیز نہیں ہے - اسکے معنی اور مفہوم کو جدھر چاہیں لیجایا جاسکتا ہے اور جو صلاحیت پر منحصر ہے -

ایک آنریبل ممبر نے جو خوش قسمتی سے کم عمر ہیں اپنے لیگل نالیج (Legal knowledge) کی بناء پر جو نظریہ ہونا چاہئے اس میں ترقی کرکے انہوں نے اپنی پوری ذمہ داری کے خلاف یہاں یہ دعوے کیا کہ میں پوری ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں اور ایک سمپل ریمارک (Simple remark) کیا کہ بورڈ آف ریوینیو کے پاس کام کیا ہے - متضاد گشتیاں جاری کرنے کا ایک کام ہے۔ ایک گشتی کے خلاف دوسری گشتی - دوسری کے خلاف تیسری گشتی وغیرہ - مجھے افسوس ہے کہ ایک ذمہ دار وکیل ہوتے ہوئے انہوں نے ایسا سوییپنگ ریمارک (Sweeping remark) کیا ہے -

بات یہ ہے کہ دفعہ ۴۷ قانون مالگزاری کے بارے میں حکومت نے طے کیا ہے کہ یہ دفعہ ۴۷ کریمنل لا کی دفعہ (۴۸) کے مماثل ہے جو موجب کشاکشی ہے اس کا قانون مالگزاری میں رہنا ضروری نہیں ہے لہذا اسکو ختم کرنے کے احکام دئے گئے ہیں۔ وہ گشتی میں اپنے ساتھ لایا ہوں - یہ کوئی عدالت تو نہیں ہے کہ میں یہاں بحث کروں - اس گشتی میں کہا گیا ہے کہ گورنمنٹ پنڈنگ کیسس (Pending cases) ختم کرنا چاہتی ہے اس گشتی کے لحاظ سے زیر دوران مقدمات تو ختم ہوگئے لیکن اگر بعد میں پھر ایسی کوئی صورتیں پیدا ہوں تو یہ اور بات ہے یہ بات عقل انسانی سے بعید ہے کہ اس آرڈر کے بعد ایسی کوئی صورت پھر پیدا ہی نہو - جو انٹیرم آرڈرس جاری ہوئے اُن کے لحاظ سے جو ریلیف ملنا چاہئے تھا وہ ملا - بعد میں یہ سوال پیدا ہوا کہ تحصیلدار یا عہدہ دار متعلقہ کے قبضہ میں لینے - یا سرکاری نگرانی میں اپنے یا دوسرے فریق کی نگرانی میں دینے کی صورت میں کیا ہوگا ؟ بورڈ آف ریوینیو نے یہ کلیاریفکیشن (Clarification) کیا کہ جن مقدمات میں انیٹرم آرڈرس کے تحت پوزیشن میں تبدیلی کی گئی ہے ایسے مقدمات کا تصفیہ کردیں - باقی مقدمات ختم ہو جائینگے - یہ صراحت کردیگئی - یہ ایسی چیز ہے جس کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ بورڈ آف ریوینیو نے بلا سوچے سمجھے یہ ایک دیگر متناقض احکام جاری کئے ہیں -

اسی طرح مرہٹواڑہ کے بعض آنریبل ممبرس نے کہا کہ ایوکشنس ہو رہے ہیں انہیں روکنے کے لئے آرڈینس نافذ ہونا چاہئے - سنہ ۱۹۵۰ ع میں جب ٹیننسی ایکٹ نافذ ہوا تو اس میں پروٹیکٹڈ ٹینٹ کا تعین دو طریقوں سے کئے جانے کا پراویژن تھا - ایک تو بائی آپریشن آف دی لا (By operation of the law) اور دوسرے بائی لیاپسس آف دی پارٹ آف دی لینڈلارڈ (By lapses of the part of the landlord) پہلی صورت میں تو یہ پراویژن ہے کہ جو ٹیننٹس اتنے سال سے قابض ہیں وہ پروٹیکٹڈ ٹینٹ (Protected tenant) کہلائینگے اور دوسری صورت یہ ہے کہ اگر کسی لینڈ لارڈ کو یہ ادعا ہو کہ اسکے ٹیننٹس پروٹیکٹڈ نہیں ہیں تو وہ مدت مقررہ میں رجوع ہو کر تحصیل میں صداقتنامہ حاصل کرلے ورنہ مدت گزرنے کے بعد ٹیننٹس پروٹیکٹڈ ٹیننٹ ہونا طئے کردیا جائیگا - اس صورت میں یہ جھگڑا پیدا ہوا کہ دراصل یہ ٹیننٹس

پروٹیکٹڈ ھیں بھی یا نہیں - ایک عام رجحان یہ ھے اور ھمارے دوست یہ سمجھتے ھیں کہ ھمارے ٹیننسی لیجسلیشن اور لینڈ ریفارمس کی ساری بنیاد بس ٹیننٹ ٹیننٹ ھی ھے جیسے جپ مالا جپ رھے ھوں - سمجھتے ھیں کہ ٹیننٹ محض وہ طبقہ ھے جو انتہائی مفلس غریب بےکس بے بس ھے - یہ سمجھنے کا رجحان واقعات کے بالکل خلاف ھے ایسے کئی ٹیننٹس ھیں جو لینڈ لارڈ سے کہیں زیادہ متمول ھیں - کہیں زیادہ اچھے ھیں تلنگانہ میں ایسے کیسس (Cases) زیادہ ھیں مرھٹواڑہ میں اتنے زیادہ نہیں ھیں - یا عام طور پر ٹیننسی پرابلم ایسا ھے کہ بعض صورتوں میں باھمی اڈجسٹمنٹ (Adjustment) کا موقع دیا جانا چاھئے - فرض کیجئے کہ (اے) ڈھائی سو ایکر کا پٹہ دار ھے - اسکی اراضی کے بازو (بی) کا (۱۰) ایکر نری کا پٹہ ھے لیکن وہ خود کاشت نہیں کرتا - اسکے (۱۰) ایکر ڈھائی سو ایکر زمین رکھنے والا لیکر اسپر کاشت کرتا ھے - اس کا نام بھی ٹیننٹ میں آگیا - کیا یہ درست ھے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - ایسا خیال نہیں ھے

شری بی - رام کشن راؤ ایسا خیال نہیں ھے تو میں مشکور ھوں لیکن جو چیزیں کہی جاتی ھیں ان میں سوشیل جسٹس (Social justice) کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا مرھٹواڑہ ھی کو لیجئے وھاں بہت سے ٹیننٹس ایسے ھیں جن میں لینڈ لارڈس کے مقابلہ میں بہت کم فرق ھے دوانگل کا فرق ھے غرض مجھسے یہ شکایت کی گئی کہ ایوکشنس ھو رھے ھیں اس کے لئے آرڈیننس نافذ کیا جائے میں نے انہیں سمجھایا کہ یہ بہت خطرناک حربہ ھے اس کی ضرورت نہیں ھے لیکن کسی نے میری بات نہ مانی - بالآخر آرڈیننس نافذ کیا گیا - اس کے بعد ان ھی آنریبل ممبر نے میرے پاس آکر کہا کہ واقعی اس سے بہت اتھل پتھل ھوا - ھوا یہ کہ جو جنوین سرنڈر کیسس (Genuine Surrender cases) تھے اور اڈجسٹ (Adjust) ھو رھے تھے وہ بھی واپس لئے جانے لگے اتنا ھی نہیں مرھٹواڑی کے تقریباً ۵ فیصد لوگوں نے یہ آکر مجھسے ایمانداری کے ساتھ یہ کہا کہ

कशाला मला त्याचे शेत, मी देऊन टाकतो. दोन तीन वर्षाकरितां मी केले होते, त्याचे हक्क मला नको आणि ते सर्टिफिकेटहि नको.

سرٹیفیکیٹ نکو ، بولنے والے سیکڑوں نکلے

ایک آنریبل ممبر ترجمہ کیجئے -

یعنی ان لوگوں نے کہا کہ کیوں یہ سرٹیفیکیشن ھم کو دے رھے ھیں ھم ان کی زمین نہیں لینا چاھتے - میرے پاس ایسے انسیڈنٹس (Incidents) ھیں - نانڈیڑ ضلع سے ایک ڈپوٹیشن (Deputation) میرے پاس آیا تھا اس نے کہا

تھا کہ آپ پروٹیکٹڈ ٹیننس کا یہ سرٹیفیکٹ دے کر کاغذ کیوں خراب کرتے ہیں - وہ کہتے ہیں کہ؟ یہی نہیں بس آپ کو اس کی کئی سالین دوں گا - خیر - لیکن ہم نے آرڈیننس جاری کردیا اور کہا کہ قبضے دے دئے جائیں وہاں کے انھاریٹیز (Authorities) نے اٹھا کر قبضے دے دئے - اور اس طرح دے دئے کہ دوسرے آدمیوں کو بھی سرنڈر (Surrender) کی بناء پر قبضے کا حق پیدا ہوگیا - اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوسرے لوگوں کی جانب سے شکایتیں پیش ہوئیں کہ فلاں نے ہماری زمین دبالی - چنانچہ پھر اون کو فصل کے ساتھہ قبضہ مل گیا - ہمارے عہدہداروں نے یہ نہیں دیکھا کہ فصل کے ساتھہ قبضہ دینا چاہیئے یا نہ دینا چاہئے - انہوں نے ٹیننس ایکٹ کے چار دفعات متعلق کئے اور سکشن (۳۲) کے تحت کرا پس کے ساتھہ زمین واپس دلانے کی کوشش کی لینڈ لارڈ نے تو خیر بچ گیا لیکن ٹیننٹ کی گردن بیچ میں کٹ گئی میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ غلطی ہوئی لیکن غلطی کس کی تھی - آپ ہی کی جانب سے خیالی تصورات پر آرڈیننس جاری کروانے کا مطالبہ ہوا - جب آرڈیننس جاری ہوا تو اوس کے برے نتائج نکلے -

شری وی - ڈی - ڈیشپانڈے - میجارٹی کیسس (Majority cases) میں تو فائدہ ہوا -

شری بی - رام کشن راؤ - اگر فائدہ ہوا ہے تو آنریبل ممبرس کو میرا شکریہ ادا کرنا چاہیئے -

ایک شکایت یہ بھی کی جاتی ہے کہ ایویکشنس ہورہے ہیں میں اس سلسلے میں یہ کہونگا کہ جو ایوکشنس ہورہے ہیں وہ ریگولرایوکشنس (Regular Evictions) نہیں بلکہ آرریگولرایوکشنس (Irregular Evictions) ہیں - یہ شکایت بھی کی جاتی ہے کہ بڑے بڑے زمیندار پولیس اور پٹیل پٹواری کی مدد سے ایوکشنس کرا رہے ہیں - میں کہوں گا کہ یہ کوئی معقول شکایت نہیں ہے یہ میں مانتا ہوں کہ کچھ اور ریگولر ایوکشنس ہوئے ہیں پیسہ رکھنے والے لینڈ لارڈس نے اپنے اثر ورسوخ کو استعمال کر کے ایوکشنس کرائے ہیں لیکن جس شاعرانہ انداز میں یہ چیز پیش کی جارہی ہے غلط ہے جو اکنامک اور سوشیل پرابلمس ہوتے ہیں ان پر ذمہ دار منسٹر اسمبلی میں بیٹھ کرغور کرتے ہیں ایک اڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے لیجسلیٹ کرتے ہیں وہ شاعرانہ انداز میں پرابلمس کو سلجھا نہیں سکتے - میں نے ایوکشنس کے سلسلہ میں فیگرس دئے ہیں یہاں ان کو دھرانا نہیں چاہتا - لیکن اتنا کہوں گا کہ پانچ ھزار سے اوپر ایسے کیس ہیں جن میں ایوکشنس کی شکایتیں گورنمنٹ کے پاس آئیں - بہت سے مقدمات چلے - ممکن ہے کہ بہت سے مقدمات دیر تک چلے ہوں - کیوں کہ تحصیلداروں اور ڈپٹی کلکٹرس کے اور بھی فرائض ہیں ان کے ساتھہ ساتھہ یہ کام بھی کرنا پڑتا ہے - اس سلسلہ میں ہم نے

خاص طور پر علاقہ ل گڑ ۔ در نہیں ہوا ۔ ڈپٹی کلکٹرس اور تحصیلداروں کو ٹیننسی
ایکٹ کے تمام اختیارات دیئے گئے ہیں اور فرائض کے بعد بھی کرنا پڑتا ہے ۔ یہ کہا گیا
ہے کہ ذریعہ سے نائب تحصیلدار مقرر کیا جائے تا کہ اس سلسلہ میں زیادہ توجہ
ہو سکے ۔ آنریبل ممبر نے ٹیننسی کمیٹی سجیشن دیا ۔ لیکن میں نے خود کہا ہے کہ
۱۹۵۲ انیس سو باون باقی ہے (۴۰) تحصیلداروں میں کوئی نائب تحصیلدار
نہیں ہے ۔ ریوینیو منسٹر سے متعلقہ ممبر نے اس کا مطالبہ
کیا ۔ لیکن انہوں نے فنانشیل ڈفیکلٹیز کے بتلائے تو ہم کو بھی قدم پیچھے
ہٹانا پڑا ۔ معاملہ میں زیادہ اصرار نہیں کیا ۔ نہ صرف غرض کے لئے بلکہ
لینڈ کمیشن کی سفارشوں کی کاروائیوں کے تصفیہ کے لئے نائب تحصیلداروں
کی ضرورت ہوگی ۔ لیکن سچ پوچھئے پریکٹیکل ڈفیکلٹیز (**Practical difficulties**)
بھی ہیں ۔

ٹیننسی کیسس کے تصفیہ میں دیری کے متعلق اتنا عرض کروں گا کہ بہت کم
دیری ہو رہی ہے ۔ آٹھ مہینے کی دیری ہو سکتی ہے ۔ لیکن اگر انصافاً دیکھا
جائے تو زیادہ دیر نہیں ہوتی ۔ باقی جو شکایت ہے ایوکشنس ہو رہے ہیں تو وہ تو جب
تک زمینداروں کا نام باقی ہے جب تک اون کا طبقہ ہے ایوکٹ (**Evict**)
کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے ۔ ایسے آدمیوں کے مقابلے میں گورنمنٹ کاروائی
کر رہی ہے اور ہم زور شور سے ہم ہو گئی ہے ۔ لیکن کلاس وار فیلنگس پیدا
کرنے کی جو کوشش کی جارہی ہے وہ کچھ ٹھیک نہیں ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ ٹیننس
میں فرسٹ کلاس اور تھرڈ کلاس کمپارٹمنٹس (**Compartments**) پیدا
ہو رہے ہیں ۔ جب تک آنریبل ممبر کی واٹر ٹائٹ (**Water tight**)
ذہنیت رہیگی جب تک کلاس وار فیلنگس پیدا کئے جاتے رہیں گے یہ شرارتیں ہوتی
رہینگی ۔ اس کو حقیقت پسندانہ نقطہ نظر سے جانچنے کی ضرورت ہے تاکہ یہ کنفلکٹس
(**Conflicts**) کم ہوجائیں ۔
پہلے ہم نے یہ لکھدیا تھا کہ

All original cases pending in the courts of Tahsildars should be closed and no further complaints entertained under that Section in future.

کسی کیس میں جہاں انٹیرم آرڈرس دئے گئے ہوں اون میں کیا عمل کیا جانا چاہئے
اوس کا کلارفکیشن بھی ہم نے کردیا ہے کہ

Cases in which interim orders of some sort or the other have been issued at some stage or the other should be heard and disposed of as the status quo is likely to have been disturbed...

یہ ایک ریزن ایبل (**Reasonable**) چیز تھی ۔ اس ترمیم کے بعد میں
نہیں سمجھتا کہ اس کے اسپلیمنٹیشن (**Implementation**) میں کوئی دقت
ہو گی ۔

لاؤنی رولس کے بارے میں دو تین اہم باتیں میں کہکر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ اسپلیمنٹیشن آف لاؤنی رولس کے بارے میں جو لیٹسٹ فیگرس (Latest Figures) ہیں وہ یہ ہیں ۔ (۹۳۷۸۴) ایکر زمین تقسیم کی گئی ۔ اس کے منجملہ اندازاً (۵۰۰۰) ایکر زمین ہریجنوں کو ملی ہے ۔ باقی زمین دوسرے بیک ورڈ کلاسس (Backward Classes) میں تقسیم کی گئی ۔ ہاؤز سائیٹس (House sites) کے لئے ایک لاکھ روپیہ رکھے گئے ہیں اور مختلف جگہوں پر (۲۰۵) ایکر زمین ہاؤز سائیٹس کے لئے دیگئی ہے ۔ شیڈولڈ کاسٹس اور بیک ورڈ کلاسس کی ان ٹچ ایبلیٹی (untoucha-bility) اور دوسرے پرابلمس آج کے نہیں سیکڑوں برس پہلے کے ہیں ۔ ان سوشیل اور اکنامک پرابلمس بھی سنکڑوں برس پہلے کے ہیں آنریبل ممبرس آف دی اپوزیشن یہ سمجھتے ہیں کہ چشم زدن میں یہ ساری چیزیں رفع ہوسکتی ہیں ۔ جہاں تک پریکٹیکلی ہوسکتا ہے ہم کر رہے ہیں ۔

ایک اور اہم بات جس کے متعلق میں کہنا چاہتا ہوں وہ دیہی پٹواریوں کے ہریڈیٹری (Hereditary) اوطان کا سسٹم ہے ۔ میں آنریبل ممبرس کی تنقید سے بالکل متفق ہوں کہ یہ سسٹم اوٹ آف ڈیٹ (out of date) ہوگیا ہے ۔ سوشیل چینجس (Social changes) کی وجہ سے اس سسٹم کو قائم کرنے کا جو مقصد تھا وہ باقی نہیں رہا بلکہ یہ سسٹم اکسپلائٹیشن کا ایک ذریعہ بن گیا ہے ۔ یہ تو بالکل صحیح ہے کہ اوس میں ان فیرنس (Unfairness) ہے اس ہیریڈیٹری سسٹم کو ختم کرنے کے لئے بیشتر کی گورنمنٹ نے بھی اس پر سوچ بچار کیا تھا ۔ مسٹر گرگسن نے ایک پروپوزل (Proposal) بنایا تھا ۔ اس میں چند باتیں ایسی تھیں کہ جن پر اوس وقت عمل کیا جاتا تو آج ہم اسکے جولاجیکل کنکلوزنس (Logical conclusions) ہم دیکھ رہے ہیں وہ باقی نہ رہتے ۔ بلکہ اگر ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۵۰ع کے بیشتر بھی اگر ہم یہ اقدام کرتے تو زیادہ آسانی کے ساتھ یہ کام ہوسکتا تھا ۔ لیکن ۲۶ جنوری سنہ ۵۰ع کے بعد کچھ لیگل (Legal) اور کانسٹی ٹیوشنل (Constitutional) دقتیں پیش آگئیں ۔ اسکے علاوہ پریکٹیکل فینانشیل اسٹرنجیسیز (Practical Financial stringencies) بھی پیش آئیں ۔ جن کی طرف میں اشارہ کرنا چاہتا ہوں ۔ پہلے کی گورنمنٹ نے جو کوششیں اس سلسلہ میں کیں اون کو دہرانے سے میرے خیال میں کوئی فائدہ نہ ہوگا ۔ میں تو صرف اتنا ہی عرض کرونگا کہ ہم نے کیا کیا ۔ کیونکہ مجھے اپنے آپ کو ڈیفنڈ (Defend) کرنا ہے پہلے کی گورنمنٹوں کو ڈیفنڈ کرنا نہیں ہے ۔ اکٹوبر سنہ ۵۰ع میں (شائد ۱۲ جون سنہ ۵۰ع کو میں ریوینیو منسٹر بنا) وہ کوئسچن ہم نے اپنے ہاتھ میں لیا اور جن نتائج پر پہنچے اور جو پروپوزلس فارمولیٹ (Formulate) کئے وہ یہ تھے ۔ ایک تو یہ کہ مالی پٹیل کے اوطان کو ابالش کرنا چاہئیے اس واسطے کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ۔ مالی پٹیلوں کا

جو کام ہے وہ وصولی رقم سے تعلق رکھتا ہے - اس کو ہم دوسرا اڈمنسٹریشن قائم
ہونے تک پولیس پٹیلوں کے سپرد کرسکتے ہیں - پولیس پٹیل البتہ قائم رہنے چاہئیں
لیکن پولیس پٹیلوں کے لئے ایک اسٹینڈرڈ آف ایجوکیشن (Standard of Education)
مقرر کیا جائے - اور ہریڈیٹری (Hereditary) پٹواریوں کو بتدریج ابالش
(Abolish) کیا جائے - پہلے سال دو تین اضلاع میں اسکو فوراً شروع
کیا جائے اور دوسرے سال دوسرے اضلاع میں شروع کیا جائے - اس کی وجہ یہ تھی
کہ اس میں کچھ فنانشل امپلیکیشنس تھے - آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے
کہا کہ اس میں کچھ فینانشیل امپلیکیشنس نہیں ہیں - انہوں نے گوروالا کمیٹی کی
رپورٹ پر سے یہ تخمینہ لگایا کہ چھ ہزار پٹواری سرکلس بنائے جاسکتے ہیں اس کے لئے
چھ ہزار پٹواریوں کو مقرر کرنا ہوگا - اس میں شک نہیں قریب قریب اسی تخمینہ کو
سامنے رکھکر ہم نے پروپوزلس پیش کئے لیکن جو رقم ہوتی وہ اس سے زیادہ ہوتی -
ہم نے گزشتہ سال کئی اقدام . . .

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - وہ رقم اس وقت (۳٦) لاکھ ہے -

شری بی - رام کشن راؤ - اگر آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن صبر فرمائیں تو سارے
فینانشل امپلیکیشنس کو سامنے رکھونگا -

ہریڈیٹیری پٹواریز کو گراجولی ابالش کرنے کے سلسلہ میں ہمارا پروپوزل یہ تھا

"Stipendary Patwaris are to be appointed to replace Patwaris."

جیسا کہ ٹلاٹی سسٹم بمبئی میں تھا یعنی تنخواہ یاب پٹیل پٹواریوں کا -

ایک پروپوزل جیسا کہ گوروالا کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں کہا تھا یہ تھا کہ
تین یا پانچ گاؤں کا ایک پٹواری سرکل مقرر کیا جاکر فل ٹائم پٹواریز
(Full-time Patwaries) مقرر کرنا چاہئے -

ایک اور پروپوزل یہ تھا کہ ماہانہ اون کی تنخواہ ۴۰ یا ۵۰ روپیہ مقرر کی جائے
اور سالانہ ایک روپیہ اضافہ دیا جائے - یہ بھی ہم نے سوچا تھا کہ اون کے لئے کچھ
ہائر اسٹینڈرڈ آف ایجوکیشن ہونا چاہئے - ہمارا ایک پروپوزل یہ تھا کہ ہریڈیٹری
پٹواریز جو کئی سال پہلے کے مقرر کئے ہوئے ہیں ان کو ابالش کرکے دوسرے پٹواریز
کو مقرر نہیں کرسکتے اس لئے دو تین سال تک اصل وطن دار کا کوئی گماشتہ مقرر نہ ہو۔
اگر کسی وجہ سے وہاں گماشتہ مقرر کرنے کی ضرورت پیش آئے تو اصل وطن دار کی
جانب سے کوئی گماشتہ مقرر نہ ہو بلکہ سرکار کی طرف سے اوس کا اپنا گماشتہ مقرر ہو -
یہ ہماری تجویز تھی کہ اوس سبسیٹیوٹ (Substitute) کا اصل وطن دار
سے کوئی تعلق نہ رہے بلکہ گورنمنٹ اوس کو مقرر کرے - کیونکہ اگر اصل وطن دار
کی جانب سے کوئی گماشتہ مقرر ہو تو اوس کا پٹھو ہونے کی وجہ سے اوس کے زیر اثر رہ کو

وھی ظالمانہ حرکتیں کرتا رہیگا ۔ اس لیے ایلی منیٹ (Eleminate) کرنا مقصود تھا اس طرح سے کاشتوں کی جانب سے اصلاً داروں کو جو ایک تاوان حق مالکانہ دیا جاتا ھے وہ دینے کی ضرورت بھی نہ رہیگی ۔ دوسرے یہ کہ ایسے لوگوں کو مقرر کیا جائے جو وہاں کے قریبی گاؤں کا ریسیڈنٹ (Resident) ھو کیونکہ اگر دوسرے مقام کا آدمی لیا جائے تو وہ کام نہیں کرسکتا ۔۔ اس کے لئے ھم نے ٹریننگ کلاسس (Training Classes) بھی مقرر کرنا طے کیا تھا ۔ اس طرح دس گیارہ پروویژنس کو ھم نے نارموالیٹ کیا ۔ لیکن جب اس کے فینانشیل امپلیکیشنس (Financial Implications) پر ھم نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ صرف دو ضلعوں میں ھی کام شروع کیا جائے تو اسٹیٹ کے بجٹ میں اس مد کے تحت (۲ء۳) لاکھ کی رقم زیادہ ھو جائیگی اور اگر تمام ضلعوں میں کام شروع کیا جائے تو (۱۰ء۶۰) لاکھ کا سالانہ خرچہ ھوگا ۔ پریزنٹ اسکیل آف اکسپنڈیچر (Present Scale of expenditure) (۱۳ء۰۹) لاکھ ھے ۔ گویا ھر سال (۲۰) لاکھ کا اکسپنڈیچر زیادہ ہوتا ھے ۔۔ سیلیریز اور ٹریننگ کلاسز وغیرہ کے سلسلہ میں اکسپنڈیچر کا حساب لگایا گیا تو معلوم ہوا کہ (۴۰) لاکھ روپیہ کا اضافہ بجٹ میں ھوتا ھے ۔ فینانس ڈپارٹمنٹ نے یہ کہا کہ اس کو اب ملتوی کردیا جائے اس بناء پر کیبینٹ نے ۱۸-۲-۵۲ع کو یہ طے کیا کہ

"Before embarking upon a wholesale abolition of these Watans, the Revenue Dept., may proceed to appoint stipendary Patwaries in all cases where the Watan had elapsed due to the Watandar being intestate or where the Watandars are absent for a considerable period or was not fit to perform his duty."

تو ھم نے مختصر طور پر اس کو شروع کردیا ھے ۔ بس اتنا ھی ھمارے بس میں تھا اس سے بڑھ کر نہیں ۔ مالی پٹیلوں کی حدتک ھم نے یہ کیا کہ

"In the case of Mali-Patels, however, no stipendaries need be appointed and whenever in similar circumstance, such, posts fall vacant or lapse the watans should be abolished the work being handed over to the Police Patels or Patwaries as may be most appropriate."

ایسا کرنے کی بڑی وجہ فینانشیل اسٹرنجنسی تھا ۔ سنہ ۱۹۵۰ع میں بمبئی میں ابالیشن آف وطن ایکٹ پیش ھوا ۔ اس میں انہوں نے یہ پروویژن رکھا کہ (۷) برس کا معاوضہ دیکر اوطان کو ابالش کیا جاسکتا ھے ۔ یہ پروویژن کانسٹی ٹیوشن میں ھے ۔ یہ اعتراض آنریبل ممبرس آف اپوزیشن کرسکتے ھیں کہ اس نظریہ کو ختم کرنا چاھئیے ۔ کانسٹیٹوشن کو تبدیل ھونا چاھئے تو ھماری بھی خواھش ایسی ھی ھے ۔ چنانچہ سنٹر کی کانگریس پارٹی نے اس کے چند سکشنس میں تبدیلیاں کرنے کے متعلق ورکنگ کمیٹی میں ترمیم پیش کی تھی ۔ اس میں کوئی تبدیلی ھوئی یا نہیں لیکن اتنا میں جانتا ھوں کہ موجودہ

کانسٹی ٹیوشن کے لحاظ سے اگر ابالیشن ایکٹ لاگو کیا جائے تو سات برس کا اسکیل بطور معاوضہ دیا جانا چاہئے - اس لئے بیک ڈور میتھڈ (Backdoor method) سے آنے کا موقع نہ دیتے ہوئے اگر کوئی دوسرا طریقہ اون کو نکالنے کا ہو تو ہم سوچ سکتے ہیں - لیکن موجودہ حالات میں ابالیشن کا قانون لانا مشکل ہے - یہی سمجھکر کیبینٹ نے وہ ڈسیشن (Decision) دیا جسکا حوالہ میں نے پہلے دیا ہے - میں مانتا ہوں کہ اور بھی ایسپائریشنس (Aspirations) ہیں - نہ صرف اوس طرف کے بلکہ اس طرف کے آنریبل ممبرس میں بھی بہت سے ایسے لوگ ہیں (اور میں بھی انہی لوگوں میں سے ایک ہوں) جو جلد سے جلد ہیریڈیٹری سسٹم کے اس دھبہ کو نکالنا چاہتے ہیں - لیکن کیا کیا جائے ہماری مشکلات بھی ہیں - جن چیزوں کے متعلق ہم نے وعدہ کیا ان کے متعلق کی وعدہ خلافی کرنا ہماری نیت نہیں ہے - لیکن کیا کیا جائے ہماری مشکلات پر بھی تو غور کیجئے - میں نے بیشک وعدہ کیا تھا - وعدہ کی خلاف ورزی کرنے کی ہماری نیت نہیں ہے - اکٹوبر کے سشن میں جیسا کہ میں میں نے وعدہ کیا تھا میں نے جانچ کی اور پروپوزل مرتب کرکے فینانس منسٹر کے پاس روانہ کردیا - فینانس منسٹر کی بھی وہی نیت ہے جو ہماری ہے - میں ہاؤز سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری نیتوں پر شبہ نہ کیا جائے بلکہ ہماری دقتوں پر بھی نظر کرم رکھیں

(Laughter)

اس سے بڑھکر میں اس خصوص میں اور کچھ کہنا نہیں چاہتا -

ہاؤز رنٹ الونس (House Rent-Allowance) کے سلسلہ میں دو آنریبل ممبرس نے بہت جوشیلی تقریریں کیں - لیکن افسوس ہے کہ انہوں نے اسکو اس طریقہ سے پیش نہیں کیا جس طریقہ سے کہ پیش کیا جانا چاہئے تھا - کہا گیا ہے کہ سکینڈ گریڈ کے کلرکس کو ہاؤز رینٹ الونس نہیں دے رہے ہیں - یہ صحیح نہیں ہے - گزیٹیڈ آفیسرس کو تو پہلے سے ہی ہاؤز رنٹ الونس نہیں ملتا ہے البتہ منسٹرس کو ہاؤزس مہیا کئے گئے ہیں - ہاؤز رنٹ کو اس طرح کم کیا گیا ہے کہ ایک سلاب (Slab) مقرر کیا گیا ہے کہ (۱۰۰) کلدار تک جنکی تنخواہیں ہیں انہیں ہاؤز رنٹ دیا جائے البتہ اس سے متجاوز تنخواہ پانے والوں کا ہاؤز رنٹ مسدود کیا گیا ہے - مدراس میں بھی ہاؤز رنٹ کم کیا گیا ہے - آنریبل ممبر اس سے متفق ہونگے کہ ہم نے اسبارے میں کوئی زیادتی نہیں کی ہے - میں اسکی تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا - خود آنریبل ممبر مدراس کے حالات کے ساتھ کمپیاریٹیو اسٹڈی (Comparative Study) کرکے دیکھ لیں تو وہ ہماری رائے سے متفق ہونگے - وہاں بھی (۱۰۰) سے زائد تنخواہ پانے والوں کو ہاؤز رنٹ نہیں دیا جاتا - اکثر معاملات میں کہا جاتا ہے کہ مدراس کی پالیسی کو فالو (Follow) کیا جائے لیکن جب ہم کسی معاملہ میں وہاں کی پالیسی کو اڈاپٹ (Adopt) کرتے ہیں تو اعتراضات کئے جاتے ہیں - یہاں (۲۲۰) سے کم تنخواہ پانے والے نان گزیٹیڈ ہیں - ہم نے یہ خیال کیا کہ (۱۰۰) ماہانہ آمدنی اتنی ہے کہ کچھ تھوڑی سی تکلیف سے وہ لوگ چلاسکتے ہیں

اسلئے ہم نے مدراس کی مثال لیتے ہوئے (۱۰۰) روپیہ کو سلاب (Slab) مقرر کیا ۔ اگر آپ ایجیٹیشن کرنا چاہتے ہیں تو کرسکتے ہیں ۔ امبر اسمنٹ (Embarrassment) پھیلانا چاہتے ہیں تو پھیلاسکتے ہیں ۔ لیکن ہم نے متصلہ صوبجات کی مثال کے تحت ھاؤز رنٹ کو کم کیا ھے تو اسکو دوسرا کلر (Colour) نہیں دیا جاسکتا ۔

It is not in the public interest or general interest:

ہم نے صرف (۱۰۰) اور (۲۲۵) کے درمیان جو لوگ ہیں انکے کرایہ مکان کو مسدود کیا ھے ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ ھمارا خیال یہ ھے کہ سکنڈ گریڈ کے ملازمین کی حد تک ھاؤز رنٹ دینا چاھئے اوس سے اوپر کے ملازمین کو نہیں ۔

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ ھاں سنجیدگی کے ساتھ کچھ پرپوزلس ایسے پیش کئے جائیں جن سے کچھ ریلیف (Relief) مل سکتی ھے تو ان پر غور کیا جائیگا لیکن جو اسٹپ (Step) لیا گیا ھے وہ صحیح نہیں ھے ۔ ھمیشہ تصور یہ رھتا ھے کہ جہاں حملہ ھوسکتا ھے کیا جائے یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کن کن تجاویز پر عمل ھورھا ھے بلکہ جہاں لوپ ھورلس (Loop holes) ھوں وھاں نکتہ چینی کرنے کی کوشش کی جاتی ھے ۔ اسیطرح سکریٹریز (Secretaries) اورھائیر پیڈ آفیشلس (Higher-paid officials) کی تنخواھوں کے بارے میں بھی نکتہ چینی کیگئی ھے ۔ ھاؤز کو معلوم ھے کہ یہاں سرویسس کا ری آرگنائیزیشن (Reorganisation) ھونے والا ھے انٹیگریشن (Integration) کے بعد (آئی ۔ اے ۔ ایس کی اسکیم کو منظور کرلیا گیا ھے ۔ ھمارے ھاں کے جن عہدہ داروں کو آئی ۔ اے ۔ ایس میں لیا گیا ھے انکی تنخواھیں آل انڈیا بیسس پر فکس (ffix) کیجارھی ھیں ۔ سارے ھندوستان میں آئی ۔ سی ۔ ایس آفیسرس کام کررھے ھیں ۔ انکی سرویسس کوینٹیڈ (Covenanted) (Services) ھیں انکی تنخواھوں کو متاثر نہیں کیا جاسکتا ۔ ھمارے پاس ایچ ۔ سی ۔ ایس اور دوسری سرویسس کے تعلق سے قریب قریب مماثل حقوق بے اینڈ سرویس کمیشن نے طے کئے ھیں ۔ انکی موجودہ یافت کو پروٹیکٹ (Protect) کرکے نئے اسکیل سے جو حصہ زیادہ ھو اوسکو اسپیشل پے (Special Pay) قرار دیا گیا ھے ۔ آئی ۔ اے ۔ ایس کا گریڈ (۸۰۰ تا ۱۳۰۰) مقرر کیا گیا ھے ۔ جو سابقہ اسکیل سے کم ھے ۔ سکریٹریز کو جو (۲۲۵۰) روپیہ سکہ عثمانیہ ملتے ھیں یہ ایک ایسا فیگر ھے جو لوگوں کی نظر میں کھٹکتا ھے ۔ اب ذرا دوسرے پراونسس سے مقابلہ کیجئے تو معلوم ھوگا ۔ مدراس میں سکریٹریز کو دو ھزار تا دو ھزار پانچ سو روپیہ کلدار تنخواہ ملتی ھے اور (۲۰۰) روپیہ کلدار اسپیشل پے بھی انکو ملتی ھے ۔ بمبئی میں سکریٹریز کو دو ھزار سات سو سے تین ھزار تک تنخواہ دیجاتی ھے اور بعض کو ساڑھے تین ھزار بھی تنخواہ ملتی ھے ۔ اتردیش میں سیلریز میں تفاوت ھے کسی کو تیرہ سو تنخواہ ملتی ھے تو کسی کو تین ھزار ملتی ھے ۔ مدھیہ پردیش میں

تنخواهیں سولہ سو سے لیکر دو هزار آٹھ سو تک هیں ۔ ان فیگرس کو دیکھنے کے بعد آپ
کو اندازہ هوگا کہ اس لحاظ سے هم کیا زیادہ تنخواہ دیرهے هیں اور جو دیرهے هیں وہ
بیٹھکر کھانے کیلئے نہیں دیرهے هیں ۔ وہ پے اینڈ سروس کمیشن کی مقررہ کردہ تنخواہ
پارهے هیں ۔ جب ان سکریٹریز کی تنخواهوں کو کلدار میں کنورٹ (Convert)
کیا جائیگا تو یہ بجائے (۲۲۵۰) سکہ عثمانیہ کے تقریباً (۱۹۳۰) کلدار تنخواہ پائینگے ۔
اس لحاظ سے آپ اندازہ کیجئے کہ دوسرے پراونسز کے مقابلہ میں کیا زیادہ تنخواہ دیجارهی
هے ۔ سکریٹریز سے نیچے درجے کے عہدہ داروں کی تنخواہ (۸۰۰ تا ۱۴۰۰) مقرر کیگئی
هے ۔ اسکو آپ ٹاپ هیوی اڈمنسٹریشن (Top heavy administration) کہتے
هیں تو یہ ٹاپ هیوی اڈمنسٹریشن پولس ایکشن کے بعد هم نے نہیں بڑھایا هے یہ ورثہ
هے جو همکو ملا هے ۔ لیکن اب جو نئے ڈپارٹمنٹس هم قائم کررهے هیں اور ان میں جو
نئے عہدہ دار مقرر کئے جارهے هیں تو هم تعین تنخواہ وغیرہ میں ان امور پر غور کرتے
هیں ۔ هوتا یہ هے کہ جب هم ایک جگہ اکانمی کرتے هیں تو وہ دوسری جگہ گھس
جاتی هے ۔ جہاں تک هوسکتا هے اکانمی کو ملحوظ رکھا جاتا هے .. جو ایمیونیٹیز (Imm-
unities) ڈپارٹمنٹس کو دیگئی هیں وہ اسلئے کہ انکی افیشینسی (Efficiency)
اور ایکٹیویٹیز (Activities) میں کمی نہ هونے پائے ۔

گورنمنٹ هاؤز اینڈ گیاریج (Government house and Garrage)
کے خرچ کو ۵ لاکھ سے گھٹا کردو لاکھ (۴۰) هزار تک لایا گیا هے ۔ اسمیں اور کتنی
تخفیف هوسکتی هے ۔ تخفیف کی بھی ایک حد هوتی هے ۔ ڈھائی لاکھ سے زیادہ تخفیف هم
نے اسمیں کردی هے ۔ پائی پائی کا حساب کر کے چلارهے هیں ۔ گورنمنٹ گسٹ هاؤز
(Govt. Guest house) میں بھی هم نے دو کیٹیگریز (Categories) کردئے
هیں ایک تو اسٹیٹ گسٹس (State Guests) هوتے هیں اور دوسرے
پے انگ گسٹس (Paying Guests) کا طریقہ هم نے شروع کیا هے ۔
شاہ منزل ۔ اور دهلی کے حیدر آباد هاؤز میں بھی پے انگ گسٹس کا طریقہ هم نے رکھا
هے ۔ اسطریقہ سے میں سمجھتا هوں کہ یہ ڈپارٹمنٹ سلف شینٹ هوجائیگا ۔ گورنمنٹ آف
انڈیا نے دهلی پیالیس کے ایک حصہ میں دفتر رکھا هے ۔ هم اس بارے میں ان سے لڑرهے
تھے کہ همیں اسکا کرایہ ملنا چاهئے ۔ گذشتہ سال انہوں نے کرایہ نہیں دیا تھا مگر اب
(۳۶) هزار کا چک انہوں نے بھیجدیا هے ۔ جہاں کہیں بھی حیدر آباد کی بلڈنگس هیں
جیسے اوٹی میں ایک گورنمنٹ هاؤز هے لندن میں دو هیں ۔ انکو بیچنے کی هم کوشش
کررهے هیں ۔ چنانچہ ابھی دو دن هوئے ۱۸ ۔ فلور گارڈن لندن سے آنریبل کھیر ڈپٹی
سکریٹری هائی کمشنر کا همارے پاس ٹیلیگرام آیا هے هم اسکی کوشش کررهے هیں کہ
لندن کے اس پیلس کا تخلیہ کرایا جائے ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ ڈشپانڈے ۔ ریوائیزڈ اسٹیٹمینٹ میں (۵۰) هزار روپیے کسطرح
بڑھ گئے هیں ۔

شری بی - رام کشن راؤ - ان زیادہ رقم رکھی گئی ہے کیونکہ یہ چیزیں پوری نہیں ہوئی ہیں - اگر رقم بچ جائے تو یہ سیونگ ہوگی -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - لیکن پرائیویٹ اسٹیبلیشمنٹ سے نو (۹۰) ہزار روپیہ زیادہ خرچ بتایا گیا ہے -

شری بی - رام کشن راؤ - آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن ۵۳-۱۹۵۲ء کا اسٹیٹمنٹ ملاحظہ فرمائیں - کچھ روپیہ زیادہ خرچ ہوا ہے لیکن وہ اوٹ اسٹینڈنگ (Out-Standing) تھا -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - لیکن اس بات کا ڈر معلوم ہوتا ہے ..

شری بی - رام کشن راؤ - آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن کو تو ہمیشہ ہی ڈر معلوم ہوتا ہے کیونکہ ہماری شکل ہی بہت ڈراؤنی ہے .. Laughter

پچھلے سال کے مقابلہ میں کم رقم مہیا کیگئی ہے .. پرائیویٹ اسٹیبلشمنٹ میں اضافہ ہوا ہے لیکن ۵۴-۱۹۵۳ء میں دو لاکھ ۱۴ ہزار کی رقم پرووائیڈ کیگئی ہے - اسی طرح عامرہ کے کارس میں بھی بچت کیگئی ہے - منسٹرس شکایت کرتے ہیں کہ انکو جو کارس دئے گئے ہیں وہ رک جاتے ہیں خراب ہوجاتے ہیں جس سے انہیں تکلیف ہوتی ہے لیکن میں نے آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن کے ڈر سے پرانی کارس کے فروخت سے حاصل شدہ (۸۰) ہزار کی رقم کو ہاتھ تک نہیں لگایا .. وہ رقم ویسی ہی ہے ان سے دوسری کارس بھی نہیں خریدی گئیں - پرانی کارس سے کام چلایا جارہا ہے اور حالت یہ ہے کہ جب پنڈت جی یہاں تشریف لائے تھے تو پرنس کی کار محبوبہ کرن اور ظہیر یار جنگ کی کارس مانگ کر ان سے لی گئی - ہم خود ایک نیتی کے ساتھ پبلک منی (Public money) میں اکانمی کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ ایسی صورت ہیں کم از کم ان آیٹمس کے بارے میں تو آنریبل ممبر کو اعتراض نہونے چاہئیں - جہاں اکانمی ممکن ہو وہاں ہم خود اکانمی سے کام لیتے ہیں -

وائلڈ انیملس (Wild animals) کے بارے آنریبل ممبر ابراہیم پٹن نے ایک ہزار کے ڈیمانڈ کی نسبت اپنے کٹ موشن پر تقریر کی لیکن انکی تقریر سے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایکسس (Excess) کرنے کے موشن پر تقریر کررہے ہیں - میں تسلیم کرتا ہوں کہ انکی تقریر میں حقیقت ہے - یہ وائلڈ بورس (Wild boars) اور دوسرے جنگلی جانور آکر کھیتوں کو خراب کررہے ہیں - اس قسم کی شکایتیں ہیں - ان کو رفع کرنے کی خاطر ہم نے صرف ایک ہزار کا پراویژن ریوارڈس (Rewards) رکھا ہے - ممکن ہے اگر اس کے لئے (۱۰) ہزار کی گنجائش بھی مانگی جاتے تو آنریبل ممبرس اسکو منظور کرتے لیکن یہاں تو محض کمی کو دیکھا جاتا ہے اگر تھوڑی ایٹم میں اضافہ کی کوشش کی جائے تو اسکے لئے مورد الزام ٹھیرایا جاتا ہے آنریبل ممبر کا خیال ہے کہ گورنمنٹ نے لا اینڈ آرڈر کی درستی سے مزل لوڈنگ گنس

(Muzzle-loading guns) کے لائسنس دینے میں کنجوسی سے کام لیا ھے یا پولیٹیکل اغراض کو سامنے رکھکر لائسنس نہیں دئے گئے ہیں ۔ میں نے صحیح آنریبل ممبر کی تقریر سننے کے بعد فیگرس منگوائے ھیں اور چونکہ آنریبل ممبر کے ضلع کے ھیں فیگرس آسانی سے حاصل ہوسکتے تھے اسلئے وہ فیگرس میرے پاس آگئے ھیں جنہیں میں ہاؤس کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔ کلکٹر حیدرآباد ڈسٹرکٹ کے پاس سے جو اعداد وصول ہوئے ہیں ان میں دیا گیا ھے کہ نقصان کی حفاظت کی خاطر سنہ ۱۹۵۱ع میں ۲۶ اور سنہ ۱۹۵۲ع میں ۲۲۲ لائسنسز جاری کئے گئے ہیں ۔ یہ ہوسکتا ھے کہ کسی نے درخواست دی ہو اور انہیں اجازت نہ ملی ہو جس پر انہوں نے آنریبل ممبر کے پاس شکایت کی ہو کہ لائسنسز نہیں دئے جارہے ہیں ۔ یہ غلط ھے ۔ یہ رجحان کہ کسی خاص خیال کے تحت رفیوز (Refuse) کیا گیا ھے غلط ھے ۔ اب رہی یہ بات کہ آنریبل ممبر نے خود (۲۰۰) جانوروں کو مارا ھے تو اس کے لئے آنریبل ہاؤس انہیں ایک گولڈ میڈل عطا کرے ۔

جاگیر اڈمنسٹریٹرس آفس کے بارے میں کہا گیا ۔ یہ آفس ڈسمبر تک رکھا گیا تھا لیکن ابھی کچھ کمیوٹیشنس (Commutations) جاری ہونے ہیں ۔ میرے پاس اسکی نسبت تفصیلی فیگرس ھیں لیکن چونکہ وقت نہیں ھے اس لئے میں اس پر زیادہ وقت نہیں دے سکتا ۔ اگر مجھے آدھا گھنٹہ مزید ملے تو سب امور پر تفصیلی روشنی ڈال سکتا ہوں ۔ بہرحال چونکہ جاگیرداروں کے کمیوٹیشن اوارڈس (Commutation awards) کا تصفیہ نہیں ہوا ھے جس کے لئے مارچ سنہ ۱۹۵۴ع تک اس میں توسیع کیگئی ھے اس وقت تک یہ کام ختم ہوجائیگا ۔

بعض چھوٹی چھوٹی باتیں کہی گئیں جن کا میں اس وقت جواب دینا نہیں چاہتا ری ہیبلیٹیشن آف ایکس سروس مین (Rehabilitation of Ex- Service men) کے بارے میں دو باتیں کہکر اپنی تقریر ختم کئے دیتا ہوں ۔ اس سلسلے میں حکومت کی غلطی بتائی گئی ۔ ہوسکتا ھے ۔ لیکن اگر آنریبل ممبر کسی مسئلہ کی جانب توجہ دلائیں تو اس پر ضرور غور کیا جائیگا ۔ ہم (۹۲۰۰۰۰) روپیہ خرچ کرکے ایک اسکیم بنانا چاہتے ھیں لیکن افسوس ھے کہ ایکس آرمی مین اسکے لئے تیار نہیں ہوتے ۔ میں اس سلسلے میں ہاؤس کا تعاون چاہتا ہوں ۔ ان لوگوں کو فتح نگر کالونی اور گوڑہ کالونی میں بسایا گیا ھے ۔ ہم لاکھوں روپیہ خرچ کرکے انکی طرز زندگی بدلنا چاہتے ھیں لیکن وہ کہتے ھیں کہ ہم تو سپاہی ھیں ۔ ہم کو ناگر اور بیل سے کیا واسطہ ۔ (۷۵) فیمیلیز کو آباد کرنے کی کوشش کی گئی ۔ لیکن یہ لوگ سست اور سہل انکار ھیں ۔ دفاتر کے عملہ کی طرح وقت گزاری کرنا چاہتے ھیں ۔ انہیں کھیت میں لیجاتے ھیں تو ذرا ادھر ناگر کو ہاتھ لگادیا ادھر بیل کو ہاں ہاں کیا اور چلے آگئے ۔ کاشتکار کی طرح محنت سے کام کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتے ۔ انکی عادتیں بگڑی ہوئی ھیں ۔ انہیں سوشیل پرابلم (Social Problem) کی طرح سدھارنے کی ضرورت ھے ۔ ان میں نئی عادتیں پیدا کرنے کی ضرورت ھے نہ وہ دوکان لگا کر چلانا چاہتے ھیں اور نہ درزی بڑھائی کا کام کرنا چاہتے ھیں ۔ وہ تو چاہتے ھیں کہ پنشن کے طور پر انہیں

کچھ رقم دیدی جائے - لیکن ایسا ری ھیبیٹیشن تو گورنمنٹ نہیں کرسکی- کل ھی میں نے امپلائیمنٹ ایکسچینج کے ڈائرکٹر سے گفتگو کی - انہوں نے کہا میں نے ایکس آرمی میں یونین کے صدر توفیق مرزا صاحب سے درخواست کی کہ ' انڈین پولس ' میں رکروٹ کرنے کیلئے ڈھائی سو آدمیوں کی ضرورت ھے - لیکن ایکس سروس مین میں سے صرف (۳۰) آدمی جانے کیلئے تیار ھوئے - دوسرے لوگ کہتے ھیں کہ ھم حیدر آباد سے باھر جانا نہیں چاھتے - ایک طرف گھر کی محبت ، ایک طرف سستی اور محنت سے جی چرانا یہ سب باتیں ھیں تو کوئی گورنمنٹ انہیں اسطرح بحال نہیں سکتی - ان لوگوں کی عادتوں کو درست کرنے کی ضرورت ھے - میں آنریبل ممبرس آف دی اپوزیشن کو یہ دعوت دیتا ھوں کہ وہ خود ان لوگوں کا پہلے سوشیل ری ھیبلیٹیشن کریں اکی عادتیں بدلیں - (Cheers) میرے دوست آنریبل منسٹر پی - ڈبلیو - ڈی یہاں موجود ھیں - انہیں خود تنگبھدرا پراجکٹ کام پورا کرنے کیلئے لیبرس کی ضرورت تھی - انہوں نے ایکس آرمی مین کی خدمات لینی چاھی لیکن ان ھی سے پوچھ لیجئے کہ کتنے لوگ کام پر آئے -

شری سید حسن - کامرس اینڈ انڈسٹریز کی اسکیم میں گورنمنٹ ان کو ابزارب (Absorb) کرنے کی کوشش نہیں کرتی -

شری بی - رام کشن راؤ - ھاں میں بھول گیا تھا - آپ نے یاد دلادیا - اگر آنریبل ممبر مدد کرنے کیلئے تیار ھیں تو میں کامرس اینڈ انڈسٹریز کی اسکیم میں بھی ان لوگوں کو لینے کیلئے تیار ھوں - مجھے ان لوگوں کی فہرست دس کسی اور کے پاس جانے کی ضرورت نہیں - جتنے لوگوں کے آپ نام بتائیں میں انہیں اس اسکیم میں لینے کی کوشش کرونگا -

کچھ اور چھوٹی موٹی باتیں کہی گئیں - سیت سندھیوں کا ذکر دو منٹ میں کئے دیتا ھوں - مجھے ان سے ھمدردی ھے - انہیں (۳) روپیے تنخواہ دیجاتی ھے - اسکی بجائے (۱۰) روپیے تنخواہ دیئے جانے کا رزولیوشن تھا جسکے لئے ھماری فینانس ڈپارٹمنٹ سے کچھ لڑائی بھی ھوئی جسکے بعد ساڑھے سات روپیے پر تصفیہ کی نوبت آئی - حساب لگایا گیا تو معلوم ھوا کہ اسکے لئے بھی موجودہ (۴) لاکھ روپیوں کے علاوہ (۲۶) لاکھ روپیے سالانہ کی ضرورت ھے - طریقہ یہ ھے کہ ان کو (۲۶) روپیے مالگزاری معاف کیجاتی ھے - جنھیں زمین نہیں انہیں اتنی ھی رقم نقد دیجاتی ھے - یہ سب ملایا جائے تو قریب قریب (۸) لاکھ روپیے کا صرفہ ان پر گورنمنٹ موجودہ حالات میں کرتی ھے - اس وقت سیت سندھیوں تعداد (۳۱) ھزار ھے - ساڑھے سات روپیے تک بھی انکی تنخواہ بڑھائی جانے کیلئے بھی فینانس منسٹر نے یہ وضاحت چاھی کہ کتنے لوگوں کے انعامات ھیں اور کتنوں کو تنخواہ دیجاتی ھے - یہ ایک ٹالنے کی بات تھی وجہ یہ تھی کہ وہ یہ رقم بھی دے نہیں سکتے تھا - میں نے وہ فیگرس بھی منگوائے ھیں - وہ فیگرس آنے کے بعد آنریبل فینانس منسٹر اور ریوینیو منسٹر بیٹھکر دیکھینگے - اگر گنجائش نکلے تو اس پر ضرور غور اور لحاظ کیا جائیگا - میں اسکا وشواس دلانا چاھتا ھوں -

شری اننت ریڈی - کیا ایسی کوئی تجویز ھے کہ جنکی زمین بارش کی قلت کی وجہ سے تین سال سے پڑاؤ ھے انکو رلیف دی جائے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - ایسی کوئی تجویز نہیں ہے اور نہ اس پر غور کیا گیا ہے -

میں ہاؤس کا مشکور ہوں کہ اس نے میری اس لمبی چوڑی ڈفنس (Defence) کی تقریر کو صبر کے ساتھ سنا - میں اپنی گزارش کرونگا کہ آنریبل ممبرس جنہوں نے کٹ موشنس پیش کئے ہیں وہ واپس لے لیں - جس نیک نیتی کے ساتھ ہم آگے بڑھنے کی کوشش کررہے ہیں اس پر بھروسہ کریں - ہماری مشکلات کو بھی ملحوظ رکھیں - ان امور کے پیش نظر کٹ موشنس واپس لیتے ہوئے ڈیمانڈس کو منظور کریں تو میں مشکور ہونگا -

Demand No. 2. (Head of account 7)- Land Revenue Rs. 1,35,14,000.

FAMINE CONDITIONS IN TELANGANA

Mr. Speaker : Does Shri. Venkat Ram Rao wants his cut motion to be put to vote ?

شری کے - وینکٹ رام راؤ - فیمن کے متعلق جو کٹ موشن ہے وہ ووٹ پر رکھنا چاہتا ہوں -

Mr. Speaker : The question is :

" That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100. "

The motion was negatived.

WORKING OF JAMA-BANDI

Shri K. Venkat Ram Rao : Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

WORKING OF DISTRICT ADMINISTRATION

Shri K. Venkaiah : Sir, I would like my cut motion to be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

" That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100. "

The motion was negatived.

Working of Settlement and Survey Department

Shri K. Venkaiah : Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Forced Labour in Villages

Mr. Speaker : The Question is :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

The motion was negatived.

Implementation of Laoni Rules

شری کے - رام ریڈی ۔ مجھے امپلیمنٹیشن آف لاؤنی رولس کے مطابق کچھ نہیں دیا گیا ۔ چیف منسٹر سے توقع ہے کہ وہ لاؤنی کے متعلق جو احکامات دئے گئے ہیں اون کے امپلیمنٹیشن کی طرف توجہ فرمائینگے ۔ یہ کہکر میں اپنا کٹ موشن ودھ ڈرا کرنا چاھتا ہوں ۔

The Motion was by leave of the House withdrawn.

Re-Assessment of Ex-Jagir Villages

Shri Gopal Rao : The Motion may be put to vote.

Mr. Speaker : The Question is :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Re. 1."

The motion was negatived.

Rent-Control Policy of Government

شری اے - راج ریڈی - اس سلسلہ میں جو چیزیں پیش کیگئی ہیں اون پر غور کرنے کی استدعا کرتے ہوے اپنا کٹ موشن واپس لینا چاھتا ہوں۔

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

FAMINE CONDITIONS IN HYDERABAD STATE

شریمتی آرٹلا کملا دیوی - ممبر ۔ کٹ موشن ووٹ کیلئے رکھا جائے -

Mr. Speaker : The Question is :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

The motion was negatived.

LAND DISTRIBUTION POLICY

Shri Arutla Laxmi Narsimha Reddy : The motion may be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

The motion was negatived.

PAY OF OFFICERS

Shri Uddhava Rao Patil : Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was by leave of the House withdrawn.

CONTINUANCE OF EVICTIONS

Shri K. Ramchandra Reddy : The motion may be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

The motion was negatived.

WORKING OF VILLAGE ADMINISTRATION

Shri K. Ramchandra Reddy : The motion may be put to vote.

Mr. Speaker: The Question is:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Re. 1."

The motion was negatived.

Famine Conditions in Nalgonda District

Shri K. Ramchandra Reddy; The motion may be put to vote.

Mr. Speaker: The Question is:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

The motion was negatived.

Red-tapism in Revenue Administration Particularly Patel Patwari system

Shri G. Sreeramulu: Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Corruption and Maladministration Prevalent in Village Officials and Revenue Inspectors

شری گوپی ڈی گنگا ریڈی ۔ میں اپنا کٹ موشن وتھ ڈرا کرتا ہوں ۔

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Abolition of hereditary system of Patel Patwaries.

Shri K. Annath Reddy: Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was by leave of the House withdrawn.

Kamdars' and 'Niradees' and their Remuneration in Villages.

Shri K. Ananth Reddy: This motion may be put to vote

Mr. Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100".

The Motion was negatived.

MALADMINISTRATION OF THE GOVERNMENT DURING TALAFMAL.

Shri K. Ananth Reddy : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

FAILURE FOR DISTRIBUTION OF LAND TO HARIJANS

Shri K. Rajamallu : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrwan.

POLICY OF LAND ACQUISITION AND ALLOCATION TO HARIJANS

Shri K. Rajamallu : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Payment of Allocation and Honoraria.

Mr. Speaker : Since Shri Ankushrao Ghare is not present, I shall put his three cut motions to vote.

The question is :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100".

The motion was negatived.

MALPRACTICES AND CORRUPTION IN THE REVENUE DEPARTMENT

Mr. Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100"

The motion was negatived.

SUPERINTENDENCE OF LAND RECORDS.

Mr. Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100".

The motion was negatived.

REVENUE PATELS AND PATWARIES AND ABOLITION OF THIS SYSTEM.

Shri Acchutrao Kavade : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

FAMINE CONDITIONS IN AURANGABAD.

Shri B. D. Deshmukh : Mr. Speaker, Sir, I want my cut motion to be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100".

The motion was negatived.

WORKING OF THE DISTRICT REVENUE ADMINISTRATION

Shri B. D. Deshmukh : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

POLICY OF COLLECTION OF REVENUE ARREARS

Shri B. D. Deshmukh : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

FAMINE CONDITIONS IN WARANGAL

Shri K. L. Narasimha Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

FAMINE CONDITIONS IN BHIR.

Shri Ramarao Aurgoankar : Mr. Speaker, Sir, I want my cut motion to be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100".

The Motion was negatived.

ECONOMY IN REVENUE ADMINISTRATION

Shri V.D. Deshpande : Mr. Speaker, Sir, I want my cut motion to be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

" That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 35,14,000".

The Motion was negatived.

RECONSTITUTION OF TALUQS ON REGIONAL BASIS

Mr. Speaker : Since Shri Makhdoom Mohiuddin is not present in the House, I shall put his cut motion to vote.

Mr. Speaker : The question is :

" That the grant under Demand No. 2 be reduced by Re. 1."

The motion was negatived.

DEMAND NO 12—HEADS OF THE STATES MINISTERS, SECRETARIAT AND HEADQUARTERS ESTABLISHMENTS AND MISCELLANEOUS Rs. 60,86,900.

TOP-HEAVY ADMINISTRATION

Shri G. Sriramulu : Mr. Speaker, Sir, considering the high salaries that are paid to the Officers and the top-heavy administration, I want my cut motion to be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 86,900."

The motion was negatived.

REDUCTION IN THE ALLOWANCE TO THE CHIEF MINISTER

Shri Shamrao Naik : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

WORKING OF SECRETARIAT

Shri V.D. Deshpande : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

POLICY OF THE GOVERNMENT FOR CHARGES IN ENGLAND

Mr. Speaker : Since Shri Bhagwanrao Boralker is not present in the House, I shall put his cut motion to vote.

Mr. Speaker : The question is:

"That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 8,000."

The Motion was negatived.

SALARIES OF GOVERNMENT SECRETARIES

Shri Shamrao Naik : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

TOUR PROGRAMMES OF MINISTERS.

श्री. गोपिडी गंगारेड्डी :—मैने मिनिस्टरों के दौरों पर जो ज्यादा खर्चा होता है अुसके बारे मे कटमोशन लाया था, लेकिन मुझे बोलने का मौका नहीं मिला। मै मिनिस्टर साहब से नम्रता पूर्वक प्रार्थना करूंगा कि वे अिसके बारे मे ध्यान दें। यह कहते हुवे मैं अपनी कटमोशन वापस लेना चाहता हूं

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

FUNCTIONING OF GOVT. HOUSE AND GARAGE.

Shri Daji Shanker Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

WORKING OF ATIYAT DEPARTMENT.

Shri K. Anant Ram Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

WORKING OF REVENUE BOARD.

Shri Abdul Rahman : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House withdrawn.

STOPPING OF HOUSE RENT ALLOWANCE.

Mr. Speaker : Since Shri Makhdoom Mohiuddin is not present, I shall put his cut motion to vote.

The question is :

" That the grant under Demand No. 12 be reduced by Re.1."

The motion was negatived.

TOP-HEAVY ADMINISTRATION.

Shri K. Ananth Reddy : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

DEMAND NO. 14-GENERAL ADMINISTRATION-I.-16 INFORMATION AND PUBLIC RELATIONS DEPT. Rs. 5,63,400.

ECONOMY IN THE WORKING OF THE INFORMATION DEPARTMENT.

Shri V.D. Deshpande: Mr. Speaker, Sir, I want my cut motion to be put to vote, because the Minister has not replied to the debate on such an important head.

Mr. Speaker: The question is :

"That the grant under Demand No. 14 be reduced by Rs. 100/-."

The motion was negatived.

DEMAND No. 50-TERRITORIAL & POLITICAL PENSIONS—Rs. 10,29,000.

MANSABS AND MAHAWARS.

Shri K. Ananth Reddy: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

TERRITORIAL AND POLITICAL PENSIONS.

Shri G. Sreeramulu: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

ECONOMY IN CASH GRANTS.

Shri V.D. Deshpande: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

DEMAND No. 55—STATE OWNED LANDING GROUNDS—Rs. 61,000.

ECONOMY IN EXPENSES ON LANDING GROUNDS

Shri V. D. Deshpande: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

DEMAND No. 60—REWARDS FOR DESTRUCTION OF WILD ANIMALS.

DESTRUCTION OF WILD ANIMALS

Shri K. Papi Reddy : I beg leave of the House to withdraw my cut motion, but at the same I have to say that the No. of licences issued for guns has been stated to be only 226, which, if distributed, does not come to even one gun for every village. In the City it might be alright, but in the Nalgonda district there is a lot of trouble in regard to the wild animals. I suggest to the Chief Minister to look into the matter.

Mr. Speaker : The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

DEMAND No. 63—JAGIR ADMINISTRATOR'S EXPENSES—Rs. 3,23,000.

FEASIBILITY OF THE ABOLITION OF THE DEPARTMENT

Shri Vishwas Rao Patil: Mr. Speaker, Sir, I want my cut-motion to be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

" That the grant under Demand No. 63 be reduced by Rs. 100."

The motion was negatived.

ECONOMY IN JAGIR ADMINISTRATION

Shri A. Raj Reddy : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

DEMAND No. 66—REHABILITATION OF EX-SERVICEMEN—Rs. 9,20,000.

REHABILITATION OF EX-SERVICEMEN

شری سید حسن : اس مسئلہ پر مجھے اپنے خیالات ظاہر کرنے کی اجازت نہیں دیگئی ہے مگر چونکہ آنریبل چیف منسٹر نے اس سلسلہ میں وعدہ فرمایا ہے اس لئے میں اپنا موشن وتھ ڈرا کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker: I shall now take up the demands. The question is :

"That the respective sums not exceeding Rs. 2,29,83,390, in respect of demands Nos. 2,12,14, 48, 50, 55, 60, 61, 63, 66, and 70 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The demands have the recommendation of the Rajpramukh."

The motion was adopted.

[As directed by Mr. Speaker the motions for Demands for grants which were adopted by the House are reproduced below. E.D.].

DEMAND No. 2—LAND REVENUE.

"That a sum not exceeding Rs. 1,35,14,000 under Demand No. 2 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND No. 12—HEADS OF THE STATES, MINISTERS, SECRETARIAT & HEADQUARTERS ESTABLISHMENTS & MISCELLANEOUS

"That a sum not exceeding Rs. 60,86,900 under Demand No. 12 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND No. 14—INFORMATION & PUBLIC RELATIONS DEPT.

"That a sum not exceeding Rs. 5,63,400 under Demand No. 14 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND No. 48—DISTRICT GARDENS

"That a sum not exceeding Rs. 39,690 under Demand No. 48 be granted to the Rajpramukh to defray the several

charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND No. 50—TERRITORIAL AND POLITICAL PENSIONS

"That a sum not exceeding Rs. 1,029,000 under Demand No. 50 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND No. 55—STATE OWNED LANDING GROUNDS

"That a sum not exceeding Rs. 61,000 under Demand No. 55 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND No. 60—REWARDS FOR DESTRUCTION OF WILD ANIMALS

"That a sum not exceeding Rs. 1,000 under Demand No. 60 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND No. 61—NON-I.S.F.

"That a sum not exceeding Rs. 28,000 under Demand No. 61 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND No. 63—JAGIR ADMINISTRATION

"That a sum not exceeding Rs. 3,23,000 under Demand No. 63 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND No. 66—REHABILITATION OF EX-SERVICEMEN

"That a sum not exceeding Rs. 9,20,000 under Demand No. 66 be granted to the Rajpramukh to defray the several

charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND NO. 70—COMPENSATION AND SURVEY AND LOCALISATION WORK ESTABLISHMENT UNDER IRRIGATION PROJECTS.

"That a sum not exceeding Rs. 4,17,400 under Demand No. 70 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The demand has the recommendation of the Rajpramukh."

The House then adjourned till Half past Eight of the Clock on Friday the 13th March, 1953.